Title - Naghma Hazaar Urf Deewan Wafa.

Creator - Mohd. Faseeh Ullah Wafa.

Publisher - Yusufi Press (Lucknow).

Date - 1912

Pages - 127.

Subject - Urdu Shayari - Kulliyaat-e-Dawaween

نغمہ ہزار

۱۳۳۰ھ

دیوان اول

ایڈیشن اول

عرف

دیوان وفا
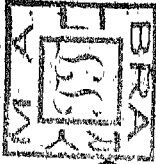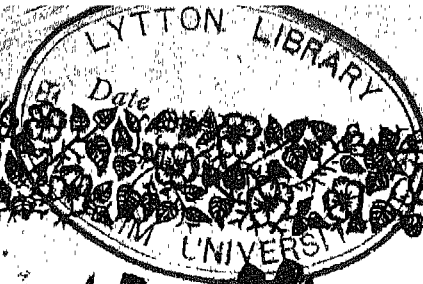
فصیح اللسان سر آمد شعراے جہان جناب مولانا محمد فصیح اللہ صاحب وفا۔ لکھنوی فرنگی محلی کا پہلا دیوان جسکا ہر لفظ قلوب ناظرین پہ چلتے ہوے جادو یا سحر مریم کا اثر ڈالتا ہے اور خواطر سامعین کو متجاذب صورتین دکھا کر ہمہ تن

(تصویر بناتا ہی)

(پہلی مرتبہ)

ہمشیرزادہ مصنف جناب مولوی حافظ محمد برکت اللہ صاحب فرنگی محلی مالک مطبع انصاری لکھنؤ نے عاشق مزاجون کی دلی تمنا پوری ہونے کے لیے اپنی فرمایش سے ۱۹۱۲ عیسوی مطابق شعبان سنہ ۱۳۳۰ ہجری مین

(نہایت خوشخط)

جناب مفتی محمد یوسف صاحب لکھنوی فرنگی محلی مالک مطبع کے اہتمام سے

یوسفی پریس لکھنؤ مین چھپوایا

ان من الشعر لحکمۃ وان من البیان لسحرا
الحمد للہ کہ درین زمان فرحت توامان کلام سرآمد شعرای جہان ناظم یکتا فاضل بیہمتا
جناب مولانا محمد فصیح اللہ صاحب وفا لکھنوی فرنگی محلی مسمی باسم تاریخی
۱۳۰۸ھ
نغمہ ہزار
دیوان دوم
عرف
بار اول
دیوان وفا
حسب الحکم جناب مولوی حافظ محمد برکت اللہ صاحب فرنگی محلی مالک مطبع انصاری
لکھنو ہمشیرزادہ حضرت مصنف باہتمام جناب مفتی محمد یوسف صاحب مالک مطبع
در مطبع یوسفی واقع فرنگی محل لکھنو طبع شد

دیوان نغمۂ ہزار

۱۳۰۸ھ

غزل نمبر (۱)	بسم اللہ الرحمن الرحیم	تعداد اشعار ۱۵

اٹھا دے اپنے دلسے آدمی پردہ جو غفلت کا
نظر ہر ایک شے مین اوسکو آئے نور وحدت کا

خدارا اے صنم جلوہ دکھا دے اپنی صورت کا
اٹھا سکتا نہین اتنوین صدمہ درد فرقت کا

ازل سے طرفہ پردا تھا مری آنکھونپہ غفلت کا
کسی دن بھی کیا مینے نہ کوئی کام طاعت کا

بتونکے عشق سے پیدا خدا کا عشق ہوتا ہی
مجازی دل جو سمجھا ہی وہ زینہ ہی حقیقت کا

سراپا گو ہون مجرم پر مرے دلکو بھروسا ہی
محمدؐ کی شفاعت کا خدایا تیری رحمت کا

نہ کیون ہون تارک لذات دنیا فاقہ مستی مین
مزہ نان جوین دیتی ہی مجکو نان نعمت کا

بسر کی عمر ساری ای خدا اپنی گناہو نمین
بھلا کس منہ سے مین خواہان ہون باغ جنت کا

تری فرقت مین نالے میرے سنکر لوگ کہتے ہین
گمان ہوتا ہی تیرے شور پر شور قیامت کا

نہین جامے مین اپنے دو جہان کی اوسکو کیا پروا
مزہ حاصل ہوا ہی جسکے دلکو تیری الفت کا

اوٹھا دے پردہ غفلت عبادت کر ذرا غافل
سفیدی آگئی بالون مین آیا وقت رحلت کا

یہ دنیا چند روزہ ہی نہین رہنا ہی محشر تک
جسے سب قبر کہتے ہین وہی گھر ہی سکونت کا

اسیر نفس سرکش ہون چھڑا دے قید سے اسکے
عطا کر شوق مجکو ای خدا اپنی محبت کا

دیا اسلام بندیکو محمدؐ کا کیا پیرو
ادا ہو کس زبان سے شکر اس تیری عنایت کا

پس مردن ہوگئے ہم خاک لیکن ہیچ ہی کھٹکا ۔۔۔ حساب ایک اور باقی ہے کب آئی دن قیامت کا

٢ ۔۔۔ وفا ہر چند مجرم ہون یہ ہے التجا حق سے
لبون سے نام حق نکلے جب آئی وقت رحلت کا ۔۔۔ ١٠

یا محمد ہے یہ رتبا آپ کا ۔۔۔ خود ہوا اللہ شیدا آپ کا
صورت آئینہ دل شفاف ہی ۔۔۔ کیون نظر آئے نہ جلوا آپ کا
شل ہوسے ہو گیا بیہوش مین ۔۔۔ ہو گیا جسدم نظارا آپ کا
خلد سے بڑھکر سمجھتا ہون اسے ۔۔۔ کسطرح چھوڑون مین کوچا آپکا
واہین آنکھین آگیا ہونٹون پہ دم ۔۔۔ دیکھتا ہون اب بھی رستا آپکا
کیا ہمین حاجت طواف کعبہ کی ۔۔۔ خانۂ دل مین ہے جلوا آپکا
عمر میری سب گناہون مین کٹی ۔۔۔ ہے مگر دلکو بھروسا آپکا
تھا وجود آدم و حوا کہان ۔۔۔ جب ہوا تھا نور پیدا آپکا
چشم وحدت بین سے ای محبوب حق ۔۔۔ روز کرتا ہون نظارا آپکا

٣ ۔۔۔ یا رسول اللہ وفا مجرم تو ہے
پر ہے محشر مین بھروسا آپ کا ۔۔۔ ١٠

دیر و کنشت و کعبہ مین جسپا گذر ہوا ۔۔۔ خم تیری بندگی کے لیے اپنا سر ہوا
آیا وہ قتل پر جو وہ بیداد گر ہوا ۔۔۔ یہ شوق قتل تھا کہ مجھے بار سر ہوا
نازک دماغ گلشن عالم مین ہی وہ بت ۔۔۔ چٹکی کوئی کلی تو اوسے درد سر ہوا
پیتے گئے ہین جو واعظ تمام عمر ۔۔۔ لاتقنطو پہ میرا بھروسا مگر ہوا
جل تھل تمام بھر گئے فرقت مین یار کی ۔۔۔ جب اشکبار مین صفت ابر تر ہوا
بھر آیا دل تو ابر کی صورت بہائے اشک ۔۔۔ سیر اگر جو تربت احباب پر ہوا
ہر دم شراب پیتے رہی میکدے مین ہم ۔۔۔ واعظ کی وعظ کا تو نہ کچھ بھی اثر ہوا

دیر و حرم کنشت و کلیسا مین سنگدل
مین تو خراب تیرے لیے در بدر ہوا
جب تک جیا جہان مین ہزارون گنہ کئے
مجھسے نہ کار نیک کوئی عمر بھر ہوا

۴ — ۱۲

موت آئی ہجر مین تو بجز بیکسی و قضا
کوئی نہ اشکبار مری لاش پہ ہوا

فصل گل کے آتے ہی سودا مجھے افزون ہوا
پھاڑ کر کپڑے روانہ جانب ہامون ہوا
جذبۂ الفت نے آخر کو دکھایا یہ اثر
لیلی پردہ نشین کا ساربان مجنون ہوا
اپنے جامے مین نہین پھولا سماتا مثل گل
فکر سے پیدا اگر تازہ کوئی مضمون ہوا
میکشی کیواسطے جب آیا وہ رشک بہار
میکدے مین پھر تو دور بادۂ گلگون ہوا
عشق میری آب و گل مین ہے وہ عاشق تن ہون مین
جس پری کو دیکھا دیوانہ بنا مفتون ہوا
جوش وحشت لیگیا جب مجکو دشت نجد مین
میرا سودا دیکھکر کیا کیا خجل مجنون ہوا
کیا عجب گر ڈوب جائے یہ زمین و آسمان
ہجر مین جاری ہے اشکو نکا گر جیحون ہوا
یاد مین اوس گوہر دندانکے رو یا جسگھڑی
جو گرا آنکھون سے آنسو وہ در مکنون ہوا
لوگ سمجھے بحر عالم مین اوٹھا طوفان نوح
موج زن فرقت مین جسدم اشک کا جیحون ہوا
سامنے ہر روز سولی کے کھڑے رہتے ہین ہم
جب سے اپنے دلکو عشق قامت موزون ہوا
عشق مین معشوق کے ایسا تو عاشق محو ہو
فصد لی لیلی نے اور مجنون کے جاری خون ہوا

۵ — ۱۵

عشق کے فن مین مین وہ اوستاد کامل تھا وفا
دشت مین شاگرد میرا آتے ہی مجنون ہوا

اے بت ترا خیال جو اسمین مکین ہوا
دلکا مکان غیرت عرش برین ہوا
جان بیقرار ہو گئی اور دل حزین ہوا
کیا عذاب عشق بتان حسین ہوا
حیرت کمال ہو گی مقابل کو دیکھکر
آئینہ رو برو جو تمھارے کہین ہوا
[illegible] قیس نہ پہونچا غبار تک
اسدرجہ تیز ناقۂ محمل نشین ہوا

پردہ دوئی کا دیدۂ دل سے جو اٹھ گیا
دیدار تیرا پھر تو مجھے ہر کہین ہوا

دل آتش فراق مین اپنا جلا گیا
ہمکو کبھی نہ وصل بت مہ جبین ہوا

روز ازل جو فقر مقدر مین لکھ گیا
ہمکو پسند لقمۂ نان جوین ہوا

غیرونکے ساتھ تمنے جو کی چاندنی کی سیر
مجھکو کمال داغ بت مہ جبین ہوا

بے خود وہ ہون مین جو حضرت موسی کی طرح سے
کسکا خیال خانۂ دل مین مکین ہوا

پیدا ہونکے طرح ایک بھی ناز و ادا انہین
زاہد عبث تو شیفتۂ حور عین ہوا

زنگ دوئی کو کسب ریاضت سے کھو دیا
شفاف آئینے سے سواد دل کہین ہوا

منکر نکیر قبر مین آئے پئے سوال
مر کر بھی ہمکو چین نہ زیر زمین ہوا

دیر و حرم کنشت و کلیسا و خانقاہ
مین تو خراب تیرے لیے ہر کہین ہوا

بالین پہ میری آئی عیادت کے واسطے
دیدار اونکا مجھکو دم واپسین ہوا

۶ — بعد فنا خدا کی عنایت سے اے وفا
مجھ سے فنا رقیب نہ زیر زمین ہوا — ۱۳

طور پر دیدار کسکا تمنے دیکھا کیا ہوا
اپنی بیہوشی کا کہیے حال موسے کیا ہوا

تو تو شیدا اوسپہ تھی پھر کیون طبیعت پھر گئی
قید مین یوسف کو بھیجا اے زلیخا کیا ہوا

نیم بسمل چھوڑ کر قاتل سدھارا اپنے گھر
رقص بسمل کا نہ کیون دیکھا تماشا کیا ہوا

مار ڈالا ہجر مین اوس ماہ کے ای آسمان
سیر نہ لایا ایک شب میری تمنا کیا ہوا

گر پڑے بیہوش ہو کر کسلیے تم ای کلیم
طور پر دیکھا تھا تمنے کسکا جلوا کیا ہوا

کسکے مرجانیکا تمکو اسقدر ہے پیچ و تاب
تم جو زلفونکین نہین کرتے ہو شانا کیا ہوا

وصل کی شب کیون بگڑ کر اپنی کروٹ سو گئے تم
گر گیا بیتاب ہو کر مین لیا بوسا کیا ہوا

غرق گرداب بلا کرتا ہوا منظور کیون
چشم گریان نے مری طوفان اوٹھایا کیا ہوا

خط کے بدلے اوسکے پرزے کیا ستمگر لے اوڑے
یا الہی نامہ بر اب تک نہ آیا کیا ہوا

شعلہ زن کیا آتش فرقت ہے کی مرنیکے بعد
جل گیا بالکل مری تربت کا سبزا کیا ہوا

کچھ نہ کچھ صدمہ عزیزان وطن پہ ہے ضرور
آج غربت مین جو میرا دل بھر آیا کیا ہوا

عرش پر باتین خدا سے کین رسول اللہ نے
چرخ چارم پر اگر پہونچے مسیحا کیا ہوا

٧

ان بتونکے ہجر کے صدمے اوٹھا کر مر گئے
اے وفا اس عشق کا انجام دیکھا کیا ہوا

١٥

پیہ دار سوز محبت کبھی عیان نہوا
تمام خانۂ دل جل گیا دھوان نہوا

کبھی نہ خانۂ دل مین مرے وہ بت آیا
یقین حیف ہو زینت وہ مکان نہوا

ہوا مین سوز تپ غم سے جلکے خاکستر
پر اسطرح سے کہ پیدا ذرا دھوان نہوا

نہ جلوے مین نظر آیا تو نہ کعبے مین
خراب تیرے لیے مین کہان کہان نہوا

دوئی کا ہٹنے تو دل سے اوٹھا دیا پردہ
ہزار پردہ مین پر وہ صنم نہان نہوا

حباب وار ہے بحر جہانکے نشو و نما
نمود بلا سے اگر قید کا نشان نہوا

کبھی نہ آنکھ مری جھپکی تیغ قاتل سے
ہزار بار سے کم میرا امتحان نہوا

صفائے قلب سے دیکھا کیا مین جلوۂ حسن
حجاب مانع نظارۂ بتان نہوا

ملا یا خاک مین جسکو فروغ پہ دیکھا
ستم شعار کوئی تجھسا آسمان نہوا

یہ کسکے بار الم نے اسے خمیدہ کیا
جھکا کچھ ایسا کہ سیدھا پھر آسمان نہوا

بغل مین یار پریوش ہو دور ساغر ہو
ہمین نصیب کسی روز یہ سمان نہوا

بہار مین بھلا ضعف سے جنون کا زور
کہ اپنا پیرہن تن بھی دھجیان نہوا

اگر کہا تو کہا اسکو نقطۂ موہوم
ترے دہان پہ دہن کا بھی گمان نہوا

ہوس یہ تھی ہمہ تن صرف شکر حق ہوا
مرے بدن کا ہر اک رو نگٹا زبان نہوا

٨

ہوا جو سرمۂ چشم بتان پس مردن
وفا غبار بھی اپنا تو رائگان نہوا

١٣

مہربان مجھپہ ذرا وہ بت ترسا نہوا
کچھ اثر نالہ و فریاد مین پیدا نہوا

کب مری پیش نظر وہ قد بالا نہوا
حشر کسر ذرہ میرے سامنے برپا نہوا

مین رہا تیری تجسس مین سدا خانہ خدا
کچھ خیال حرم و دیر و کلیسا نہوا

طور پہ ہمکو صنم ایک زمانہ گذرا
تیرا دیدار مگر صورت موسے نہوا

ہم ہون گلشن ہو وہ مہرو ہو گھٹا چھائی ہو
یہ سمان ہائے کسی روز مہیا نہوا

روز پہرتے ہو بہشکتے ہوے اک مدت سے
الغرض تمسے بھی طے عشق کا رستا نہوا

وہ حسین تو ہی کہ صناع ازل سی ابتک
دوسرا تجھسا جہان مین کوئی پیدا نہوا

مرگیا تھا شب غم مین مجھی زندہ کرتے
تمسے اتنا بھی ہوا اور رشک مسیحا نہوا

یاد مین روے منور کے جو موت آئی مجھی
تو ذرا بھی مری تربت مین اندہیرا نہوا

ہجر مین موت مجھے آئیگی یا ہوگا وصال
مجھپہ ظاہر مری تقدیر کا لکھا نہوا

صاف دل جو تری کوچےمین ملے مٹی مین
تا قیامت کفن اونکا کبھی میلا نہوا

جز غم و درد و الم حسرت و یاس حرمان
کوئی مونس شب فرقت مین ہمارا نہوا

٢٣	ای وفا پہیرے ہوئی منہ وہ گئے مقتل سے رقص بسمل کا پسند اونکو تماشا نہوا	٩

دہوم سے فصل بہار آئی چمن مین دیکھنا
دخت رز پہ کیا ہی جوبن انجمن مین دیکھنا

اللہ اللہ کسقدر بہایا جمال شمع بزم
جلکے پروانے گرے لاکھون لگن مین دیکھنا

مرگ پروانہ کا غم عالم پہ ظاہر ہوگیا
تا سحر جو شمع روئی انجمن مین دیکھنا

سانپ بنکر عشق پیچان پہر مجھے ڈسنے لگا
پہنس گیا دل جب سے زلف پرشکن مین دیکھنا

پرسش اعمال کا جب آگیا دلکو خیال
تھرتھری پیدا ہوئی سارے بدن مین دیکھنا

پہوٹ کر کیا بہ گیا ہی آج دلکا آبلہ
ہو رہی ہے جو کمی دلکی جلن مین دیکھنا

مرگئے پہ دولت منعم نہ کام آئی ذرا
دفن لاشا ہوگیا دو گز کفن مین دیکھنا

ڈر ہے دیکھیں پائیں کیا اپنے گناہوں کی سزا
اسلیے ہم منھ چھپا کے ہیں کفن مین دیکھنا

یار تے کاندہا دیا اگر جنازے کو مرے
پہر سمائیگی کسطرح لاش کفن مین دیکھنا

وہ بہار آتی ہے رند و جاتی ہے فصل خزان
پہر جمال دخت رز تم انجمن مین دیکھنا

رنگ سے شفاف ہوگیا جو دل کا آئینہ
جلوۂ دلدار پہر ہر انجمن مین دیکھنا

فصل گل ہے کھل رہے ہین پھول صد ہا رنگ کے
کیا ترانہ سنج ہے بلبل چمن مین دیکھنا

اوس سہی قد کو جو دیکھا خود بخود شرما گئے
سرو اور شمشاد تہتے تہے چمن مین دیکھنا

آسمان پر چھائی ہے گھنگھور کیا کالی گھٹا
رقص کرتا ہے جو ہر طاؤس بن مین دیکھنا

سانس لینی ہے مجھے دشوار ہجر یار مین
اتنی بھی طاقت نہین ہے سیر بدن مین دیکھنا

شکر کرنا چاہیے ہر حال مین اللہ کا
ہے زبان کی شکل ہر رگ یان بدن مین دیکھنا

زرد ایسا کر دیا ہے اک پری کے ہجر نے
خون کا دہبہ نہین باقی بدن مین دیکھنا

سیر غربت کیجیو اے دل تو گھر کو چھوڑ کر
جب تجھے الفت کی بو اہل وطن مین دیکھنا

فصل گل آنے تو دو یارو جنون کے ہاتھ سے
تار رہجائے جو میرے پیرہن مین دیکھنا

زور پہ دست جنون ہوگا جو آئیگی بہار
چاک لاکھون پہر تو میری پیرہن مین دیکھنا

میکشی اگر کریگا زاہد شب زندہ دار
آئیگے دور ساقی توبہ شکن مین دیکھنا

روح پہ ملک عدم کا کوچ ایسا شاق ہے
چھپتی پہرتی ہے ہر اک عضو تن مین دیکھنا

۱۰

اے وفا استاد کا تیرے یہ ادنے فیض ہے
دہوم تیری ہے جو اقلیم سخن مین دیکھنا

۱۳۲۱

جاتا پہر اے کلیم سر طور دیکھنا
ہان ہو جمال یار جو منظور دیکھنا

مشتاق تھے کلیم تمہارے جمال کے
کیسے گرے ہین غش سے سر طور دیکھنا

کرتا ہون ضبط آہ تو کہتے ہین غیر سے
قابو مین آگیا دل مجبور دیکھنا

آئینہ دل کا زنگ دوئی سے کیا صاف
کسکا جمال تھا تجھے منظور دیکھنا

کہنچکر وہ دار پر بھی انا الحق کہے گیا
ثابت قدم تھا عشق مین منصور دیکھنا

زاہد کو اجتناب تھا کل تک شراب سے
ہے آج وہ کمال ہی مخمور دیکھنا

روز الست مینے پیا تھا جو ایک جام
ابتک ہون اوسکے نشہ سے مخمور دیکھنا

خالق کرے گا میرے گناہون سے درگذر
یہ اوسکے رحم سے نہین کچھ دور دیکھنا

اوسوقت آیا ہے مری بالین پہ وہ صنم
جب آنکھ ہوگئی مری بے نور دیکھنا

کیا عندلیب زار گرفتار ہوگئی
صیاد باغ مین ہے جو مسرور دیکھنا

کاوش مجھے جو ناوک مژگان کی ہے صنم
دل کو نشان خانہ زنبور دیکھنا

پروانے گرد پھرتے ہین بیتاب بیقرار
فانوس مین جو شمع ہے مستور دیکھنا

ہر اک حسین گاتا ہے میری غزل وفا
ایسا مرا کلام ہے مشہور دیکھنا

۱۱ — ۱۵

حسن عالم سوز کا اوسکے کرشما دیکھنا
ہو گیا ہے جلکے کوہ طور سرما دیکھنا

ترچھی نظر دن سے ہوا ہے قہر جسکا دیکھنا
اوس پری رو پہ ہمارا دل ہی شیدا دیکھنا

مجکو اوسپے ہاتھ قاتل نے لگائے اسلیے
تھا اوسے منظور بسمل کا تڑپنا دیکھنا

نزع کا عالم ہے جان آنکھون مین آئی ہوئی
نبض بیمار محبت کی مسیحا دیکھنا

ایک لیلے وش کی صورت پر ہوا ہون شیفتہ
قیس کیصورت ہوا ہے مجکو سودا دیکھنا

بیڑیان مجنون کی صورت پانون مین پہنینگے ہم
لیلی زلف چلیپا کا ہے سودا دیکھنا

موسم گل کی خبر لائی ہے کیا باد بہار
بلبلین گاتی ہین گلشن مین ترانا دیکھنا

ہجر کی شب حسرت واندوہ وغم کا ہے ہجوم
ایک میری جان پر صدمے ہین کیا کیا دیکھنا

جیب و دامن پر ترے پرزے کردیے مجنون کی شکل
فصل گل مین کیا ترقی پر ہے سودا دیکھنا

سامنا تجسے مقابل کا نہو جائے کہین
آئینے مین منھ نہ اپنا اے خود آرا دیکھنا

غیر حالت دیکھکر مجھسے مریض عشق کے
میری بالین پر ہے روتا وہ مسیحا دیکھنا

ہو رہا ہی منزلت مین دل جو کعبہ سے سوا
اسمین پوشیدہ ہی کوئی جلوہ فرما دیکھنا

دوست جسکو جانتے تھے وہ بھی دشمن ہوگیا
کسقدر ہمسے مخالف ہے زمانا دیکھنا

۱۲	گھر چھٹا احباب چھوٹے ہم وقا غربت مین ہین کیا خبر تقدیر مین باقی ہی کیا کیا دیکھنا ؞	۲۱

میری آنکھوں مین سمایا وہ حسین ہے دیکھنا
جسکا ثانی دین و دنیا مین نہین ہی دیکھنا

کعبہ و بتخانہ و دیر و کلیسا و کنشت
سب ہین خالی کوئی بھی انمین نہین ہی دیکھنا

سب عزیز احباب جیتے جی مرا بھرتے تھے دم
بعد مردن کوئی بھی ساتھی نہین ہے دیکھنا

ضبط فریاد و فغان فرقت کی شب مین کرسکون
مجھسے یہ ممکن کسی صورت نہین ہے دیکھنا

یا محمد نار دوزخ سے بچا لے جو مجھے
دوسرا تیرے سوا کوئی نہین ہے دیکھنا

جسکا دیوانہ ہوئین وہ ہی بڑا نازک مزاج
میری بیڑی بھی صدا دیتی نہین ہی دیکھنا

میکدے جاتا ہون کرنے میکشی بے اختیار
فصل گل مین دل ہی قابو مین نہین ہی دیکھنا

کافر و دیندار تیری جستجو مین ہین خراب
یاد تیری کسکو ہر لحظہ نہین ہے دیکھنا

چونکہ اسمین ہے مزار مصطفےٰ احمل علی
عرش اعظم سے سوا یانکی زمین ہے دیکھنا

یا رسول اللہ مدد مجھ روسیہ کی کیجیے
پیچھے مجکو پس مردن زمین ہے دیکھنا

چھوٹ جائے دیدہ حق بین سے گر زنگ دوئی
جلوہ فرما وہ صنم پھر ہر کہین ہے دیکھنا

اے کلیم اللہ جسے دیکھا تھا تمنے طور پر
وہ تو میرے خانۂ دل مین مکین ہے دیکھنا

دل جو میرا آئینے کیطرح سے شفاف ہی
کوئی تو اسمین بلاشبہہ مکین ہے دیکھنا

عاشقوںکے قید کرنیکا ہی اسکا مدعا
رخ پہ بل کھاتی وہ زلف عنبرین ہی دیکھنا

قتلگہ مین پھر قتل عاشقانِ خستہ تن
کھینچے خنجر اونکی چشم سرمگین ہے دیکھنا

جسنے اپنے ہجر مین صدمے دیے بے انتہا
لب پہ اوسکا نام وقت واپسین ہی دیکھنا

قتل جس سفاک نے مجکو کیا ہی بیگناہ
پیچھے اوس قاتل کی چشم شرمگین ہی دیکھنا

ساربان ناقہ مجنون نے بنایا آپ کو اوسکی ذات پاک سے اُمید عفو جرم ہی ہر سخنور سنکے کہتا ہے مری اشعار کو		ایسا عشق لیلی محمل نشین ہی دیکھنا جسکے سجدے مین جھکی میری جبین ہی دیکھنا یہ بلا شبہ صبا کا خوشہ چین ہے دیکھنا
۱۴	بخشوالین گے وفا کو حشر مین اللہ سے یہ رسول اللہ سے مجکو یقین ہے دیکھنا	۱۵
عشق بتان دہر نے دیوانہ کر دیا دل نے غضب کیا سجھے دیوانہ کردیا الجھن شب فراق رہی تا سحر مجھے اوس برق وش نے آنکھہ ملا کر ستم کیا ساقی کو مجھسے رند نے لاکھون دعائین دین مجھ بادہ کش کا شیشۂ دل چور ہو گیا کیا آج کوئی رند قدح نوش مر گیا وہ رند بادہ کش ہون کہ جب سے شراب لی جام و خم و سبو کو قیامت کی دی شکست کیا ایکے سال آئی ہی زور و پہ فصل گل بل کی جو مجھسے لینے لگی زلف پر شکن دشت جنون مین پھنتا ہون تنکے لباس قیس رونق فزا جو وصل کی شب مین ہوا وہ ماہ بنت العنب کی آنکھ تھی جادو بھری اٹھی		دونون جہان سے مجھے بیگانہ کر دیا شمع جمال یار کا پروانہ کر دیا غیرون نے اونکی زلف مین جب شانہ کردیا لبریز میری عمر کا پیمانہ کر دیا لبریز مئی سے جب مرا پیمانہ کر دیا سو ٹکڑے محتسب نے جو پیمانہ کردیا ساقی نے بند جو در میخانہ کر دیا ساقی عروج پہ ترا میخانہ کر دیا ویران تیری چشم نے میخانہ کردیا ساقی نے وقف عام جو میخانہ کر دیا شانہ بنا کے دل کا وہ مین شانہ کر دیا سودائے زلف نے مجھے دیوانہ کردیا پر نور آتے ہی مرا کاشانہ کر دیا زاہد کو اک نگاہ مین دیوانہ کر دیا
۱۴	دل مین بتان دہر کو کیون دی جگہ وفا کعبہ تھا جسکا نام اوسے بتخانہ کردیا	۱۶

پہلے وصال یار سے دل شاد کر دیا
رنج فراق چرخ نے پھر غم سے بھر دیا

وہ سخت جان تھا مین کہ نہ نکلی بدن سے روح
آری رگون نے خنجر قاتل کو کر دیا

احباب سے یہ قبر مین کہتا ہون وقت دفن
شانہ ہلا کے کیون مجھے بیدار کر دیا

صبح شب وصال نہ آتی مجھے نظر
پیوند خاک تونے نہ اسے چرخ کر دیا

پھولے ہوئے نہ گل مین نہ بلبل ہی نغمہ سنج
آکر خزان نے باغ کو تاراج کر دیا

کسنے یہ اپنے بام سے جلوہ دکھاکے آج
مرنے کی طرح مجھے بیہوش کر دیا

صدمے اوٹھائے ہجر کے اف تک کبھی نہ کی
پتھر سے سخت ہمکو خدا نے جگر دیا

جھیلے مرے طرح سے جو صدمے فراق کے
اللہ نے رقیب کو کب یہ جگر دیا

پچھلے سے وصل یار مین تو بوسے لگا
صدمہ کمال ہی سے مجھے مرغ سحر دیا

بیٹھے کہا کہ چھوڑ کے تنہا کہان چلے
لاشہ مرا جو قبر مین یارون نے دھر دیا

ہر شے مین تو ہی تو نظر آتا ہے اے خدا
کیون اسقدر نہ آنکھ مین نور نظر دیا

آباد میکدہ ترا پیر مغان رہے
مجھ رند بادہ نوش کے ساغر کو بھر دیا

جمشید وقت بنگیا مین رند بادہ نوش
ساقی نے مے سے جب مری ساغر کو بھر دیا

سوکھے درخت گل نظر آئے خزان مین جب
بلبل نے آب اشک سے تھالونکو بھر دیا

اوس بت کی بارگاہ مین رو کر دعا جو کی
دامان دلکو گوہر مقصد سے بھر دیا

۱۵

پیری کی شب جو ہونے لگی ختم ای وفا
دانتون نے مجھکو گر کے پیام سفر دیا

۱۵

مجھکو بیخود کسنے یہ جلوہ دکھا کر کر دیا
صورت آئینہ جو حیران ششدر کر دیا

طالب دیدار جب صدہا نظر آنے لگے
حشر پر دیدار کو اوسنے مقرر کر دیا

سخت جانی کا مری قاتل بھی قائل ہوگیا
کشتہ مجھ بسمل نے جسدم اوسکا خنجر کر دیا

خوف سے تھرا رہے ہین حاملان عرش تک
میری نالون نے بپا دنیا مین محشر کر دیا

اپنی صورت دیکھ کر ہر اک حسین مغرور ہے
آئینہ ایجاد کیون تو نے سکندر کر دیا

لا مکان تک لیگیا مجکو مرا ایک خیال
جب عطا پیر مغان نے کوئی ساغر کر دیا

بے وضو چھوتا نتھا تجکو مرا جام شراب
محتسب تو نے نجس کیون میرا ساغر کر دیا

کوئی عاشق لاکھ تڑپے یہ خبر ہوتی نہین
ان بتونکا دل خدا نے سخت پتھر کر دیا

سوجھتا کچھ بھی نہین آئی لبون پر جان ہے
حسرت دیدار نے آنکھونکو پتھر کر دیا

کوچہ الفت مین کامل مجکو پا کر عشق نے
خضر کو پیرو مرا اور مجکو رہبر کر دیا

نعرہ زن فصل خزان مین ہی جو ہر اک شاخ پر
ہجر گل نے یہ دل بلبل کو مضطر کر دیا

مال دنیا میری نظرون مین سماتا ہی نہین
میرے خالق نے مجھے ایسا تونگر کر دیا

موج زن بحر کرم تیرا ہوا جب ای کریم
بینوا محتاج کو دم مین تونگر کر دیا

شوق حورونکا تجھے اور مین بیزار و دل بہ عشق
مجکو تجکو عشق نے زاہد برابر کر دیا

۱۷	ماتمی پوشاک میرے غم مین اک عالم کی ہے میرے مرنے نے وفا کو ام گھر گھر کر دیا	۱۶

رفعت گیسو نے دونو نکو پریشان کر دیا
مجکو مجنون کر دیا دلکو بیابان کر دیا

رنگ رخ نے عشق جانا نکو نمایان کر دیا
آشکارا اک جہان پر راز پنہان کر دیا

باغ مین گلگشت کرنے جب گیا وہ گلعذار
گل کو حیران کر دیا بلبل کو نالان کر دیا

شاخ گل پر ایک بھی بلبل نہین ہی نغمہ سنج
ظلم نے صیاد کے گلزار ویران کر دیا

مین وہ میکش تھا مری میت پر ساقی نے کہا
تیرے مرنے نے میرا میخانہ ویران کر دیا

شکر ہو فرقت کی شب جو یاد میری آگئی
اے اجل تو نے مجھے ممنون احسان کر دیا

کر سکا وصلت کی شب مین بھی نہ عرض مدعا
ایسا دل نے محو حسن روے جانان کر دیا

مین وہ دیوانہ تھا میرا زور سودا جب سنا
قیس نے میرے لیے خالی بیابان کر دیا

کشتگان ناز کی بے انتہا قبرین بنین
اپنا کوچہ آپ نے گنج شہیدان کر دیا

پھر رہے ہیں بیڑیاں پہنے ہوے چارو نطرف
آپ کے عشاق نے آباد زندان کر دیا

یہ کہا دل نے نشان رفتگان کو دیکھ کر
ایکدا آباد کیون شہر خموشان کر دیا

سر بکف کب سے کھڑا تھا اشتیاق قتل مین
تو نے ای قاتل مری مشکل کو آسان کر دیا

بڑھ گئی ہی دست وحشت کی درازی اسقدر
پرزے سے پرزے موسم گل مین گریبان کر دیا

مین وہ سودائی تھا جب زمین پر آئی فصل گل
پرزے پرزے دست وحشت نے گریبان کر دیا

ہی جنازہ بعد مردن صورت تخت روان
اک پری کے ہجر نے مجکو سلیمان کر دیا

١٢

اے وفا یہ خاصیت رکھتا ہی نام بوتراب
یا علی جسنے کہا مشکل کو آسان کر دیا

١٣

بندہ بتون کا ہمکو بنایا یہ کیا کیا
اپنا دیا نہ عشق خدا یا یہ کیا کیا

غیرون کو تمنے پاس بٹھایا یہ کیا کیا
پہلو سے اپنے ہمکو اوٹھایا یہ کیا کیا

دل خانۂ خدا تھا رہا اوسمین بت کا دھیان
کعبے کو ہمنے دیر بنایا یہ کیا کیا

مرتیکا میرے واقعہ سنتے ہی خوش ہوے
آنسو نہ تمنے کوئی بہایا یہ کیا کیا

مشتاق دید طور پہ موسی صفت تھے ہم
تمنے کنکھیونسے بھی ندیکھا یہ کیا کیا

کیون اے فلک یہ بغض تجھے بعد مرگ ہی
میرا نشان قبر مٹایا یہ کیا کیا

آوارہ ہجر یار مین پھرتا ہون کو بکو
اے خضر راستہ نہ بتایا یہ کیا کیا

اے شوخ ہاتھ پانون مین ملنا نہ تھی حنا
بیکار میرا خون بہایا یہ کیا کیا

زلفونکا عشق جان کو جنجال ہو گیا
دام بلا مین دل کو پھنسایا یہ کیا کیا

افعی زلف یار سے ناحق کیا ہے عشق
دشمن کو ہمنے دوست بنایا یہ کیا کیا

عاشق وہ اپنا ہو گیا میری طرح سے خود
آئینہ تمنے اوسکو دکھایا یہ کیا کیا

منکر نکیر سے یہ کہون گا لحد مین مین
مین سو رہا تھا تمنے جگایا یہ کیا کیا

موسے کیطرح طالب دیدار مین بھی تھا
جلوہ مجھے نہ تو نے دکھایا یہ کیا کیا

۱۸

صدمے ہزاروں ہجر میں جھیلے مگر وفا
پھر بیوفا سے دلکو لگایا یہ کیا کیا

۱۶

دیکھوں دکھا کے عشق رخ و زلف یار کیا
لائے بلا میں گردش لیل و نہار کیا

خواہان نہ سلطنت کا نہ ہیں تخت و تاج کا
پیار کریگی گردش لیل و نہار کیا

وہ جھوٹے جھوٹے کرتا ہی وعدے وصال کی
اوس بیوفا کے قول کا ہوا اعتبار کیا

زلفوں کا بار وہ ہی کہ بل کھاتی ہی کمر
اوسسے اوٹھایا جائیگا پھولوں کا ہار کیا

لب پہ ہی جان تن سے نکلتی نہیں ہی روح
کیا جانیں ہی مشیت پروردگار کیا

وہ آنکھ ہی نہیں ہے نظر آئے کس طرح
دیکھوں تجھے میں قدرت پروردگار کیا

سارا شباب کھویا بتوں کے فراق میں
پیری میں اب ہو طاعت پروردگار کیا

مجرم وہ ہوں کہ نامۂ اعمال ہے سیاہ
میرے گنہ کا ہوگا کسی سے شمار کیا

سرگشتگی کو میری ذرا بھی نہ پائے گا
کرتا ہے گردشیں فلک کجمدار کیا

جو پاس بیٹھنے کا روادار تک نہو
ایسے سے پھر کہوں میں بھلا حال زار کیا

وصلت کی شب میں راہ دکھائینگے تا سحر
تھا آپ کے مری یہی قول و قرار کیا

گلدستہ اسکو چاہو کہو باغ خلد کا
لایا ہے رنگ دیکھو دل داغدار کیا

شب سے اندھیرا تھیں حاجت چراغ کی
کچھ کم ہے روشنی میں دل داغدار کیا

جاری ہے میرے دیدۂ مشتاق سے لہو
فرقت میں رنگ لایا دل داغدار کیا

وہ دم وہ آئے جبکہ زبان بند ہو چکی
اونسے کہوں میں حال دل بیقرار کیا

۱۹

دنیا میں ایکدم کا بھروسا نہیں وفا
ہے اعتبار زندگی مستعار کیا

۱۹

آنکو غیروں میں جو اینشک قمر دیکھ لیا
مضطرب صورت سیماب جگر دیکھ لیا

گئے گلی میں تری خبر انکا گذر دیکھ لیا
جان دی ہنسے یہ اپنی رشک قمر دیکھ لیا

خود چلے آئے جگر تھامے جو تم میرے پاس — سیر کی نالو نکا مری جان اثر دیکھ لیا
باغ مین چاک گریبان کیا ہر غنچہ نے — نالۂ بلبل شیدا کا اثر دیکھ لیا
مضطرب ہو کے نہ آسکے وہ تو مینے یہ کہا — نالۂ غم سے شبی تیرا اثر دیکھ لیا
کیا کڑی ہی عدم آباد کی منزل ہے ہے — کوئی ساتھی نہوا وقت سفر دیکھ لیا
وہ جو تھا یار تری معکہ میان کا عاشق — آج دنیا سے ہوا اوسکا سفر دیکھ لیا
روح نے جسم سے رو رو کے کہا نزع کو وقت — اے مسافر تجھے پیش آیا سفر دیکھ لیا
پوچھا احباب نے تربت مین ہلا کر شانہ — تجکو رہنا ہی یہان تو نے یہ گھر دیکھ لیا
حسرت درد والم نے شب تنہائی مین — ایکے عاشق ناشاد کا گھر دیکھ لیا
رو کے کہنے لگا مین خاک کرون اسکا علاج — چارہ گر نے جو مرا زخم جگر دیکھ لیا
صبح تک صورت سیماب نتھا اسکو قرار — مضطرب ایسا شب ہجر جگر دیکھ لیا
اپنے مطلب کا زمانے مین سبھونکو پایا — خود غرض ہمنے ہر اک فرد بشر دیکھ لیا
ہو گیا نوح کا طوفان بپا ہجر کی شب — جوش گریہ ترا ای دیدۂ تر دیکھ لیا
کیون لڑائین بت سفاک سے تونے آنکھین — جان کا مفت ہوا تیری ضرر دیکھ لیا
کرتی ہی باغ مین خوش ہو کے ترانہ سنجی — گل کو بلبل نے جہان ایک نظر دیکھ لیا
کیا عجب ہے جو نہ دعوے رہے یکتائی کا — آئینہ تمنے اگر ایک نظر دیکھ لیا
بیخودی صورت موسی ہوئی او سیر طا ہی — جان جان جسنے تجھے ایک نظر دیکھ لیا

۲۰	مرگ پروانہ کا غم کھل گیا عالم پہ وفا شمع کو روتے جو تا وقت سحر دیکھ لیا	۱۷

شب فراق جو مین نالہ و فغان کرتا — تو سنکے سارا جہان شور الامان کرتا
جہان مین کسلیے مین الفت بتان کرتا — دور ورنہ عمر کو کیون اپنی رائگان کرتا
مین آپ اپنے کو کرتا زمین کا پیوند — جو یاد صحبت یاران رفتگان کرتا

کنشت و دیر و حرم مین ندیکھا جلوہ ترا
تجھے تلاش مری جان پھر کہان کرتا

ضرور آنکھو نمین اونکے بھی اشک بھر آتے
جو اونسے صدمۂ فرقت کو مین بیان کرتا

جو ہوتا دشتِ جنون مین کبھی گذر میرا
ضرور دامنِ صحرا ہی دہجیان کرتا

چھلکتی خنجر خونخوار سے نہ آنکھ مری
ہزار مرتبہ قاتل جو امتحان کرتا

وہ سخت جان تھا کہ آ رہی اوسے ینا وتیا
گلے پہ میری جو خنجر کوئی روان کرتا

بتون کے ہجر مین جلتا جو برہمن کا دل
تو شور صورت ناقوس ہر زبان کرتا

کبھی نہ ناقہ لیلےٰ کو تیز لیجاتا
خیال قیس حزین کچھ جو ساربان کرتا

اوجاڑ دیکھکے گلشن کو خوب روتا مین
گذر خزا مین اگر سوے بوستان کرتا

جو پھول توڑتا شاخون سی موسم گل مین
ستم یہ بلبل محزون پہ باغبان کرتا

تباہِ دیر سے کرتا اگر محبت مین
تمام عمر کے اعمال را ئگان کرتا

ہمارے قتل کو قاتل نہ کھینچتا خنجر
دکھاکے ابروے خمدار نیم جان کرتا

پھنساکے دام مین صیاد مجھے بلبل کو
اوجاڑ باغ مین پھر میرا آشیان کرتا

بہار آئی ہی پیر مغان دریا دل
ضرور دخترِ رز نذرِ میکشان کرتا

۲۱	تمام عمر گنوائی گناہ کرنے مین خدا سے خاک وفا خواہش جنان کرتا	۱۱

ہجر کی شب دل جو مصروف فغان ہوجائیگا
جلکے خاکستر اوسیدم آسمان ہوجائیگا

لب پہ مسی ملکے تم جاؤگے جب گلگشت کو
رنگ سوسن اوڑکے گلشن میں ہوا ہوجائیگا

صاف ہوجائیگا دل کسب ریاضت سے اگر
جلوہ جانانہ ہر شے مین عیان ہوجائیگا

تم سرک جاؤگے پہلو سے جو وقت واپسین
تیرہ و تاریک نظرون مین جہان ہوجائیگا

غیر مقتل سے سرک جائیگا ہم دیدینگے جان
صاف ظاہر تجپہ وقت امتحان ہوجائیگا

مین وہ دریا نوش میکش ہون کہ مرتے ہی مرے
بند میخانہ ترا پیر مغان ہوجائیگا

موت کے آتے ہی چھٹ جائینگے احباب و عزیز
دور مجھسے ہاے میرا کاروان ہوجائیگا

بادہ نوشو آئیگی تدور دنیہ جب فصل بہار
محتسب بھی پیر و پیر مغان ہوجائیگا

یاد آئینگے جو مرتے دم مجھے اپنے گناہ
اک سمندر آنکھ سے میری روان ہوجائیگا

صورت منصور اوٹھ جائے دوئی کا گر حجاب
پھر تو حق حق ہی ترے ورد زبان ہوجائیگا

۱۶	پانون سوتے مین دبا سکتا نہین اوسکے وفا خوف ہے مجکو وہ کافر بدگمان ہوجائیگا	۲۲

اے صنم تو بام پر جب جلوہ گر ہوجائیگا
چرخ پہ بے نور غیرت سے قمر ہوجائیگا

آئینہ سان دل ترا شفاف اگر ہوجائیگا
جلوہ جانان ترے پیش نظر ہوجائیگا

خود وہ دوڑے آئینگے بیتاب ہوکر میرے پاس
میرے نالون مین جو پیدا کچھ اثر ہوجائیگا

آپ غیرونسے کرینگے بزم مین جب میری بات
ٹکڑے ٹکڑے اے صنم میرا جگر ہوجائیگا

اشتیاق قتل لیجائیگا مقتل مین مجھے
قاتل آمادہ جو میرے قتل پر ہوجائیگا

سارے عالم کو یقین ہوگا صداے رعد کا
جب مرا دل ہجر کی شب نوحہ گر ہوجائیگا

اپنی رحمت حشر مین دکھلائیگا جب وہ رحیم
خلد پھر تو ہم گنہگارونکا گھر ہوجائیگا

بار عصیان لیکے جب جانا پڑیگا حشر مین
بید کی صورت سے لرزان ہر بشر ہوجائیگا

جب نہوگی دید تیری مرگئے پر اے خدا
خلد بھی پھر تو مجھے مثل سقر ہوجائیگا

اسقدر رونا ترا فرقت کی شب اچھا نہین
نوح کا طوفان عیان پھر چشم تر ہوجائیگا

شب بسر کر اس مسافر خانۂ دنیا مین تو
صبح ہونے تیرا اے غافل سفر ہوجائیگا

ذبح کر ڈالونگا بولا وصل کی شب تو اگر
خون تیرا مفت اے مرغ سحر ہوجائیگا

ختم گلشن مین پھول توڑیگا جو تو اے باغبان
عندلیب زار کا ٹکڑے سے جگر ہوجائیگا

باغ مین ہر گل کریگا دامن اپنا چاک چاک
نالۂ بلبل مین پیدا جب اثر ہوجائیگا

بی ثباتی دیکھکر اپنی یہ کہتا ہی حباب ‏ ‏ بحر عالم سے کوئی دم مین سفر ہوجائیگا

۲۳

ہجر کی شب ہو رہا ہے شام سے دل بیقرار
کوچ دنیا سے وفا کا تا سحر ہوجائیگا

۱۵

جو کوئی ظلم تم ایجاد کرنا ‏ ‏ مجھی کو یاد کرکے یاد کرنا
نہ ہم بھر رہائی پھر کہین گے ‏ ‏ نہ تو آزاد اے صیاد کرنا
یہ محبت عشق کا طفلی مین تھا قول ‏ ‏ جوانی کو نہ تم برباد کرنا
گریبان چاک کیونکر ہو کہ ہی ضعف ‏ ‏ ذرا دست جنون امداد کرنا
قفس سے مجکو الفت ہو گئی ہے ‏ ‏ رہا ہرگز نہ اے صیاد کرنا
لیے اے بلبل نہ اب شب افغان کر ‏ ‏ کہانتک خاطر صیاد کرنا
نہ آنا قبر پہ ہمراہ اغیار ‏ ‏ کبھی مجھپر نہ یہ بیداد [illegible] نا
ستمگر اپنے جانبازونپہ ہر دم ‏ ‏ تجھے لازم نہین بیداد کرنا
لگانا تیغ ابرو میرے دل پر ‏ ‏ بڑا احسان اے جلاد کرنا
وہ سیکھے مین سکھانے سے عدو کے ‏ ‏ ہمین بیفائدہ برباد کرنا
کبھی تو اے فلک وصل بتان سے ‏ ‏ دل ناشاد کو بھی شاد کرنا
صلائے عام اب کل ہی ہو ساقی ‏ ‏ یونہین میخانونکو آباد کرنا
سنجاؤن دیر سے کیسے کیجانب ‏ ‏ بتو اتنی مری امداد کرنا
بٹھایا ضعف فرقت مین کسیکی ‏ ‏ ہمین مشکل ہوا فریاد کرنا

۲۴

وفا سے حشر کو اسے بت ہی دشوار
تری اللہ سے فریاد کرنا

۲۰

تار رواہ کا جب مین متحمل نکلا ‏ ‏ کوئی قاتل کیطرف لیکے مجھے دل نکلا

صاف جب گرد کدورت سے مرا دل نکلا — پھر یہ آئینہ تری دید کے قابل نکلا

تشنۂ جام شہادت جو یہ بسمل نکلا — آپ شمشیر پلا نیکو وہ قاتل نکلا

تیغ برّان لیے جب گھر سے وہ قاتل نکلا — سر ہتھیلی پہ لیے عاشق بیدل نکلا

قتل کے بعد مری خاک بھی کردی برباد — اتنا ارمان ترا اے مرے قاتل نکلا

سمجھا عالم مہِ نو آیا شفق سے باہر — جب لہو پیکے مرا خنجر قاتل نکلا

لے گیا کوچۂ سفاک پہ پردہ مین سے مجھے — میرا دشمن مرے پہلو مین مرا دل نکلا

شکر ہے کوچۂ جانا نمین ملی جاے مزار — بعد مردن ترا ارمان تو اے دل نکلا

ساربان لاکھ ہنکاتا تھا نہین چلتا تھا — نجد کے دشت سے جب ناقۂ محمل نکلا

اسقدر تھی ترے دیدار کی حسرت دل کو — تن سے دم میرا شب ہجر بہ مشکل نکلا

سخت جانی کی مری ہو گئی کیا اوسکو خبر — میان سے خنجر قاتل جو بہ مشکل نکلا

آپ کے گیسو و رخ کی ہوئی الفت جسکو — اک شب و روز مین وہ گور کے قابل نکلا

رخ انور کی تجلی نے کیا اوسکو خجل — آئینہ کب ترے نظارے کے قابل نکلا

رونقِ بام ہوئے تم جو نکھر کر سرِ شام — تا سحر پھر نہ فلک پر مہِ کامل نکلا

ہمنے صیاد کا گھر جلتے نہ دیکھا اتبک — لیے اثر نالۂ جانسوزِ عنادل نکلا

دیکھکر کنج لحد ہو گئی دنیا اندھیر — ہوش گم کردہ ہر اک رہروِ منزل نکلا

غم پروانۂ جانسوز کھلا عالم پر — شمع کی لو سے دھوان جب سرِ محفل نکلا

رکھدیا سر پہ مرے روز ازل خالق نے — جب کوئی بارِ محبت کا نہ حامل نکلا

دار پر کھینچدیا شرع کے پابندون نے — دعوے حضرت منصور جو باطل نکلا

۲۵	وحشت زمیری گلے لپٹی ہی جاتی تھی وفا پانون میخانے سے اسوقت بہ مشکل نکلا	۱۲

آپ صناع ازل جب ترا شیدا ٹھہرا — سب حسینوں سے جدا پھر ترا نقشا ٹھہرا

جبکہ اللہ ترا والہ و شیدا ٹھہرا
سب نبیون مین ترا مرتبہ اعلا ٹھہرا

نہین معلوم پڑہی کون دعا اوسبت نے
ہاتھ سینے پہ جو رکھتے ہی کلیجا ٹھہرا

کردیا نوح کا طوفان بپا رو رو کر
میری آنکھون کے مقابل مین نہ دریا ٹھہرا

تو جو نادیدہ بنا حور جنان کا عاشق
واعظا تجکو یہ سودا نہین تو کیا ٹھہرا

یار و احباب نے کاندھا نہ دیا بعد فنا
یہ گرانبار گنہ سے مرا لاشا ٹھہرا

جلوۂ رشک چمن جب نہ کسی جا دیکھا
پھر تو گلشن بھی نظر مین مری صحرا ٹھہرا

دونون خالی جو نظر آئے ترے جلوے سے
نہ تو کعبہ ہی نظر مین نہ کلیسا ٹھہرا

غیر حالت جو نظر آئی دم نزع مری
پھر نہ دم بھر مری بالین پہ مسیحا ٹھہرا

دیکھتے خوب حسینان جہان کو لیکن
چار دن بھی نہ جوانی کا زمانا ٹھہرا

یار و احباب سے کیونکر نہو نفرت دلکو
جب سفر ملک عدم کا تن تنہا ٹھہرا

٣٦

اوسنے جب بخشدیا اپنی کریمی سے مجھے
اہل محشر کو وفا ایک تماشا ٹھہرا

١٣

بن سنور کر او نہین گھر سے جو نکلتے دیکھا
دل بے صبر کو پہلو مین مچلتے دیکھا

اک روش پر کبھی گردونکو نہ چلتے دیکھا
ہر گھڑی اسکو نیا رنگ بدلتے دیکھا

مرگئے پر نہ مٹی سوزش داغ فرقت
قبر عاشق سے دھوان روز نکلتے دیکھا

جسم مین خون ہوا شرم سے پانی پانی
منہدی اوس شوخ کو جب ہاتھ مین ملتے دیکھا

رال واعظ کی ٹپکنے لگی فصل گل مین
دور ساغر کا جو مینو شیشہ مین چلتے دیکھا

کم سنی کا یہ سبب تھا کہ وہ گھبرا کے گری
دم جو بیمار محبت کا نکلتے دیکھا

میری بالین سے اوٹھے روتے ہوئے عیسیٰ بھی
واے قسمت کہ مرا دم نہ نکلتے دیکھا

مرتے دم خوب ہی نظارہ کیا قاتل کا
حوصلہ دل کا دم قتل نکلتے دیکھا

گلشن دہر مین یہ عالم ہوا ہے سودا
چاک دامن کیے ہر گل کو نکلتے دیکھا

بے حجابانہ جو لپٹا یا گلے سے اونکو
حسن کے جوش نے تن کو یہ صفائی بخشی
یہ اثر نام کٹلے مین ہے کہ گرتے گرتے

وصل کی شب اونہین سو رنگ بدلتے دیکھا
دوش پر اونکے دوپٹہ نہ سنبھلتے دیکھا
جسنے یہ نام لیا اوسکو سنبھلتے دیکھا

۲۷

اے وفا ہجر کی شب موت جو آئی میری
جسم سے روح کو مشکل سے نکلتے دیکھا

۱۴

ظلم صیاد سے گلزار سے ویران کیسا
نہ نشان دیر مین ہے اور نہ پتہ کعبے مین
بلبلین بولتی ہین باد صبا چلتی ہے
دونون گھر اوسکے ہین کعبہ ہو کہ بتخانہ ہو
سنجد کے دشت مین تو ناقہ لیلےٰ لایا
اپنی رفتار سے پامال کرو تم اسکو
ہجر مین اوس بت کافر کے مین چلاتا ہون
گھیرے رہتے ہین حسینان زمانہ اوسکو
آبلے پھوٹ گئے پاؤن نہین اوٹھتا ہے
باغبان باغ مین کیا آمد فصل گل ہے
آتے ہی موسم گل کے ہوئی وحشت مجکو
مجھسا دیوانہ ہوا آکے مقید اسمین
اک نظر دیکھ لون اوسکو جو دم آئے دم نزع
غرق دریائے ندامت ہی نگہ پہنچی ہے
تار باقی نہ رہا موسم گل مین کوئی

نالہ کرتا ہے ہر اک مرغ خوش الحان کیسا
ڈھونڈتے ہین تجھے پھر گبر و مسلمان کیسا
موسم گل مین ہے سرسبز گلستان کیسا
پھر ہم لڑتے ہین یہ گبر و مسلمان کیسا
ساربان تو نے کیا قیس پہ احسان کیسا
ناز سے چلتا ہے طاؤس گلستان کیسا
دل ہے ناقوس کی صورت مرا نالان کیسا
غول مین رہتا ہے پریونکے سلیمان کیسا
اے جنون ہے مرا پر خار بیابان کیسا
چہچہاتا ہے ہر اک مرغ خوش الحان کیسا
لیچلا جوش جنون سوئے بیابان کیسا
آج آباد ہوا خانۂ زندان کیسا
ہائے یہ دل مین بھرا ہی مرا ارمان کیسا
قتل کرکے مجھے قاتل ہے پشیمان کیسا
دست وحشت نے کیا چاک گریبان کیسا

وہ پری ہے ترا مہمان مبارک ہو وفا

منصور نے کہا جو انا الحق ہوا نہ ضبط ۔۔۔ سب راز فاش ہو گیا پنہان کہان رہا

رندونکو بیٹھے پیچھے برا کہہ رہا ہے تو ۔۔۔ واعظ مجھے بتا تو مسلمان کہان رہا

رفتار یار دیکھکے نادم ہوا کمال ۔۔۔ کبک دری چمن مین خرامان کہان رہا

اوسنے ضیاے چہرۂ جانان جو دیکھ لی ۔۔۔ تابندہ چرخ پر مہ تابان کہان رہا

اللہ رے زور دست جنونکا بہار مین ۔۔۔ سالم ہر ایک تار گریبان کہان رہا

فصل بہار مین تھا یہ میرے جنونکا زور ۔۔۔ دامن کہان رہا ہے گریبان کہان رہا

نکلی جو روح جسم سے بیگانہ ہو گئی ۔۔۔ تھا جو کہ اتحاد تن و جان کہان رہا

سنتے ہی عیب اور ہنر اوسکا دیکھ لے ۔۔۔ ایسی صفت کا کوئی سخندان کہان رہا

موسی کو طور پر جو تجلی نظر پڑی ۔۔۔ وارفتگی مین ہوش کا سامان کہان رہا

نظارہ روز کرتا تھا روے نگار کا ۔۔۔ پوشیدہ میری آنکھ سے قرآن کہان رہا

سمجھے مین گھر خدا کا یہ بتخانہ وہ حرم ۔۔۔ پھر اتفاق گبر و مسلمان کہان رہا

کانٹو مین پھنسکے ہو گیا صد چاک شکل گل ۔۔۔ سالم بہار مین مرا دامان کہان رہا

شمع سحر کیطرح سے بے نور ہو گیا ۔۔۔ پیری مین داغ عشق نمایان کہان رہا

۹	ہو نکتہ سنجیو نسے تری شاد اسے وفا ایسا جہان مین کوئی سخندان کہان رہا	۳۰

تیری طاعت کا خدایا نہ مجھے ہوش رہا ۔۔۔ عمر بھر اک بت کافر سے ہم آغوش رہا

ہجر مین جس بت کافر کے مری جان گئی ۔۔۔ مجکو بھولا ہوا وہ وعدہ فراموش رہا

میکدے جاتا تھا کعبے کیطرف جا نکلا ۔۔۔ نشۂ مے مین مجھے ہاے نہ کچھ ہوش رہا

دیکھا جب حسن خداداد ترا یوسف نے ۔۔۔ ایسے بیہوش ہوے پھر کہ نہ کچھ ہوش رہا

مین وہ بیہوش تھا جب مر گیا ساقی نے کہا ۔۔۔ میکدے مین نکوئی رند قدح نوش رہا

صورت غنچہ رہا میرا گریبان صد چاک ۔۔۔ موسم گل مین جنونکا نہ مجھے ہوش رہا

شام سے تا بہ سحر چین نہ آیا دم بھر
تیری فرقت مین جو خالی مرا آغوش رہا

دم نکلتا تھا دم نزع بھی رک رک کے مرا
دہیان تیرا جو بت وسوسہ فراموش رہا

۳۱ اوسکی رحمت کا ادا شکر ہو کیا مجھسے وفا ۱۷
مین خطا وار رہا اور وہ خطا پوش رہا

دل مین خیال یار سدا میہمان رہا
پر نور اس مکین سے ہمارا مکان رہا

لب پہ شب فراق مین شور و فغان رہا
نالان ہمارے ہاتھ سے سارا جہان رہا

کب راز عشق دلمین ہمارے نہان رہا
چہرے کے رنگ زرد سے سب پہ عیان رہا

کر دا ہنکی پاسکا نکوئی شہسوار بھی
کسدرجہ تیز توسن عمر روان رہا

صد شکر داغ عشق سے آباد اب ہوا
برسون او جاڑ خانہ دل سا مکان رہا

واعظ کی وعظ و پند نہ کچھ کارگر ہوئی
جو بادہ کش تھا پیرو پیر مغان رہا

احباب سارے چھوٹے مین سوئے عدم چلا
کوسون ہی دور مجھسے مرا کاروان رہا

ریخے بعد ایسا فلک نے مٹا دیا
دو روز بھی لحد کا نہ باقی نشان رہا

حصہ سگ حبیب کا ہوا سے ہما نہ کہا
باقی جو ایک آدہ مرا استخوان رہا

جب تک جئے جہا نمین رہے مست مدام
ہمکو پسند مشرب پیر مغان رہا

پہنچے نہ لحد بھی نہ بعد فنا مری
مجکو نہین پسند جو دو دن نشان رہا

دم بھر لئے رقیب بہت عاشقی کا یار
ثابت قدم نہ کوئی دم امتحان رہا

ملتے جو مجکو حضرت موسیٰ تو پوچھتا
کہئے تو کوہ طور پہ کیسا سمان رہا

اوس بت کے کوچہ مین ملے اب قبر کی جگہ
اللہ ہم نہین طالب باغ جنان رہا

نقش قدم کیطرح مٹا ہو نمین خاکسار
مجھسے کشیدہ کسلیے پھر آسمان رہا

ایسا جلایا فرقت جانان نے بعد مرگ
جاے چراغ میری لحد پر دہوان رہا

جب اوٹھ گیا حجاب دوئی دلسے اے وفا

۳۲	پردہ کسیطرح کا نہ پھر درمیان رہا	۱۵

ہجر کی تب کیا کہین پہلو سے کیا جاتا رہا
کیا کہین کیا ہاتھ آیا اور کیا جاتا رہا
اوٹھ گیا دنیا سے کوئی عاشق جانباز کیا
ہوگئی مہر لہو جب ہو کا ہاتھ پانون ٭٭
ایک بت کے ہجر مین صدمے اوٹھائے اسقدر
سخت پتھر سے زیادہ دل بتونکا دیکھکر
دیدہ بازی مین حسینونکی جوانی کی بسر
تجھسے بیعت کی جو فصل گل مین اے پیر مغان
دخت رز نے حسن پر اپنی تجھے مائل کیا
ہر روش پہ شور کرتے ہین جو ہر برگ خزان
ہوگئی رخصت جوانی آگئی پیری ہائے ہائے
سو چکو شکوے ہزار دن ہم گئے تھے پیش یار
کون میرے قتل کی دیگا گواہی حشر مین
دیکھ تو لی اونکی صورت آج لٹکے دور کر

دل ہمارا ناز کا پالا ہوا جاتا رہا
دل بتون پر آگیا عشق خدا جاتا رہا
یار تیری دل سے جو شوق حنا جاتا رہا
یار کو نفرت ہوئی شوق حنا جاتا رہا
دل کسیکو پہر مین دو دن یہ حوصلا جاتا رہا
نالہ و فریاد کا اب حوصلا جاتا رہا
آئی پیری ہائے وہ بھی مشغلا جاتا رہا
میرے دل سے حشر کا بھی دہندہا جاتا رہا
تیرا اے زاہد جو زہد و اتقا جاتا رہا
موسم گل بلبلو گلشن سے کیا جاتا رہا
دیکھنے کا مہجبینونکے مزا جاتا رہا
چار آنکھین ہوتے ہی سارا گلا جاتا رہا
دامن قاتل سے دہبہ خون کا جاتا رہا
اپنے قابو سے جو دل جاتا رہا جاتا رہا

۳۳	جان دیتے تھے جوانی مین حسینونپر وفا اب بڑھاپا آگیا وہ ولولہ جاتا رہا	۱۵

جب چھپکے ہر بہانہ سے گھر اونکے جاؤنگا
فریاد واہ ہجر مین گر لب پہ لاؤن گا
سو سو طرح کے ظلم بتونکے اوٹھاؤن گا
مین اونکا حسن اونکو کسی دن دکھاؤنگا

دیکھین نہ دیکھین وہ مین انہین دیکھ آؤنگا
افلاک کو دہوئین کیطرح سے اوڑاؤنگا
مین تیکدیسے اوٹھکے نہ کعبے کو جاؤنگا
آئینہ رکھکے سامنے زلفین بناؤنگا

ساقی تیرے بغیر جو میخانے جاؤن گا
ٹھوکر لگاکے جام و سبو کو لنڈھاؤن گا

صدمے اوٹھاکی فرقت جانانکے ایکبار
زندہ رہا تو دل نہ کسی سے لگاؤن گا

شانہ ہلاکے قبر مین کہنے لگا وہ شوخ
لو جاگو ورنہ مین کبھی پھر جگاؤن گا

کھیلین وہ رنگ غیر سے نوروز مین پورا
آنکھون سے اپنی خون کا دریا بہاؤن گا

وصلت کی شب مین ذکر جدائی کا کیجیے
مین کسطرح فراق کے صدمے اوٹھاؤنگا

آنکھون سے ہمسری نکرے ابر تر ذرا
جی چھوٹ جائینگے جو مین طوفان اوٹھاؤنگا

جب تک جیا جہان مین بتون پر فدا رہا
اللہ کو مین حشر مین کیا منہ دکھاؤنگا

جب چاہ بنگا مین دیکھونگا صورت حضور کی
شفاف مثل آئنہ دلکو بناؤنگا

راہ مین وہ مجکو کوچۂ الفت کے یاد ہین
آئین خضر تو انکو بھی رستہ بتاؤنگا

پروانہ جلکے دیتا ہے محفل مین یہ صدا
اپنے طرح سے شمع کو بھی مین جلاؤن گا

٣٤	امت مین ہون حبیب خدا کی مین ای وفا مرنیکے بعد خلد مین کیونکر نجاؤن گا	١٦

مرے محبوب کو جب دھیان آرائش کا آئیگا
سکندر فخر سے آئینہ خود لیکر دکھائے گا

کسی بت سے دل اپنا اے وفا گر تو لگائیگا
خدا کو روز محشر کسطرح پھر منہ دکھائیگا

ہمارا نالۂ جانسوز جسدم لب تک آئیگا
جلا کر آسمان کو خاک کا تودہ بنائیگا

پس مردن اگر دل جذبۂ الفت کو دکھائیگا
مرے مرقد پہ آکر وہ ستمگر خاک اوڑائیگا

مجھے مرنیکا اپنے غم نہین ہے غم ہی تو یہ ہی
کہ ظالم روز کے تیرے ستم پھر کون اوٹھائیگا

شب وصل صنم مین ذبح کرڈالونگا مین تجکو
اگر پچھلے سے ای مرغ سحر تو غل مچائیگا

مسیحا جان دینگے رشک سے چرخ چہارم پہ
سنا گر قم باذنی تو اگر مجکو جلائیگا

عبث مغرور ہی تو اپنے مال و زر پہ ای منعم
نہ کچھ دنیا سے بعد مرگ تیرے ساتھ جائیگا

تصدق نقد جان اوسپر کرونگا یہ خوشی ہوگی
خبر وصل صنم کے نامہ بر جسدم سنائیگا

تقاضا ہو یگا تجکو اوسکا جلوہ پہر پہر اک شی مین
دوئی کا اپنے دلسے جبکہ تو پردہ اوٹھائیگا

اوڑینگے ہوش اوسکے اپنے سوی گودہ بہولے گا
مری صحرا وحشت خیز مین مجنون جو آئیگا

شہادت کی خوشی مین ہم کرینگے نذر سر اپنا
جو تو خنجر بکف مقتل مین اے سفاک آئیگا

تسلی ہوسکی ہولیگی تمکو حضرت موسے
نقاب رخ اوٹھا کر بام پر وہ بت جو آئیگا

عزیز و اقربا احباب سب ساتھی ہین جیتے کے
پس مردن لحد مین ساتھ کوئی بھی نہ جائیگا

کہو سلامی علیہ مشتاق ہم بھی صورت موسے
بھلا دیکھین کبھی کب تک نہ وہ جلوہ دکھائیگا

۳۵	وفا تم جس بت کافر پہ اپنی جان دیتے ہو پس مردن لحد پہ فاتحہ پڑھنے نہ آئیگا	۱۳

بیخودی نے مجھے صد حیف سنبھلنے ندیا
حوصلہ دل کا شب وصل نکلنے ندیا

بعد مردن کوئی ارمان نکلنے ندیا
ہو نزاکت کا برا ساتھ بھی چلنے ندیا

او نکلی آنکھون کا رہا عشق کبھی رنج گا کبھی
آسمان نے مجھے گردش سے نکلنے ندیا

روح تن سے مرے نکلی تو رہا آنکھون مین
حسرت دید نے دم بھی تو نکلنے ندیا

وہ شب وصل جو سوئے تو بدلکر کروٹ
دل کا دل مین رہا ارمان نکلنے ندیا

ہجر کی شب مین زیادہ رہے گو بیتابی
شدت درد نے پہلو بھی بدلنے ندیا

لیچلا باغ سے کیون جلد قفس مین صیاد
دل بلبل کو ذرا تونے بہلنے ندیا

موسم گل مین مجھے پڑگیا جب می کا مزہ
دختر رز کو ذرا پاس سے ہلنے ندیا

پہنکے مرے خوش ہوا ایسا صیاد
پھر قفس سے مجھے اک آن نکلنے ندیا

ذرا ہو قصد تھا مجھے کا مگر کیا کرتا
دیر سے اک بت کافر نے نکلنے ندیا

شیشۂ ... پہلے ہی دلکو کیا تھا جو مین
منہ سے نالۂ شب غم سینے نکلنے ندیا

محتسب نے اسے مجرم کیطرح قید کیا
ہم پری تھی جسے شیشے سے نکلنے ندیا

	عاشقون پہ مرے سفاک نے مقتل مین وفا	

٣٦	تیغ پر تیغ لگائی کہ سنبھلنے نہ دیا	١٠

آئینہ دیکھکے کہتا ہے یہ دلبر میرا
ماہ کنعان بھی نہین حسن مین ہمسر میرا

دل قاتل سے پس قتل بھی نکلا نہ غبار
لاشہ تشہیر کیا کرکے جدا سر میرا

یار پھر جاتا ہی آکر مرے دروازے سے
مجھسے برگشتہ ہے کسقدر مقدر میرا

راہ گم کردہ وہ خود پھرتا ہی اک مدت سے
کوئی الفت مین خضر خاک ہو رہبر میرا

نہین معلوم کہ قاصد پہ مرے کیا گذری
آج قابو مین نہین ہے دل مضطر میرا

میکدے پہ مرا قبضہ ہی مین وہ میکش ہون
شیشہ میرا ہے سبو میرا ہے ساغر میرا

کیون لگا رہنے دیا اے مرے قاتل تسمہ
ایک ہی وار مین کرنا تھا جدا سر میرا

آپکو آپ دکھلایئے صورت اپنی
دم شب ہجر مین آیا ہے لبون پر میرا

قتل ہوتے ہوگئے جی بھرکے اونہین دیکھ لیا
حوصلہ آج تو نکلا تہ خنجر میرا

٣٧	اے وفا تھی جو تمنا مجھے پابوسی کی پاے قاتل پہ گرا ہوکے جدا سر میرا	١٧

دیکھا قاتل نے جو مقتل مین تڑپنا میرا
دل پکارا کہ ذرا دیکھ تماشا میرا

تا دم نزع اوٹھایا کیا مین جسکے ناز
دو قدم لیکے چلا وہ نہ جنازا میرا

وصل کی شب ہی نہ ترساؤ گلے سے لپٹو
آج قابو مین نہین ہے دل شیدا میرا

کیون نہ اولجھن ہو رہائی نہین ممکن تا حشر
دام کاکل مین پھنسا ہے دل شیدا میرا

آج پھر لیکے چلا کوچۂ قاتل مین مجھے
ہوگیا جان کا دشمن دل شیدا میرا

کبھی جاتا ہون کبھی اور کبھی بتخانے مین
دین و دنیا مین نہین ہائے ٹھکانا میرا

لاکھ احباب نے چاہا نہ اوٹھا وانسے قدم
لے چلے کوچۂ جانانسے جو لاشا میرا

اوچھے ہاتھوں سے لگائیگا جو خنجر قاتل
مرغ بسمل کیطرح تڑپیگا لاشا میرا

فاتحہ پڑھنے جو غیرونکو وہ لیکر آئے
دیر تک قبر مین تڑپا کیا لاشا میرا

خاک کر دونگا تجھے آہ قمر باری مین — دیکھ اچھا نہین اے چرخ ستانا میرا

غیر حالت مری کیا اوسکو نظر آئی ہے — کف افسوس جو ملتا ہے مسیحا میرا

رکھکے سینے پہ مرے ہاتھ پڑھو تم جو دعا — ہاتھ بھر کا ابھی ہو جائے کلیجا میرا

رشک اغیار و تپ ہجر کے صدمے جھیلے — سخت پتھر سے زیادہ ہے کلیجا میرا

روح کو اے ملک الموت ابھی قبض نکر — دیکھنے آیا ہے وہ رشک مسیحا میرا

شمع جلوائی رقیبونسے مری تربت پر — تھا جو منظور پس مرگ جلانا میرا

بعد مرنیکے ہوئی ہے مجھے معراج نصیب — لیے جاتے ہین وہ کاندھے پہ جنازا میرا

۳۸ — عاشقانہ مرے مضمون وفا ہوتے ہین / شاعری مین ہو کسطرح سے شہرا میرا — ۱۴

وہ اثر باقی نہین نالو نہین اے دل کیا ہوا — کھینچ لاے یار کو وہ جذب کامل کیا ہوا

کوے الفت مین قدم رکھا تو حاصل کیا ہوا — میرا کہتا جو نہ مانا حضرت دل کیا ہوا

آئنے کو دیکھ کر محو تماشا ہو گئے — کیا نظر آیا تمھین اپنا مقابل کیا ہوا

ہمنشین اغیار کے گھر میہمان ہے آج یار — کیون تڑپ ہی دلکو شکل مرغ بسمل کیا ہوا

اے فلک مرنے پہ بھی بیداد تو نے مجھپر کی — میری تربت کو مٹا کر تجھکو حاصل کیا ہوا

جان دی جل جلکے پروانونکی صورت ہجر مین — شمع رویونپر فدا ہونے سے حاصل کیا ہوا

زخم اچھے ہوتے ہین ہر روز ٹانکے ٹوٹ کر — اس تری بخیہ سے اے جراح حاصل کیا ہوا

لوٹ لی فوج خزان نے کیا بہار بوستان — نعرہ زن ہین چار جانب جو عنادل کیا ہوا

بے نقاب آیا ہی میرا شعلہ رو کیا بزم مین — چھپ گئی فانوس مین کیون شمع محفل کیا ہوا

ہاتھ رکھکر سینہ پر کیا پوچھتے ہین وہ دوا — مضطرب اسدم جو پہلو مین نہین دل کیا ہوا

چھپ رہی فانوس کے پردہ مین جاکر شمع بزم — اونکے آتے ہی کہون مین رنگ محفل کیا ہوا

گذری احباب وطن پر کیا الٰہی خیر ہو — بیٹھے بٹھلاے جو بھر آیا مرا دل کیا ہوا

جسم خاکی مین یہ مدت تک رہی ہے میہمان | روح گر تن سے نکلی ہی یہ مشکل کیا ہوا

۳۸

ای وفا چپین کر رکہا ہے کسکی ہجر نے
آج قابو مین نہین جو آپکا دل کیا ہوا

۱۷

جو دل گرد کدورت سے مصفا ہو نہین سکتا	تو اوس پہ وہ نشین کا اسمین جلوا ہو نہین سکتا
مریض ہجر کا ذرا ادادا ہو نہین سکتا	مریجان پھر مسیحائی کا دعوا ہو نہین سکتا
شہید ناز تربت مین پڑے آرام کرتے ہین	قیامت تک کفن بھی اونکا میلا ہو نہین سکتا
سسکتا ہی پڑا دم لب پہ ہی بیمار الفت کا	مسیحا بھی اگر آئین تو اچھا ہو نہین سکتا
مسیحا نے کہا دیکھا جو مجھ بیمار الفت کو	کہ اس بیمار کا مجسے مداوا ہو نہین سکتا
مسلمانون کا بیمار یان تو وہ کفار کا ہید	برابر کعبے کے ہرگز کلیسا ہو نہین سکتا
چمن ہے چاندنی چٹکی ہوئی ہو دور ساغر ہو	یہ سامان وصل کی شب مین میسر ہو نہین سکتا
فلک بیکار کم مین ہی جنی آدم کا دشمن ہی	کہ ایکی یہ جو برلائے تمنا ہو نہین سکتا
ہزارون زندے مرتے ہین تیغ لاکھون مرے جیتے ہین	تری رفتار سے کب حشر برپا ہو نہین سکتا
وہ گلگون پیرہن جب تک نہین ہوتا ہی پہلو مین	تو مینوشو نہین دور جام صہبا ہو نہین سکتا
مبارک کعبۃ اللہ کی زیارت تجکو ای زاہد	مرا کوچۂ دلبر سے اوٹھنا ہو نہین سکتا
لحد مین تیری وحدت کا جو ہو جاؤنگا مین قائل	فرشتو نسے ذرا بھی پھر تو جھگڑا ہو نہین سکتا
ہر اک کی آنکھ سے پنہان رہی تم بات پردہ نشین	جب آئیگی قیامت پھر تو ایسا ہو نہین سکتا
بہار آئی ہی زور و تیر سے کہتی ہی اے واعظ	کرو مین ترک مینوشی کو ایسا ہو نہین سکتا
شب غم رو کے طوفان نوح کا کرتی ہین برپا	مری آنکھونکا ہمسر کوئی دریا ہو نہین سکتا
کیا ہی قتل گر مجکو تو دیکھو رقص بسمل کا	مرے سفاک پھر ایسا تماشا ہو نہین سکتا

۳۹

صبا کی روح کہتی ہی وفا سے مرحبا کہکر
مقابل شاعری مین کوئی تیرا ہو نہین سکتا

۱۵

جو اک لحظہ یہ کوہ صبر میرے دل سے ٹل جاتا
تو پھر نالہ شب غم میں مرے منہ سے نکل جاتا

تمہارا خنجر براں اگر گردن پہ چل جاتا
تو مقتل میں ہمارا حوصلہ دل کا نکل جاتا

جو نشہ کے اترتے ہی پلا دیتا کوئی ساغر
تو اے پیر مغاں پھر لڑکھڑا کر میں سنبھل جاتا

جو سنتا قتل گہ میں آتا ہے خنجر بکف قاتل
مجھے شوق شہادت اسقدر تھا سر کے بل جاتا

غضب فرقت میں گر میں نالۂ آتش فشاں کرتا
زمیں ہی نام کس کا خیمۂ گردوں بھی جل جاتا

پس مردن مری تربت پہ وہ حسرت سے آ بیٹھے
جو پھر فاتحہ آتا کف افسوس مل جاتا

اثر نالوں کا میرے سنگدل تجھ پر نہیں ہوتا
اگر پتھر بھی ہوتا موم کی صورت پگھل جاتا

گرانی اسقدر ہے بار عصیاں کی پس مردن
جنازہ میرا جو کوئی اٹھا لیتا کچل جاتا

جو میرا ساتھ ہو جاتا کبھی صحرا نوردی میں
تو میں مجنوں کے آگے سیکڑوں منزل نکل جاتا

اگر چلتا مرا بس کاتب قدرت سے یہ کہتا
کسی صورت مری تقدیر کا لکھا بدل جاتا

وہ بلبل تھا کہ جب سنتا بہار آئی ہے گلشن میں
قفس کو توڑ کر صیاد میں فوراً نکل جاتا

ترے عشاق میں رتبہ مجھے معراج کا ملتا
مرا دم تیرے زانو پہ اگر اے جان نکل جاتا

شب وصل صنم میں یہ خدا سے تھی دعا میری
سحر ہونے نہ پاتی اور میرا دم نکل جاتا

دم آخر یہی حسرت تھی تمہارے دید کی اے جان
جو تم دم بھر کو ادھر آتے تو میرا دم نکل جاتا

جو میرا دسترس ہوتا تمہاری زلف پیچاں تک
تو کنگھی کی طرح کرتا کہ سارا خم نکل جاتا

۴۱	کسی صورت نہ شک رہتا وفا کو بھی بخشش میں جو اے بت نام تیرا مرتے دم منہ سے نکل جاتا	۱۵

فصل بہار آئیگی پروردگار کب
وہ ترک کھیلے گا لبطی کا شکار کب

سودے میں زلف در خلی ہی اکجا قرار کب
جاتا نہیں حلب سے میں سوئے تتار کب

رہنے کو میں نے پایا بھلا کوئی یار کب
خلد بریں پہ میرا ہوا اختیار کب

کیا حال کہیے اپنے دل بیقرار کا
سیماب وار اسکو رہا ہے قرار کب

بجلی کیطرح کیسا تڑپتا ہے ہجر مین
بے یار آتا ہی مرے دلکو قرار کب

جاتا ہی دوڑ دوڑ کے کوچہ مین یار کے
کہنے مین اب ہے ہمارا دل بیقرار کب

جاری ہماری آنکھ سے دریا کہان ہوا
فرقت مین یار کی ہوئے ہم اشکبار کب

بہاتی نہین مجھے تری وعدہ خلافیان
سچ کہہ تو آئیگا مرے گھر اے نگار کب

اوس برق وش کی یاد ہی مرنیکے بعد بھی
آتا ہی چین مجکو میان مزار کب

بعد فنا بھی اونکو ہے عشاق سے گریز
آئے وہ پھر فاتحہ سوے مزار کب

سلطان بحر و بر بھی اگر آئے روبرو
تعظیم کو اوٹھے گا ترا خاکسار کب

پیری ہوئی شباب کا سب ولولہ مٹ
غافل کریگا طاعت پروردگار کب

بیکار ہین یہ کاتب اعمال دوش پر
انسے گنہ کا ہوگا ہمارے شمار کب

بیتاب ہوکے دوڑے چلے آتے ہیں گھر
بین بچ گیا تھا تا اپنے اختیار کب

۴۲

اس چرخ کجدار کے ہاتھوں سے اے وفا
ہمکو نصیب ہوگا وصال نگار کب

۱۹

باغ کو صیاد سے خالی جو پائے عندلیب
کیون نہ پھر پھر شاخ گل پر چہچہائے عندلیب

مہربان اپنے پر اوس گل کو جو پائے عندلیب
چہچہا کر داستان اپنی سنائے عندلیب

آج کوئی بھی نہین صیاد و گلچین باغ مین
داستان اپنی گل تر کو سنائے عندلیب

اپنا دامن چاک اگر گل کرے گلزار مین
گر زبان پر داستان ہجر لائے عندلیب

روز گلچین آکے فصل گل مین چن لیتا ہی پھول
سر پہ نالو سے نہ کیون گلشن اوٹھائے عندلیب

خار ہم پہلوے گل تھا اوس سے وہ آگاہ تھی
دل لگا نیکی سزا پھر کیون نہ پائے عندلیب

باغ مین صیاد ظالم نے پہار رکھا ہی دام
اے صبا کہہ دے ادہر ہرگز نہ آئے عندلیب

اوس گل تر کی جدائی مین ہے بیحد بیقرار
سیکڑون نالے زبان پر کیون نہ لائے عندلیب

موسم گل آتے ہی باہم یہ الفت ہو گئی
بلبلین گل پر فدا گل بتلائے عندلیب

فصل گل آئی کہلے ہین پہول ہر اک شاخ مین
آج گلشن مین ترانہ سنج آکے عندلیب

تازبان کیونکر نہ لائے نالہ ہائے دردناک
جب خزانے باغ کو ویران پائے عندلیب

جب خزانے اوس گل تر کو نہ دیکہے جلوہ گر
چرخ نا اونسے نہ پہر کیونکر بلائے عندلیب

موسم گل آگیا جب ہی ہوا گلزار پہ
شاخ گلپر آشیان اپنا بنائے عندلیب

اوس گل تم سے رہین گے خار ہم پہلو سدا
آتش غمسے کلیجا کیون جلائے عندلیب

لوٹنے فوج خزان آئی ہی اب گلزار مین
آج بستر اپنا گلشن سے اوٹھائے عندلیب

جب بہار آئی تو اوسکی نغمہ سنجی دیکہکر
ہو گیا گلشن مین ہر اک گل فدائے عندلیب

شاخ گلپر بوستان مین ہو رہی ہے نغمہ سنج
یاوری پر آج ہی بخت رسائے عندلیب

پہرتے ہین صیاد و گلچین چار جانب باغ مین
داستان ہجر کیا گل کو سنائے عندلیب

۱۴۳

وصل کے مضمون کیا کرتا ہون موزون اے پری
چہچہے کرتا ہون صحبت مین بجائے عندلیب

۱۴۴

ہو زرد ہوا رنگ یا آثار محبت
چہرے سے عیان ہین مرے آثار محبت

عشاق کے رونے پہ کبھی آپ نہ ہنستے
دل آپ کا ہوتا جو گرفتار محبت

سمجہاتا نہ اسطرح سے ناصح ہنسکے کبھی تو
ناصح تو اگر ہوتا گرفتار محبت

صحت کا کبھی ہیا ن بھی آتا نہین مجکو
جسم سے زیادہ دل ہے مرا بیمار محبت

اے نرگس شہلا تری آنکہین جو کہلی ہین
کیا میری طرح تو بھی ہے بیمار محبت

عیسے بھی اگر چرخ چہارم سے اوتر آئین
ممکن نہین اچھا ہو جو بیمار محبت

کہتے ہین مری دوست مری دیکہکے صورت
دشمن کو بھی یارب نہو آزار محبت

کانٹا سا ہوا سوکہ کے اپنا تن لاغر
سچ ہے کہ برا ہوتا ہے آزار محبت

یوسف سے زیادہ ہو ترے حسن کا شہرہ
تا حشر رہے گرمی بازار محبت

منصور کو سولی جو ملی تو یہ کہلا حال
بس دار کے قابل ہین گنہگار محبت

قاتل تو ہمر دست چھری پھیرد ہے اینر
سر اپنا جھکائے ہین گنہگار محبت

دل کو مرے جب سے تری مژگانکی ہی الفت
کچھ دل مین کھٹکتا ہی مرے خار محبت

آتی ہے نظر جب کبھی اچھی کوئی صورت
سر بیچ کے ہوتا ہون خریدار محبت

۴۴

رکھنا ہے وفا تمکو ملاقات اگر اوسنے
کرنا نہ کبھی بھولکر اظہار محبت

۱۸

یہ کیون ہے پیر مغانکا عتاب کیا باعث
بہار مین نہین چلتی شراب کیا باعث

تمہین ہے وصل کی شب مین حجاب کیا باعث
اوٹھاتے کیون نہین رخ سے نقاب کیا باعث

فزون ہی دلکو مرے اضطراب کیا باعث
نہین ہے سانس بھی لینے کی تاب کیا باعث

خدا کے واسطے میرے گلے لپٹ جاؤ
شب وصال مین اتنا حجاب کیا باعث

سکوت کس لیے منھ سوال سائل پر
زبان سے کیون نہین دیتا جواب کیا باعث

شب وصال مین لیتے ہو تم بوسے بے گنتی
تم آج کرتے ہو ابجان حساب کیا باعث

گناہگار تو نازان ہین اوسکی رحمت پر
پھر اونکا حشر کیدن ہو حساب کیا باعث

مئے طہور کی تو مدح کرتا ہے واعظ
حرام پھر ہوئی کیونکر شراب کیا باعث

حلال جب مئے اطہر خدا نے کی واعظ
پیین نہ کسلیے میکش شراب کیا باعث

رقیب ہوگئے سیراب دست ساقی سے
نہ ایک بوند مجھے دی شراب کیا باعث

نگاہ شوق سے دیکھا تھا بزم مین تمکو
دکھائی کیون مجھے چشم عتاب کیا باعث

لیا جو بوسہ تو برہم ہو صورت گیسو
ذرا سی بات پہ یہ پیچ و تاب کیا باعث

ہمیشہ پھرتا ہے زاہد تو گرد میخانہ
شراب پینے سے پھر اجتناب کیا باعث

سفید بال ہوے اور ہوئی خمیدہ پشت
ذرا بھی ٹھہرا نہ اپنا شباب کیا باعث

ہر ایک چیز کی ہوتی ہی قدر بعد زوال
نہ یاد شیب مین آئی شباب کیا باعث

یہ کسکو ڈھونڈھتے پھرتے ہین کافر و دیندار
ہین دونون دیر و حرم مین خراب کیا باعث

رجوع قلب سے پیش خدا جھکائے جو سر
تو ہو دعائے بشر مستجاب کیا باعث

۴۵ — زبان سے نزع مین جو نام لے خدا کا وفا
فنا کے بعد ہوا وہ سزا عذاب کیا باعث — **۱۱**

فرقت مین حالِ دل مرا نوحہ گر ہی آج
مضطر ہی روح شدتِ دردِ جگر ہی آج

حلقہ مین زلف یار کے کل تک تھا جان بلب
مشہور دل کی اور طرح سے خبر ہے آج

موئے سفید لائے ہین پیغام موت کا
اپنی حیات صورتِ شمعِ سحر ہے آج

پہلو سے اوسکے جائیگا وقت سحر وہ ماہ
دنیا سے کوئی دم مین ہمارا سفر ہی آج

بھاری ہی یہ رات ہجر کی اے غیرت مسیح
کب مجھ مریض غم کو امید سحر ہے آج

فردائے حشر پرسش اعمال ہے ضرور
فکر مآل چاہیے کیون بے خبر ہے آج

کیونکر شب فراق بسر ہوگی دیکھیے
پہلو مین کسطرح مرے دردِ جگر ہی آج

پنہان ہے سوا خدا کے کوئی جانتا نہین
کل ہوگا کیا کسیکو بھلا یہ خبر ہے آج

ترک خزان نے باغ کو تاراج کر دیا
بلبل چمن مین دیکھیے کیا نوحہ گر ہی آج

رونق فزا ہوئے ہین آپ مرے گھر مین ای صنم
سجدے کرون تمہاری کعبہ کدھر ہے آج

۴۶ — اہل دول کے سامنے مین کیون جھکون وفا
مفلس ہون پر دماغ مرا عرش پر ہے آج — **۱۳**

اے نگاہ یار بتلا دے مرا دل کسطرح
ہجر مین تھا مضطر و بیتاب و بسمل کسطرح

روح نے بھی جسم کو گھبرا کے چھوڑا خلق مین
ساتھ میرا کوئی دیتا وقت مشکل کسطرح

سر جھکایا کس خوشی سے مین نے زیر تیغ ناز
ہو گیا انجام مجھسے کار مشکل کسطرح

قتل گہ مین کر دیا چورنگ مجھ عاشق کا تن
بانکپن اپنا نہ کہلاتا وہ قاتل کسطرح

مجکو بے دیکھے تمہارے چین آتا ہی نہین
دل نہ تڑپے میرا بشکل مرغ بسمل کسطرح

محو حیرت تھا ترا روئے منور دیکھ کر
آئینہ ہوتا ترے رخ کے مقابل کسطرح

صاف دل ہوتا تو ہر ذرے مین آتا نظر
دیکھتا چشم حقیقت بین سے غافل کسطرح

سختیان فرقت کی جھیلے تھا مرا دل اےجنون
مجکو پہناتا کوئی طوق و سلاسل کسطرح

نغمہ سنجی شاخ گل پر کرتی ہین گلزار مین
شادمان ہین موسم گل مین عنادل کسطرح

شب کو وہ ہمراہ غیرونکے مرے گھر آئے تھے
عرض کرتا اونسے پھر مین مطلب دل کسطرح

تھا ابھی مین کیا ہجوم یاس واندوہ والم
رہگیا ماتم کدہ بنکر مرا دل کس طرح

ساتھ والے چل بسے مین سبکے پیچھے رہگیا
پھہونچونگا منزل پہ مین گم کردہ منزل کسطرح

۱۱	وصل کی شب مختصر اور قصہ فرقت طویل اے وفا پھر مین نکالون حسرت دل کسطرح	۴۷

آئی بہار دہوم سے سارا چمن ہے سرخ
رندان بادہ نوش کی یہ انجمن ہے سرخ

پوشاک جب سی پہنی مرا گلبدن ہی سرخ
رنگ شفق سے گنبد چرخ کہن ہی سرخ

شیشون مین چھپکے بیٹھی ہی کہتے ہین بنجے
رندو گلے لگا دعروس چمن ہے سرخ

فصل بہار مین تھا یہ رندونکو شوق مے
اتنی شراب پی کہ ہوا سب بدن ہی سرخ

مجکو شہید کرکے گیا قتل گاہ مین
خنجر لیے جو ہاتھ مین وہ تیغ زن ہی سرخ

فصل بہار مین وہ پلائی شراب ہے
پیر مغانکے فیض سے ہر انجمن ہے سرخ

اگر شراب پیتے ہین رندان بادہ نوش
پیر مغان تمام تری انجمن ہے سرخ

ہم پہلوے رقیب جو بیٹھے وہ بزم مین
غصے سے ہو گیا مرا سب تن بدن ہی سرخ

چورنگ مجھ شہید کو قاتل نے جب کیا
اتنا لہو رواں ہوا سارا کفن ہے سرخ

گلگون شراب پیتے ہین رندان بادہ کش
ساقی بہار گل مین تری انجمن ہے سرخ

۱۳	غربت سی پھر کے آیا جو مین اپنے گھر وفا بشاش ہو گئے رخ اہل وطن ہے سرخ	۴۸

کرونگا قبر مین جسدم مین ناتوان فریاد
سنے گا کون تمھارے سوا وہان فریاد

ہوا عدو نہیں سنتا یہ آسمان فریاد
یہی ہے سوچ کرون جاکے اب کہان فریاد

کرین لوز کے کسطرح استخوان فریاد
یہ عشق وہ ہے کہ کرتے ہین بے زبان فریاد

تیمون کے ہجر کی اللہ سے قیامت مین
کرینگے صورت ناقوس استخوان فریاد

درصنم پہ پہونچکر جو دل مرا اوٹھا
تو مجکو کرنے نہیں دیتا پاسبان فریاد

جو اشک آنکھ مین پھر آئے پی گیا اونکو
کبھی نہ لایا مین بھولے سے تا زبان فریاد

بتان دیپرکو دل مین اگر جگہ ہوتی
نہ جاتی پھر تو کسطرح رائیگان فریاد

یہ ہے خیال کہ رسوائی اونکی ہو نہ کہین
مین لاؤن ہجر مین کسطرح تا زبان فریاد

ملال اوٹھائین دل عاملان عشق یہین
کرون زمین پہ جو ہین زیر آسمان فریاد

کنشت و دیر و کلیسا و کعبہ و مسجد
تری تلاش مین کی ہے کہان کہان فریاد

خزان نے لوٹ کے گلزار کر دیا صحرا
ہر اک روش پہ جو کرتے ہین باغبان فریاد

بچیگی جان مری کسطرح محبت مین
عدو ہوئے ہین مری ہفت آسمان فریاد

۴۹	غم فراق مین جینے سے تنگ ہون مین وفا رہے لبون پہ کسطرح سے فغان فریاد	۱۳

میرے بازو پہ جو اوسکو نظر آیا تعویذ
کہا میرے ہی لیے تونے یہ باندھا تعویذ

ہوکے مضطر وہ گلے سے مرے لپٹین آکر
کسی عامل سے نہین ملتا ہے ایسا تعویذ

ہو گئی اونکو رقیبونسے عداوت دم مین
دیا عامل نے مجھے خوب ہی اچھا تعویذ

کہتے ہین وہ کہ محبت تو ہی ہے دلمین مری
تو عبث کرتا ہے میرے لیے گنڈا تعویذ

ہوگیا ابر سیہ مین مجھے شک بجلی کا
زلف پرپیچ مین جب اونکو چمکا تعویذ

مضطرب ہو کے لپٹ جاتے وہ آکر مجھسے
پہ اثر ہاتھ ہوا تا مرے حب کا تعویذ

شومی بخت نے دکھلایا عداوت کا اثر
یہ لکھا جو تری واسطے حب کا تعویذ

دل جو بھر آیا تو وہ خوب ہی رو [illegible]
جب نظر آیا اونہین میری لحد کا تعویذ

وہ یہم حسن ہو شاید کہ سحر میرا
اٹھی زلف ہو قابو مین مرے ای عامل
وصل کی رات بڑی چین سے کاٹی مین نے
سامری کا تری آنکھو ہمین بھرا ہی جادو

روز لکھتا ہون مین جا کر لب دریا تعویذ
ایسا تیلا کوئی منتر کوئی لٹکا تعویذ
وہ پریزاد رہا میرے گلے کا تعویذ
تجھپہ چلتا ہی نہین کوئی بھی گنڈا تعویذ

۵۱	جذبۂ دل سے پریزادون کو لایا آخر جب وفا سے نہ پایا کوئی حب کا تعویذ	۷

پھر آمادہ او دہر تیر نگاہ یار لڑنے پر
ارادہ تھا کہ بوسہ لون تیری تیغ ابرو کی
تمہارے ہجر مین ایجان جان دم لب پر آیا ہی
یہ زخم تیغ الفت ہی نہ اچھا ہو گا حشر تک
حلال اوسکو شب وصلت مین کرتا اگر چہری ملتی
ہماری طرح جلتی ہے سحر تک ہجر کی شب مین
نظر آتی ہی وات مجکو خدا کی شان اسے زاہد
تری ترچھی نظر سے طائر دل ہو گیا بسمل
قفس مین آہ و زاری تو عبث کرتی ہی ای بلبل
حسینان جہا نکی دعوی مین کرتے زمانے مین
اگر ہوتی ترے دلمین خدا کے عشق کی لذت
نہونے پائے کچھ شکوی شکایت وصلکی شب مین
ہمارا دل ہی رہبر ہے طریق کوی الفت مین
حباب آسا ہی تیری زندگی اس بحر عالم مین
جہان سب غرق ہو گر دو دن نظر آی حباب آسا

کمربستہ ہون دل بیتاب کے تو وہ بتانے پر
فنا دم ہو گیا قاتل تری تیوری چڑھانے پر
ترس تمکو نہین آتا ہماری جان جانے پر
نہ آمادہ ہو ای جیراح تو ٹانکے لگانے پر
یہ غصہ تھا مجھے مرغ سحر کے غل مچانے پر
نہ کیونکر آئے رونا شمع کے آنسو بہانے پر
جبین پہ کیون نہ رگڑو ہمین تیوکے آستانے پر
مری صیاد تیرا تیر کیا پہونچا نشانے پر
نہچھوڑ لیگا تجھے صیاد ہرگز غل مچانے پر
ہمارا دسترس ہوتا جو تارو نکے غزانے پر
نکرتا طعن ای زاہد تبو نسے دل لگانے پر
موذن نے کمر پچھلے سی باندہی غل مچانے پر
چلین گے راہ کب ہم خضر کی رستہ بتانے پر
بھروسا کر نہ ای غافل جہان کے کارخانے پر
جو ہم فرقت مین آئین اشک کا دریا بہانے پر

لگایا ہاتھ کیون اوچھا رہی ہم جان قاتل
وہان زخم ہنستے ہین ترے خنجر لگانے پر

٥٢	وفا اشعار میرے سنکے حاسد کیون نہ جل جائین مقلد ہین ہم آتش کا یہ روشن ہے زمانے پر	١١

رہتا نہین زمانہ کبھی ایک حال پر
بیجا غرور ہے تمہین حسن وجمال پر

کیون خفتگان خاک کی تن مین نہ جان آئی
یہ سب فدا ہین آپ کی مستانہ چال پر

آئی بہار کھل گئین کلیان چمن مین سب
بلبل ترانہ سنج ہے ہر اک نہال پر

جنت عطا کی میرے گنہ سب کیے معاف
آیا خدا کو رحم مرے انفعال پر

لاکھون گنہ کیے ہین جو مین نے جہان مین
آنسو بہایا کرتا ہون اپنے مآل پر

نظرون مین دوسرا کا سماتا نہین ہے حسن
آیا ہوا ہے دل ہر اوس خوش جمال پر

دھو جائے میرا نامۂ اعمال سربسر
روؤن جو سوچکر کبھی اپنے مآل پر

زلف سیاہ یار کا جب ہوا ہے عشق
نازل بلا ہوئی ہے مرے بال بال پر

زاہد ہمیشہ اوسکے غضب سے ڈرا کرین
رندونکو ناز ہے کرم ذوالجلال پر

شرمندہ ہو جو دیکھلے رفتار یار کو
نازان بہت ہے کبک دری اپنی چال پر

٥٣	ہر شعر مین وفا کے بھرا ہے محاورہ اپنا تو دم نکلتا ہے اس بول چال پر	١٦

کیون نہ جھومین رند سے پیکر در خمار پر
بیخودی نشہ مین غالب ہوئی ہے ہشیار پر

پھر سماتا کیا مری نظرون مین یوسف کا جمال
شیفتہ تھا مین تو حسن احمد مختار پر

آگئی ہے زرد رو نیہ ابکی سال کیا فصل بہار
جو ہجوم بادہ نوشان ہے در خمار پر

فصل گل مین بادہ نوشی کا مزہ ہے زاہدا
کیون نہ پھر بستر لگاؤن مین در خمار پر

لالہ و گل سے ہے پہلے ہین بلبل ترانہ سنج ہے
فصل گل کے آتی ہی جوبن ہوا گلزار پر

دیکھکر گلہائے زنگا رنگ سے نغمے وتا
وجد کا عالم ہے طاری بلبل گلزار پر

عمر پھر سمجھا بتان دیر کو تو نے خدا
اے برہمن کیا پڑے پتھر تری پندار پر

ذبح کے دم چلتی ہے رگ رگ کی گردن پھری
بارڑہ الیقاتل نہین ہے کیا تری تلوار پر

قتل گہ مین جب کیا چور نگ قاتل تے مجھے
مرحبا نکلا وہان زخم سے ہر وار پر

کیون نہ ہم میکش کرین پھر فصل گل مین میکشی
جب پھر و ساز ادا ہو رحمت غفار پر

قتل گہ مین لے گیا شوق شہادت جب ہمین
ہمنے گردن اپنی رکھدی خنجر خونخوار پر

نامۂ عصیان سے میرے دھو گئے اعمال بد
پینے دو آنسو بہائے جب مآل کار پر

طور پر موسےٰ صفت اک عمر مجکو ہو گئی
منتظر بیٹھا ہون تیرے وعدۂ دیدار پر

زلف شبگون سے بھلا تنویر صبح کیا گھٹ سکی
فوق کافر کو کبھی ہوتا نہین دیندار پر

پھر بن مو سے نکلتی تھی انا الحق کی صدا
حضرت منصور جب پہنچے گئے تھے دار پر

۱۵	اے وفا چپ ہی رہنے کیا حق بیان صورت منصور وہ کھینچا گیا ہے دار پر	۵۴

آگئی جب سے طبیعت اوس سراپا نور پر
شکل ہوسئے روز ہم جاتے ہین کوہ طور پر

اے کلیم ایسے ہوئی بیخود کہ کچھ کہتے نہین
کسکا جلوہ تمنے دیکھا جا کے کوہ طور پر

بولا رند و تسے کہ ہے جام مئے کوثر حلال
آ ئی واعظ کی طبیعت جب سے انگور پر

دار پر کھچوا دیا گو عالمان شرع نے
تھی انا الحق کی صدا جب بھی لب منصور پر

بادۂ وحدت سے جب پیمانۂ دل بھر گیا
پھر انا الحق تھا زبان حضرت منصور پر

صاف دل ہوتا ہی جنکا شکل آئینہ کلیم
روشنی اونکو نظر آتی ہی ہر دم طور پر

اے کلیم اللہ وہ ہر دم ہمارے دل مین ہی
جو تجلی آپنے دیکھی تھی کوہ طور پر

دم نکلجائے مرے تن سے مدینہ دیکھکر
پہونچون جسدم آستان روضۂ پر نور پر

ہوکے شرمندہ دو بارہ چاہ کنعان مین گرین
آنکھ پڑجائے جو یوسف کی تمہارے نور پر

جان زاہد کیون نہ دیتا برہمن کی طرح سے
ایسا جوبن تھا بتونکے عارض پر نور پر

آپکو عشاق سے زیبا نہین ذرا غرور
دیکھیے آغاز خط ہی عارض پر نور پر

کوئی پوچھے اب کہان ہی اطلس و دیبا کا فرش
خاک اوڑتی ہے مزار قیصر و فغفور پر

ہین ازل سے شیفتہ حسن پریرویان کا ہون
تو فدا رہ واعظا حسن و جمال حور پر

زخم دل بھرتا نہین رستا ہی جو اُٹھون پہر
رکھدے اے جراح تو تیزاب اس ناسور پر

۵۵ — اے وفا ہے غیرت لیلے اگر وہ حسن مین
عشق مین مجکو بھی فوقیت ہے قیس عور پر — ۱۰

بھروسا اک ذرا سا بھی نہین ہمکو عبادت پر
مگر ہی ناز مجھ مجرم کو یارب تیری رحمت پر

خزا مین کہنے سے واعظ کی توبہ ہم سی کرلین
بہار آئی ہی اب قابو نہین اپنا طبیعت پر

وفاداری پہ میری انکھ سے آنسو نکل آئے
وہ آئے فاتحہ پڑھنے پس مردن جو تربت پر

بتان دیر کو اے برہمن معبود سمجھا ہے
ارے نافہم کیا پتھر پڑے تیری جہالت پر

شعار اپنا تو کرتا خاکساری دار فانی مین
تجھے ہوتی جو آگاہی ذرا اپنی حقیقت پر

کوئی دم کا مجھے مہمان پاکر سخت حیران ہین
مسیحا کو بھی ہے سکتے کا عالم میری حالت پر

وہ لاثانی تھے آئینے مین جب ثانی نظر آیا
بہت غصہ اونہین آیا سکندر تیری صنعت پر

لحد مین صورت سیماب لاشہ خود ہی تڑپا
رقیبونکو وہ ساتھ لیے جو آئی میری تربت پر

پس مردن اثر ظاہر جو ہوتا جذب الفت کا
مجاور بنکے لیلی بیٹھتی مجنون کی تربت پر

۵۶ — خدا نے اے وفا مرتے ہی سب میرے گنہ بخشے
بھروسا زندگی بھر تھا جو مجکو اوسکی رحمت پر — ۱۴

گلا کاٹا مرا ابرو نے تیغ خونچکان ہوکر
لہو شہ رگ سے بہتا ہے مرے آب روان ہوکر

کبھی نکلے نہ باہر گھر سے تم عذر نزاکت سے
چمن مین شادمان پھرتے ہو تم بہر دوران ہوکر

سمائے میری نظرون مین بھلا کوئی حسین کیونکر
رہی ہو مدتون آنکھون مین میری تم نہان ہوکر

گھٹا نے آبپاشی روز کی ہی میری تربت پر
رہا چرخ برین مرقد پہ میرے سائبان ہوکر

جواب اسکا وہ خود سمجھیں گے جو دشنام دیتے ہین
دکھائی گی تماشے میری خاموشی بیان ہوکر

امان دے مجکو اسے صیاد کیون تعنج کرتا ہی
چھپا ہون آکے دامن مین ترے بے آشیان ہوکر

گنہ کے بوجھ نے اسدرجہ بہاری کر دیا لاشہ
عزیزو نسے بھی اوٹھ سکتا نہین بار گران ہوکر

نہ بہکون گا کبھی وہ سالک راہ حقیقت ہون
کہ مین کعبے کو جاؤنگا سوی کوئی بتان ہوکر

ہوئی اکدن نہ دید اوسکی بدی قسمت کی ظاہر ہے
در جانان پہ مدت تک رہا مین پاسبان ہوکر

اسی منھ پر جلانے کا کیا کرتے تھی تم دعوی
ہمین زندہ نہین کرتے مسیحا کے زبان ہوکر

عیادت کیلیے آیا وہ گل ہمراہ غیرون کے
بہار آئی مرے گلزار مین فصل خزان ہوکر

بوقت نزع کب مین اپنے ہاتھونکو ٹیکتا ہون
طناب عمر اپنے کا ملتا ہون ناتوان ہوکر

یہہ رند لاابالی رہگیا محروم اے ساقی
گلابی بزم مین آئی نصیب دشمنان ہوکر

۵۷	وفا لازم ہی یہہ فکر کفن پہلے سے کر رکھو ادہر جائیگا یہ پیراہن تن دھجیان ہوکر	۱۶

شوخی و ناز و کرشمے مین ہے بانکا انداز
حسن سکھلاتا ہی اوس شوخ کو کیا کیا انداز

سارے خوبان جہانسے ہی نرالا انداز
کون پا سکتا ہی ایجان تمہارا انداز

وہ بشر تو ہی پریزاد تو کیا ہین ای یار
حور بھی غش ہو اگر دیکھے تیرا انداز

خاک پر یہ صفت نقش قدم بیٹھا ہے
کوئی دیکھے تو ترے در کے گدا کا انداز

سایہ پیدا نہ کیا پاس سے یکتائی کے
دل سے اللہ کو بھایا ترا ایسا انداز

چلتی ہی گردن عشاق پہ کس تیزی سے
تیری شمشیر مین ہے تیغ قضا کا انداز

ایسی حیرت ہوئی سودا اوسی بھولا اپنا
تیری دیوانیکا مجنون نے جو دیکھا انداز

جان عشاق کی لینے کو ہے مار سیاہ
تم نے دیکھا تری گیسو مین بلا کا انداز

دھجیان دامن صحرا کی اوڑائین کیا کیا
موسم گل مین یہ تہا دست جنونکا انداز

بہولے اللہ کو کرنے لگے سجدے تجکو
دیکھے زاہد جو ترا اے بت ترسا انداز

آپ کیون غش ہوے فرمائیے ہم بہی تو نہین — جلوۂ طور مین تہا کونسا موسیٰ لے انداز
شکرانا تہا غنچون نے چمن مین سیکہا — بلبلون نے مرے نالونکا اوڑایا انداز

دم نظارہ جہپک جاتی ہی چشم عشاق — برق کا جلوۂ رخسار نے پایا انداز
سنے حاسد بہی تو بیساختہ تعریف کرے — اپنے اشعار مین ہوتا ہی کچھ ایسا انداز
دہن زخم سے بوسے لب خنجر کے لیے — دیکہا قاتل کا دم ذبح جو پیارا انداز

۵۸	دیکہکر ناز و ادا خلد مین حورون کے وفا یاد آیا مجھے اوس رشک پری کا انداز ؎	۱۲

دہوم سے گلشن مین آئی ہے بہار ابکی برس — گردہین پیر مغان کے بادہ خوار ابکے برس
زور پہ آئی چمن مین کیا بہار ابکے برس — ہوگئے جیب و گریبان تار تار ابکے برس

باغمین زور و شور پر آئی ہے بہار ابکے برس — زاہد بے پیے ہی ہے بادہ خوار ابکے برس
ساقیا فصل بہار آئی جمادے ایسا رنگ — زاہدا گر مے مین ہے بے اختیار ابکے برس
باغ پر چہائی گہٹا ہے پیتے ہین میکش شراب — ہی نزول رحمت پروردگار ابکے برس
مین تو توبہ توڑنے پہ مستعد ہون ساقیا — تیرے آنیکا فقط ہی انتظار ابکی برس
پہاڑ کر کپڑے چلین دیوانے صحرا کیطرف — کیا جنون زا آئی ہو فصل بہار ابکی برس
قیدخانہ اپنا مسکن ہوکہ صحراے جنون — کٹتی ہی دیکہین کہان فصل بہار ابکی برس
رند دریا نوش ہون ساقی ترے میخانے مین — لا پلائے جا شراب خوشگوار ابکی برس
قائم اپنے زہد پہ سال گذشتہ تک رہا — بادہ نوشون مین ہی زاہد کا شمار ابکی برس
پہولے اینچہہ زلف اونکی میرے دست جنون — ہو گریبان اسطرح سے تار تار ابکی برس

۵۹	ساقی گلگون قبا کے ہاتھ سے پی وفا رندون نے کہیلا بہاری کا شکار ابکے برس	۹

بتون کو دیکہکر ایسا گیا ہوش — یہ کہتا ہون الٰہی کیا ہوا ہوش

چھوڑی بادہ نوشی مرتے دم تک
بتان دیر نے آنکھیں ملا کر ؛؛
عیادت کو وہ آئے میری جس دم
خزان مین مے سے توبہ مین نکرتا
تجلی طور پہ دیکھی تھی کسکی
وہ پہلو سے ہٹے تو مر گیا مین
گئے تھے طور پر تا دیکھین اوسکو

قیامت کا نہ کچھ ذرا رہا ہوش
خدا شاہد ہے میرا سے لیا ہوش
ادٹھون تعظیم کو اتنا نہ تہا ہوش
بہار گل پھر آئیگی نہ تھا ہوش
جو موسے آپکا جاتا رہا ہوش
جو پاس مین آئے تو مجکو آگیا ہوش
بتاؤ کیون نہ ہی موسی رہا ہوش

۶۰	مین وہ میکش وفا تھا فصل گل مین ؛؛ سوا مے میکشی کچھ بہی نہ تھا ہوش ؛؛	۹

فصل گلمین کرتے ہین میخوار یون گلشن مین رقص
مین وہ عاشق ہون کہ بعد مرگ جذب عشق سے
لطف مے نوشی کا ہی گھنگھور چھائی ہی گھٹا
تن تڑپتے ہین جدا اور تڑپتے ہین جدا
فصل گل آئی ہے سارے رندمیخانے مین ہین
فاتحہ پڑھنے کو لیلے آئی ہی تربت پہ آج
روحین جسمونسے نکالین گے یہ عزرائیل ہی
جسطرف دیکھو طپان ہین کشتگان تیغ ناز

صاف گویا کر رہی ہی روح انکی تن مین رقص
روز کرتے ہین پری پیکر مری مدفن مین رقص
کرتے ہین طاؤس ای پیر مغان گلشن مین رقص
بلبلون سے رہتا ہے کوئی بت پرفن مین رقص
ساقیا بنت العنب کا آج ہو گلشن مین رقص
روح مجنونکی کرے کیونکر نہ پھر مدفن مین رقص
میرا قاتل دیکھتا ہی بسملونکا رنگین رقص
رہتا ہی انہون پہ کوئی بت پرفن مین رقص

۶۱	اے وفا میری غزل گائی جو اوس رقاص نے چار سو ہوئے لگا پھر محفل دشمن مین رقص ؛؛	۱۱

لیلی کا گل کا تیرے دھیان لاؤن کیا غرض
راہ لاہوت مین آتی ہے نظر شان خدا

شکل مجنون ملکو دیوانہ بناؤن کیا غرض
اور ٹہکے تنہا نہ سے مین کیسے جاؤن کیا غرض

میں نہیں کرنیکا ناصح تیری کہنے پر عمل
کوچۂ محبوب سے بستر اوٹھاؤں کیا غرض

حسن یوسف بے نمک اور حسن تیرا با نمک
اوسکی صورت سے تری صورت ملاؤں کیا غرض

اپنے کوچے میں جنازہ دیکھکر میرا کہا
دو قدم میں لاش کے ہمراہ جاؤں کیا غرض

جان دیدوں ہجر میں اے شعلہ رو کہنچوں نہ آہ
شمع سوزاں کی طرح آنسو بہاؤں کیا غرض

کوچۂ الفت میں گو اوستاد کامل ہوں مگر
اے خضر میں آپکو رستہ بتاؤں کیا غرض

شعلہ رویاں جہاں پر جان کیوں دیوں مثل شمع
آتش الفت سے اپنا دل جلاؤں کیا غرض

وصل کی شب میں لگاؤں دلکے سارے حوصلے
داستان فرقت کے کیوں اونکو سناؤں کیا غرض

اوسکی رحمت سے زیادہ ہے کہ نہیں میری گناہ
زشتی اعمال پر آنسو بہاؤں کیا غرض

٦٢

شمع رخسار پہ پریاں کا ہوں شیدا وفا
بزم میں پروانہ ساں دلکو جلاؤں کیا غرض

١٢

پہلے بھیجے اوسکو لاکھوں بار خط
وہ نہیں لکھتا کبھی زنہار خط

پہلے بھیجا ہجر میں سو بار خط
تونے کب لکھا مجھے اے یار خط

چومتا آنکھوں سے رکھتا سر پہ میں
گر کبھی آتا تمہارا یار خط

کیوں نہ پھر دفتر شکایت کا کھلے
جب نہ لکھے وہ بت عیار خط

جانتا تمکو کہ تم ہو بیوفا
پھر کبھی لکھتا نہ میں زنہار خط

دیکھ لینا گر مقدر ہے درست
اب نہ بھیج اے طالب دیدار خط

لکھتے لکھتے حال میں آیا ہوں تنگ
وہ نہیں لکھتا مجھے زنہار خط

نیش زن ہوتے وہ میرے وصل میں
دیکھ لیتے گر مرا اغیار خط

میرا نامہ پڑھکے کر دیتا ہے چاک
اب نہ لکھونگا کبھی زنہار خط

اوس مسیحا سے نہ کچھ ہوگا علاج
اب نہ بھیج اوسکو دل بیمار خط

کج ادائی بیوفائی میں ہو فرد
تمکو لکھتا خاک میں اے یار خط

۲۲	اے وفا مین آرزوے وصل مین بہیجتا ہون یار کو سنا و بار خط	۶۳

مے کی حرمت کو بیان روز کیا کر واعظ
رند میخوار نہین کرینگے باور واعظ

فصل گل آئے تو دے ہاتھ سے ہم رندونکے
طوق و زنجیر نہین لیجیو زیور واعظ

کچھ بھی معلوم نہین نار و جنان کا احوال
جھوٹی باتین ہین یہ ساری سر منبر واعظ

فیض ساقی کا نمایان ہو بہار آئی تو
صورت رند کرے بادہ کشی پھر واعظ

مین ہون وہ رند کہ جب حشر کا دن آئیگا
جام مے دینگے مجھے ساقی کوثر واعظ

شکر ہے شیفتۂ دختر رز وہ بھی ہوا
آج میخانے چلا جاتا تھا چھپکر واعظ

جان کیون دیتا ہے بے دیکھے سنے تو اوسپر
حور کیا دختر رز سے بھی ہے بہتر واعظ

میکشی مجھسے نچھوٹے گی ترے کہنے سے
حشر مین حور نہو مجکو میسر واعظ

نشۂ مے مین رہا کرتا ہے بدمست یہ کیا
بہکی باتین جو کیا کرتا ہے اکثر واعظ

حسن پر اپنے کیا شیفتہ دخت رز نے
ابتو پینے لگا چھپکر مے احمر واعظ

غیبت دختر رز روز کیا کرتا ہے
حشر مین پائیگا دوزخ تو مقرر واعظ

رند مانین گے نہ کہنا ترا فصل گل مین
بادہ نوشی کیے جائین گے برابر واعظ

زور پر ابکی بہار آئے الٰہی ایسی
بیعت پیر مغان سے نہو باہر واعظ

وہ حسین دختر رز ہے جو نظر آئے تجھے
اپنے جامے سے ابھی تو بھی ہو باہر واعظ

نشہ مین تجکو نظر آئے خدا کا جلوہ
دست ساقی سے جو پی لے کوئی ساغر واعظ

مے جو دی ہاتھ سے ساقی پری پیکر نے
پے گیا پھر تو برابر کئی ساغر واعظ

ہجر مین اوسکے مری جان نکل جائے گی
دخت رز تجھسے نہین چھٹنے کی دم بھر واعظ

دن مین رندونسے یہ کرتا ہے مذمت مے کی
مست رہتا ہے مئے ناب سے شب بھر واعظ

حلت دختر رز مین شبہ کیا پھر تو کلام
رند پھر پیا جو چھری تیرے گلے پر واعظ

موسم گل ہین تو ہے تیری نصیحت بیکار
میکشی چھوٹیگی ہم رندوں سے کیونکر واعظ

مجرمون ہی سے کھلی شان رحیمی اوسکی
دوزخی کہتا ہے رندونکو تو کیونکر واعظ

۶۴ | رہے تا حشر گدای در میخانہ وفا
تجکو مسجد کا مبارک رہے منہ واعظ | ۱۴

جوش پر آئے بہرا دیدۂ تر وقت نزع
دہوڈالن سارا اپنے عصیان کا ہین دفتر وقت نزع

تیرے میخانے مین اے ساقی ہین تہا وہ بادہ کش
لائی ہین حوران جنت جام کوثر وقت نزع

خاتمہ بالخیر ہمرا ہوگیا جنت ملی
منہ سے جب نکلا مری نام پیمبر وقت نزع

کسقدر شوق شہادت مین بڑہی ہے تشنگی
مجکو اے قاتل پلادے آب خنجر وقت نزع

سب عزیز و اقربا روتے تھے کیسا زار زار
میری بالین پر بپا تہا شور محشر وقت نزع

مین وہ میکش تہا کہ زینت تیری میخانیکی تہی
ساقیا للہ دینا کوئی ساغر وقت نزع

ہر بن مو سے یہی کہتا ہوں ہنگام مرگ
قتل دکہلا دو مجھے بہر پیمبر وقت نزع

جلکے افشان آیا ہے وہ مہ عیادت کے لیے
اختر طالع ہوا ہے میرا یاور وقت نزع

دم نکلتا جسم بسمل سے ابہی دشوار ہے
وار کر قاتل مری اک اور مڑکر وقت نزع

آیینہ سیدون نے آئینے مین جب دیکہا منہ
اپنی صنعت پر ہوا نادم سکندر وقت نزع

مر رہا ہوں آخری دیدار دکہلا دے مجھے
اور ٹھہر جا مری جان پہلو مین دم بہر وقت نزع

تہی مری نازک خیالی اک زمانے کو پسند
میری بالین پر ہی گریان ہر سخنور وقت نزع

میکشی کی عمر بہر اب مرتے دم توبہ کرون
تیرا کہنا واعظا مانون نہین کیونکر وقت نزع

۶۵ | پھر کے آنے کا نہ لونگا نام محشر تک وفا
اسقدر دنیا سے جاتا ہون مکدر وقت نزع | ۱۳

مژدہ ہے فصل گل ہوی رونق فزای باغ
بلبل ہے تیری دید کے لائق فضای باغ

برگ خزان رسیدہ یہ کرتے ہین شور غل
آتے خزان کے مٹ گئی نشو و نمای باغ

حسرت ہی دید گل کی بہت عندلیب کو
دکھلا دے اک نظر اوسے گلچین فضای باغ

باد خزان کے ہاتھ سے تاراج دیکھکر
کہتی ہے عندلیب حزین ہای ہای باغ

پژمردہ ہر روش پہ خجالت سے پھول ہین
وہ رشک گل ہی آج جو رونق فزای باغ

گل کا کہین نشان ہی نہ بلبل ہے نغمہ سنج
کیسا خزان نے لوٹ لیا ہای ہای باغ

فصل خزان روا نہ سہی ہی آمد بہار
بلبل نہ آہ و نالہ سے سر پر اوٹھای باغ

مر جائے ہجر گل مین جو بلبل تو باغبان
تو اوسکو دفن کرتا نہ ہرگز سوائے باغ

صیاد و باغبان مین ہوا ہی یہ مشورہ
بلبل بہار مین بھی نہ دیکھے فضائے باغ

صیاد فصل گل ہی قفس اب تو کھولدے
نالان ہی عندلیب نہایت برائے باغ

کنج قفس مین کرتا نہ صیاد اوسے اسیر
گر عندلیب ناداں نہوتی فدائے باغ

فصل خزان مین تھی لب بلبل پہ یہ صدا
سرسبز پھر خدا مجھے جلد ہی دکھای باغ

۶۶	جاری نہ آبجو ہی نہ گل ہین نہ بلبلین حیرت ہی کس سے پوچھون وفا ماجرائے باغ	۱۹

کچھ توجہ کی نہ حسن ماہ کنعان کی طرف
کیون زلیخا تو نے بیچا اوسکو زندان کی طرف

بیکسی پہ سبکی رویا صورت ابر بہار
جب گذر میرا ہوا گور غریبان کی طرف

اک ہجوم درد رنج و یاس و غم رہتا ہے روز
کیون روتے جاتا ہی گور غریبان کی طرف

چھٹ نہ جاتی پانوؤن کی مہندی اگر آتے کبھی
فاتحہ پڑھنے کو تم گور غریبان کی طرف

فصل گلبن جب ترقی کرتی ہی وحشت مری
صورت مجنون مین جاتا ہون بیابان کی طرف

پانو پھر اونکا نہ اوٹھا لاش پر آکر جو رکے
جب جنازہ میرا آیا کوئے جانان کی طرف

روئے روشن کا تری نظارہ ہی آنکھون پہ
آنکھ اوٹھا کر خاک دیکھون ماہ تابان کی طرف

فصل گلبن کو دیتے جائے اسی باغبان
ہر نگہ سے دیکھی گر گلہای خندان کی طرف

جوش وحشت پھر ترقی پہ ہی کیا آئی بہار
اب جنون جو ہاتھ جاتا ہی گریبان کی طرف

آمد فصل جنون مین ٹکڑے سے دامن کرچکا
دست وحشت اب چلا میرا گریبانکی طرف

وصل کی شب اونکو زلفونکے بنانے مین کٹی
کب توجہ کی مرے حال پریشانکی طرف

یاد آئین مجھکو بل کھائی ہوئی زلفین تری
آنکھ گلشن مین پڑی جب عشق پیچانکی طرف

دید یوسف کا نہ آیا دھیان کیسا عشق تھا
بھولکر نکلی زلیخا تو نہ زندانکی طرف

فصل گلمین رہنمائی گر کرے جوش جنون
طوق اور زنجیر پہنے چلیے زندانکی طرف

دل نہ قابو مین رہا رونے لگی خود زار زار
بھیجا یوسف کو زلیخا نے جو زندانکی طرف

موسم گل مین جنون صحرا کو لیجاتا ہے جب
تلوے کھنچتے ہین چل خار مغیلان کی طرف

سخت مشکل ہو تو حل ہوجائے وہ اک آن مین
جب خیال انسان رکھے شاہ مردانکی طرف

روح آتی دور تک کشتونکے استقبال کو
آپ جاتے تو کبھی گنج شہیدانکی طرف

٦٧ | مرحبا مینے کہا شوق شہادت مین وفا
رخ کیا جلاد نے جب تیغ برانکی طرف | ١٢

بجلی کیطرح تھا مین تڑپتا شب فراق
آ آ گیا ہے منہ کو کلیجا شب فراق

یاد آگئی جب وہ زلف چلیپا شب فراق
وحشت جنون مین لیگیا سودا شب فراق

پتھرا گئی تھین آنکھین لبون پہ تھا دم مرا
پیش نظر تھا موت کا نقشا شب فراق

برق طپان کی طرح نہین تھا مجھے قرار
ایسا اوٹھایا دلپہ تھا صدما شب فراق

آیا نظر نہ آپکا حسن و جمال جب
تڑپا کیا مین شام سے کیا کیا شب فراق

اوجھین گمان تھی کسی کروٹ نہین تھا
سامان موت سب تھے مہیا شب فراق

فریاد و آہ و نالہ مین کاٹی تمام رات
مین کیا کہون جو حال تھا اپنا شب فراق

میخانہ مین ہوتا جو ساقی وہ ماہرو
کیونکر مین پیتا ساغر صہبا شب فراق

آجاے موت تن سے نکل جائے دم مرا
بس تھی اسکی دلکو تمنا شب فراق

ایسا نہو کہ راز محبت ہو آشکار
ایدل لبون تک آہ نہ لانا شب فراق

پرنور ہو گئی شب تاریک ہجر کی	یاد آیا جب وہ چاند سا چہرا شب فراق

٦٨	گذری تمام رات تڑپتے ہی ہمدمون کیا پوچھتے ہو حال وفا کا شب فراق	١٢

ہمین صورت نہ دکھلائی کبھی بیگانہ وار اتبک	تمہین دل دیکے ہم پچھتا رہے ہین اے نگار اتبک
خزان کا دور ہے شاید نہین آئی بہار اتبک	جگر کو ٹکڑے ٹکڑے کرتی ہے صورت ہزار اتبک
صراحی مین چھپی ہے ساقیا باہر نہین آتی	نہین ہوتی ہے کیون رندون سے دخت رز دوچار اتبک
برنگ ماہی بے آب سب عاشق تڑپتے ہین	نہا دہوکر نہین جو آپ کرتے ہین سنگار اتبک
لگائی قبر پر تاریخ مرنیکی عزیزون نے	کئی من کا مری چھاتی پہ ہے سنگ مزار اتبک
سمجھاؤن ناصحا کسطرح مین اوس بت کی کوچہ مین	دل بے صبر پر میرا نہین ہے اختیار اتبک
شروع شام وصلت سے گلے اونکو لگائی ہین	اوٹھاتے ہین برابر لذت بوس وکنار اتبک
حسین سرمہ سمجھ کر اپنی آنکھین لگائی ہین	مرے پر بھی ہوا کب رائگان میرا غبار اتبک
جسے ہو میکشی منظور آئے موسم گل ہے	یہی ہے محفل ساقی مین ہر جانب پکار اتبک
لحد مین بھی کسی کروٹ نہین آرام آتا ہے	تمہاری دیکھنے کو دل بہت ہے بیقرار اتبک
خزان مین کی ہے توبہ کی بہار آئی تو پی لی	یہی ہے مدتون سے واعظا میرا شعار اتبک

٦٩	وفا پیری مین حسرت اوٹھاتا ہے جوانی کی بغلمین روز رہتا ہے نیا اک گلعذار اتبک	١٥

فصل گل کب کی گئی لیکن ہے سودا آجتک	نکلے چھپتا پھرتا ہون صحرا بصحرا آجتک
زور پہ ہے کسقدر عشق جنون زا آجتک	کم نہین ہوتا کسی صورت سے سودا آجتک
ایک مدت سے کھڑے ہین طور پر موسیٰ صفت	آپکا جلوا کبھی ہمنے نہ دیکھا آجتک
حضرت یوسف نہ بولے دیکھکر صورت تری	ہمنے دنیا مین حسین تجھسا نہ دیکھا آجتک
ہجر کے صدمے اوٹھاتے ہمکو برسون ہوگئے	وصلت جانانکی ہے دلمین تمنا آجتک

کیون نہ تہا تجہسا صناع ازل پہر شیفتہ
کیسے پایا تیری صورت حسن زیبا آجتک

ایک بہی نیکی نہین کی سب کیی اعمال بد
کیا مجہسا مجرم خلق سے آیا نہوگا آجتک

حشر کا دن آگیا رخ سے نہ سرکائی نقاب
طالب دیدار سے ہی آنکہہ پہیرا آجتک

پانوٴ مین مدت سے ہم پہنے ہوئے ہین بیڑیان
سوی صحرا جانے کا پہر ہی ارادا آجتک

وصل اون سے باغ مین ہو اور چلے جام شراب
بر نہ آئی یہ مری دلکی تمنا آجتک

حسرت دیدار مین ہی رنج وغم کا سامنا
کیا کہین دیکہا جدائی مین ہی کیا کیا آجتک

کوچۂ الفت مین بہٹکتے پہرتے ہو مدت ہوئی
ای تقدیر تجسے ہوا کب طے یہ رستا آجتک

اوسکی رحمت پر بہروسا ہی مجہسے مجرم کو رہا
وصال آیا کچہ گرنا ہو نکلا نہ اصلا آجتک

اوسنے پوچہا ہی نہین عاشق لب گور آگئے
منتظر کب سے ہے مریض غم مسیحا آجتک

۷ — خاک مین ہم ملگئے مرکر وفا عرصہ ہوا
وہ ستمگر فاتحہ کو بہی نہ آیا آجتک — ۱۵

مصروف ہین طواف مین میخوار آجکل
کعبہ بنا ہے خانۂ خمار آجکل

کوچہ ہے اونکا مصر کا بازار آجکل
چارونطرف کہڑے ہین خریدار آجکل

چار نظر بہی کہڑے ہو دیکہی اگر کوئی
ایسی اوڑی ہے یار کی تلوار آجکل

جاتی ہی لیسے غیرت یوسف پر اپنی جان
سارا جہان ہی جسکا خریدار آجکل

ہر ہر قدم پہ ہوتے ہین عشاق پایمال
سیکہی ہے تمنے کس سے یہ رفتار آجکل

بجلی بہی گر پڑی تو مین دیکہون جمال یار
اللہ ری یہ حسرت دیدار آجکل

تیری کمر سے دیتے ہین تشبیہ خاص وعام
لاغر ہوا ہے ایسا تن زار آجکل

حداد وحشیونکو ہے سودائے زلف یار
زنجیر وطوق دونو ہین درکار آجکل

صیاد و باغبان ترے دشمن ہین عندلیب
رہنا نہ تو چمن مین خبردار آجکل

ہین منتظر انہونکو نہ بہولونگا آپ کی
موسی صفت ہون طالب دیدار آجکل

دیتے ہین وہ سزا مجھے غیرونکے جرم پر
کوئی نہیں ہے مجھسا گنہگار آجکل

پھر اختلاج قلب ہوا پھر ہوا جنون
پھر ہو گیا ہے عشق کا آزار آجکل

بلبل ہے شاخ گل پہ نہ قمری ہے سرو پہ
برباد سب خزان سے ہی گلزار آجکل

طاؤس و کبک دونون ہین وارفتہ چال پر
چلتا ہے ناز کی جو وہ رفتار آجکل

۱۷	دل کس صنم پہ آیا ہے بتلاؤ تو وفا پُر درد تم جو کہتے ہو اشعار آجکل	۱۶

رو برو آنکھونکے ہی اک ماہ طلعت آجکل
کیون نہو حور جنان سے مجکو نفرت آجکل

ساقی مہوش ہی فصل گل ہی دور جام ہی
مغتنم ہے ہمسے رندونکی بہی صحبت آجکل

جیب زر اگر دن جھکائی دیکھلی تصویر یار
کیا صفائی سے ہوئی ہی دلکی صورت آجکل

شام سے تا صبح چلتا ہی مے گلگونکا جام
سیری ساقی کے ہی مجہپر کیا عنایت آجکل

مجکو یہ ڈر ہی کہ یکتائی کا دعوی ہو نجائے
آئینے مین دیکھتا ہی یار صورت آجکل

چال مستانہ تری طاؤس نے پائی کہان
ہر قدم پہ تیرے برپا ہے قیامت آجکل

شش جہت مین تو ہی تو مجکو نظر آنے لگا
ایسا ساقی نے پلایا جام وحدت آجکل

جنبش ابرو سے قاتل نے کیے عشاق قتل
کسقدر ہی گرم بازار شہادت آجکل

وصل جانانکے مزے ہم لوٹتے ہین رات دن
دیکھیے یاور ہے کبتک اپنی قسمت آجکل

ذرے ذرے مین نمایان جلوۂ دلدار ہی
مجکو آتی ہے نظر کثرت مین وحدت آجکل

چھوٹتی کعبے کی اذان ناقوس پہونکا دیر مین
زاہدا کس بت پہ آئی ہے طبیعت آجکل

سر بکف جاتا ہو نہین کوی بت سفاک مین
دیکھیے ہی کسقدر شوق شہادت آجکل

قد قیامت کا بلا کی زلف چتون قہر کی
دید کے لایق ہے اے بت تیری صورت آجکل

فصل گل مین مجسے چھوٹا میکشی دشوار ہی
ناصحا بیکار ہی تیری نصیحت آجکل

کر عبادت غافل اپنی عمر غفلت مین نکھو
ایکدم کی تجکو فرصت ہی غنیمت آجکل

۱۶	ہر غزل مین عاشقانہ ہوتے ہین مضمون سب اے وفا کیونکر نہو پہر اپنی شہرت آجکل	۶۲

اپنا سر رکہد ینگے جسدم زیر تیغ نازہم — عاشقو ہین آپ کے ہوجاینگے ممتاز ہم

محتسب نے پرسش محشر سے دہکایا ہزار — پر نہ آئے میکدے مین میکشی سے باز ہم

قلقل مینا سے میخانے ہین اے پیر مغان — واعظا بے پیر کے سن لیتے ہین سب راز ہم

اسقدر تڑپے کہ سارے توڑ ڈالے بال و پر — فصل گل مین رکہتے تہے یہ حسرت پرواز ہم

جل بجہے ہم بزم مین اور رات نہ کی مانند شمع — پہر میان عاشقان ہوتے نہ کیون ممتاز ہم

آمد قاتل کا شہرہ قتل گہ مین جب سنا — نذر کو سر لیکے پہونچے ایسے تہے جانباز ہم

کہتا ہے پیر مغان میخانے مین مجہ رند سے — پاتے ہین تجہمین بلا نوشی کے سب انداز ہم

قید سے اوسدم رہا صیاد نے ہمکو کیا — حیف جب رکہتے نہین ہین طاقت پرواز ہم

ہجر بت مین بیزبان کو بہی نہین دم بہر قرار — درد آگین پاتے ہین ناقوس کی آواز ہم

بادہ نوشی کا جوانی مین مزہ ہی اور تہا — کیا بہار گل مین آتے میکشی سے باز ہم

بادہ نوشو مے پیے جاؤ خدا غفار ہے — شیشہ و ساغر سے سنتے ہین یہی آواز ہم

تینکد یکو جانتے ہین مظہر شان خدا — پہر نہ ٹوکے کیون نہ اے زاہد اوٹہائین ناز ہم

امتحان عشاق کا لینے کو جب آیا وہ ترک — سبکے پہلے پہونچے مقتل مین وہ تہی جانباز ہم

عشق حق دلمین چہپایا کی خموشی اختیار — فاش کرتے صورت منصور کیا یہ راز ہم

ہمکو ضبط آہ کا دیوانے پن مین ہی خیال — کیا نکلنے دین بہلا زنجیر سے آواز ہم

۱۳	تب بہی ہاتہ آئے نہ مضمون دہان غنچہ لب اے وفا عنقا صفت بہی گر کرین پرواز ہم	۶۲

صدمہ دور جدائی مین جو مر جائینگے ہم — عاشقو نہین آپکے اک نام کرجائینگے ہم

بادہ کش وہ ہین جو فصل گلمین مرجائینگے ہم — میکدہ ساقی ترا سنسان کرجائینگے ہم

ای مسیحا پاس سے او ٹھکر نجا وقت اخیر
تو سرک جائیگا بالین سے تو مر جائینگے ہم

وہ صدا سنکر گجر کی کہتے ہین وصلت کی شب
اب کسی صورت نہین ٹھہرینگے گھر جائینگے ہم

دیر مین بت پوج لینگے پہلے تشکل برہمن
زاہدا پھر طواف کعبہ کر جائینگے ہم

تیغ خون آشام کھینچے آئیگا جسدم وہ ترک
ایسے عاشق ہین کہ یہ سینہ سپر جائینگے ہم

فاش ہو جائیگا راز عشق کھٹکا ہے یہی
دیکھنے کو اونکے گر شام و سحر جائینگے ہم

واعظا تیری نصیحت سے نچھوڑینگے شراب
میکشی کو میکدہ مین عمر بھر جائینگے ہم

حسرت و اندوہ و غم کے فوج ہوگی ساتھ
حشر کے میدان مین با کر و فر جائینگے ہم

نامہ اعمال دھو جائیگا آب اشک سے
جب خدا کے سامنے با چشم تر جائینگے ہم

صورت موسے تجھے گر دیکھ لینگے طور پر
ایسے بیخود ہونگے ہستی سی گذر جائینگے ہم

عرصہ گاہ حشر بھی تھرائیگا مانند بید
بار عصیان جب لیے بالاے سر جائینگے ہم

۱۱	نعت کے اشعار پڑھتے لب پہ اپنے اے وفا اسطرح پیش شہ جن و بشر جائینگے ہم	۴۷

بہار آئی تو اے [illegible] کہ مین مانند زندان ہون
اسیر رنج و غم ہون مبتلای درد ہجران ہون

خدارا اے صنم اپنی دکھادی چاند سی صورت
لبون پر جان آئی ہی فقط دم بھر کا مہمان ہون

بسر کرنا مسافر کیطرح سے اسمین لازم ہے
یہ دنیا ہی سرا مین ایکدم کا اسمین مہمان ہون

شب فرقت کی صدمے ہای اب جھیلے نہین جاتی
جو موت ایسی مین آجائے تو مین ممنون احسان ہون

مبارک ہو تجھی گلگشت باغ خلد کی زاہد
مجھے کیا کام جنت سی گدای کوی جانان ہون

پس مردن مجھے تو بخشدینا اپنی رحمت سے
مقر اپنے گنہ کا ہون خدایا مین پشیمان ہون

یہی سمجھون کہ باغ خلد پر قبضہ ہوا میرا
جو مین مدفون پس مردن میان کوی جانان ہون

یہی کہتا ہی مانی دیکھکر اوس [illegible] تصویر کو
مین کیا تصویر کھینچون صورت آئینہ حیران ہون

جنون نے فصل گل مین بیڑیان بہاری پہنائی ہین
بھلا مین کسطرح آمادہ سیر بیابان ہون

نہایت تنگ آیا ہون شب ہجر انکی ایذا سے | تری فرقت مین اے بیماری اجل کا کیون خواہان ہون

۷۵ | وفا مین واعظون سے کیون ملون جبکہ زمانے مین
نہ مین دوزخ سے ڈرتا ہون نہ مین جنت کا خواہان ہون | ۱۳

ہجر مین اوس گل کے ایسا زار ہون | چشم عالم مین برنگ خار ہون
اک بت کافر پہ دل شیدا ہوا | اسلیے پہنے ہوے زنار ہون
کیا کرون شمشیر بران دیکہکر | مین قتیل ابروے خمدار ہون
خواب مین آیا ہے میرا ماہرو | مین رہین طالع بیدار ہون
اوٹھ گیا پہلو سے وہ عیسی نفس | زندگی سے اپنی مین بیزار ہون
مجکو بہی جلوہ دکہادے اے صنم | مثل موسے طالب دیدار ہون
وہ مثال برق اگر ہین خندہ زن | رونے مین مین ابر دربار ہون
خم کے خم دم بہر مین پی جاتا ہون مین | ساقیا وہ رند بادہ خوار ہون
عشق حق مین صورت منصور اگر | حق کہون تو مستحق دار ہون
ساقیا آپہونچی ہے فصل بہار | مین قریب خانۂ خمار ہون
وصل جانان کی خبر لا قاصدا | مین تصدق تیرے سو سو بار ہون

۷۶ | حشر مین پاؤنگا جنت اے وفا
مین غلام احمد مختار ہون | ۱۲

فصل گل مین ساقیا ست مئے انگور ہون | روز و شب بہ زیر تاک وہ مخمور ہون
خلد کی خواہش نہ مین شیدائے حور ہون | دل یہ کہتا ہے اوسکے نور سے معمور ہون
مثل موسی اشتیاق جلوۂ دیدار مین | گر زمین پہ ہون کبہی بالای کوہ طور ہون
صورت سیماب اک لمحہ نہین مجکو قرار | تنگ تیری ہاتہ سے مین ایسا مجبور ہون
مرتبہ حاصل ہوا ہے یہ صفائی قلب سے | دیکہتا ہون تیرا جلوہ گو مین تجہسے دور ہون

ترک می نوشی کو تو کہتا ہی مجھ میخوار سے — واعظا تیری نصیحت سی مین کوسون دور ہون
ای مسیحا شربت دیدار ہی میرا علاج — ہین تپ فرقت کی صدمونسے بہت رنجور ہون
ضبط فریاد و فغان فرقت کی شب کیونکر کرون — صورت سیماب دل بیتاب ہی مجبور ہون
کوچہ دلدار ہین کیونکر سمجھاؤن ناصحا — دل نہین قابو مین اپنا کیا کرون مجبور ہون
ایک جلوہ مین پہ دیتا ساری دنیا کا خراج — ساقیا مین رند فصل گل مین بیمقدور ہون
کوی جانا ہین اوڑا کر لیگئی میرا غبار — ای صبا بعد فنا بھی مین ترا مشکور ہون

۷۷

عاشقانہ ہوتا ہی ہر شعر اپنا اے وفا — شاعر رنگین طبیعت کیون نہ پھر مشہور ہون

۱۸

آہ و نالہ مین شب وعدہ بسر کرتے ہین — انتظار آپ کا ہم تا بسحر کرتے ہین
نالہ و آہ و فغان چار پہر کرتے ہین — ہم شب ہجر کو اس طرح سحر کرتے ہین
نالہ و آہ و فغان کچھ جو اثر کرتے ہین — مجھپہ الطاف و کرم کی وہ نظر کرتے ہین
جرم و عصیان مین بشر عمر بسر کرتے ہین — پرسش حشر کا ذرہ نہین ڈر کرتے ہین
خضر کہتے ہین بھٹک جاتے ہین رستہ ہم بھی — کوی الفت مین جو پہلو سے گذر کرتے ہین
تیغ کھینچے ہوے مقتل مین جو آتا ہی وہ ترک — ایسے جانباز ہین ہم سینہ سپر کرتے ہین
وصل کی شب مین سر شام سے چلاتے ہین — کیا ستم مجھپہ یہ مرغان سحر کرتے ہین
جلتے ہین کہ یہ دنیا ہے سراے فانی — ہم مسافر کی طرح اسمین بسر کرتے ہین
اپنے احباب کی محفل بہت یاد آتی ہے — جانب گور غریبان جو گذر کرتے ہین
دل ہے آئینہ صفت خوب ہمارا تنقات [?] — اسمین نظارہ ترا آٹھ پہر کرتے ہین
ابر نیسان سے ترا سامنا ہوگا اکدن — تجکو آگاہ ہم اے دیدۂ تر کرتے ہین
بے خطا دیکھی کس کس کا لہو بہتا ہے — آج تلوار وہ پھر زیب کمر کرتے ہین
نہین کہتے یہ موذن ہین اذان وصل کی شب — ٹکڑے ٹکڑے مرا دل اور جگر کرتے ہین

کہتے ہین بعد فنا ہوگا جہنم مسکن
اپنے اعمال زبون پہ جو نظر کرتے ہین

وعدۂ وصل جو ہوتا ہے کسی عاشق سے
غل سر شام سے مرغان سحر کرتے ہین

سیر دنیا کی مبارک ہو رقیبو تم کو
ہم سوے ملک عدم آج سفر کرتے ہین

سخن چین روتے ہین رہ رہ کو یہی سوچکے ہم
زاد رہ پاس نہین اور سفر کرتے ہین

۷۸

نفس سرکش کو وہ فاقہ سیر کرینگے لڑکر
اوس ستم کو جو خدا چاہے تو سر کرتے ہین

۱۹

تمہاری زلف کا جب ہم خیال کرتے ہین
اسیر دام بلا بال بال کرتے ہین

کسی پہ رحم کہین خوش جمال کرتے ہین
خمیدہ ابروونسے یہ حلال کرتے ہین

دعا خدا سے دم انفعال کرتے ہین
گناہ کرینکا ہم انفعال کرتے ہین

دکھاکے شکل جو محو جمال کرتے ہین
لبسان آئینہ سکتے کا حال کرتے ہین

خجالت آب ندامت مین عرق کرتی ہے
مآل کار کا جب ہم خیال کرتے ہین

مئے طہور یہ پائینگے حشر مین واعظ
جو نوش جام مئے پرتگال کرتے ہین

بجانہ رنگ حنا لاکھ لاکھ شکر خدا
ہمارے خون سے وہ ہاتھ لال کرتے ہین

لحد پر اونکے برستی ہے حشر تک حسرت
تمہارے ہجر مین جو انتقال کرتے ہین

تڑپنا ٹھہرے کہ نا لو پہ دم نکلجاتے
بس ایک آن مین ہم انتقال کرتے ہین

عدم کی راہ نہ دیکھی نہ راہبر ہمراہ
اسیکی فکر دم انتقال کرتے ہین

اٹھا وہ اونکو سرہانے سے ہین ابھی کمسن
وہ ڈر ہی جائینگے ہم انتقال کرتے ہین

وہ پہیر لیتے ہین منہ کو جواب کیا دیتی
تونگر ونسے جو مفلس سوال کرتے ہین

خدا کے بندے ہین امت مین مصطفےٰ کی ہین
فرشتے قبر مین پھر کیون سوال کرتے ہین

لحد مین دیکھا فرشتونکو جب تو ہم مجرم
زبانسے نعرہ یا ذوالجلال کرتے ہین

رہی نہ تربت عاشق کا تا نشان باقی
لحد کی خاک بھی وہ پائمال کرتے ہین

نمود ہو نہ شب ہجر روز محشر تک
دعا خدا سے یہ روز وصال کرتے ہین

وہ ترچھی نظروں سے کرتے ہین لاکھون دل
نئی طرح سے وہ ہمکو حلال کرتے ہین

شراب پی تو گزک بہی ضرور کہا زاہد
ذرا ٹھہر کہ بط بہی حلال کرتے ہین

۷۹

وفا کو دیکھکے مقتل مین بولے وہ ہنسکر
ذرا ٹھہر کہ تجھے بہی حلال کرتے ہین

۲۲

کوی قاتل مین گذر کرتے ہین
پیشکش تیغ کے سر کرتے ہین

کیا غضب ہی بشر کرتے ہین
عمر غفلت مین بسر کرتے ہین

اپنے نالے جب اثر کرتے ہین
دل مین معشوق کے گھر کرتے ہین

تارے گن گن کے بسر کرتے ہین
یون شب ہجر سحر کرتے ہین

میری فریاد وہ سنکر بولے
ایسے نالے بہی اثر کرتے ہین

قاصدا ابتک نہ پھر لیکے جواب
ہم تو دنیا سے سفر کرتے ہین

زاد رہ پاس نہین خالی ہاتھ
دار فانی سے سفر کرتے ہین

ہجر مین اپنے حسینان جہان
دربدر خاک بسر کرتے ہین

تیغ کھینچے جو وہ آتے ہین نظر
سینہ ہم اپنا سپر کرتے ہین

دام مین لاتے ہی صیاد مجھے
قطع بالکل مرے پر کرتے ہین

قیس کہتا ہے وہ استاد آیا
دشت مین ہم جو گذر کرتے ہین

دیکھکر تیر مژہ ہم عاشق
نذر دل اور جگر کرتے ہین

جب بہار آتی ہے گلشن مین تو ہم
غنچہ سان چاک جگر کرتے ہین

آپکے ہجر مین ہمسے عاشق
نوش جان خون جگر کرتے ہین

بے چھری ہوتے ہین عشاق حلال
آپ جب ترچھی نظر کرتے ہین

قتل عام انکو جو منظور ہے آج
تیز وہ تیغ نظر کرتے ہین

ہم تڑپ جاتے ہین وحدت کی شب
شور جب مرغ سحر کرتے ہین

انتظار آپ کا ہم وصل کی شب
شام سے تا بہ سحر کرتے ہین

نور وحدت سے یہ بھر جاتا ہے
دل مین جلوہ وہ اگر کرتے ہین

کیون سخنور نہ معرفت ہون سرے
جوہری قدر گہر کرتے ہین

دیکھین کس روز ہماری نالے
دل جانان مین اثر کرتے ہین

٨٠

روز و شب کسکی محبت مین وفا
گردشین شمس و قمر کرتے ہین

٢٠

پس مردن کسیدن ہم جو اونکو یاد آتے ہین
تو مرقد پہ ہماری آکے وہ آنسو بہاتے ہین

حیات جاودانی کا مزہ دلمین یہ پاتے ہین
خضر بھی سبزۂ خط پر تمہارے زہر کھاتے ہین

مآل کار اپنا سوچتے ہین خوف کھاتے ہین
اسی سے نزع کے عالم مین ہم آنسو بہاتے ہین

خوشی سے ہم کفن مین اپنی پھولے نہین سماتے ہین
لحد پر جب وہ آکر فاتحے کو ہاتھ اوٹھاتے ہین

جلاتے بھی مسیحا تم باذن اللہ سی مردے
وہ ٹھوکر مار کر صد سالہ مردونکو جلاتے ہین

خدا نے ای صنم تجکو وہ صورت نور کی دی ہے
مہ کنعان بھی تجکو دیکھکر شرمائے جاتے ہین

وہ عاشق ہین کڑی جھیلے ہوی ہین ہجر جانان کی
عبث افلاک ایذا دیکے ہمکو آزماتے ہین

نکیرین آکے کیا پوچھین لحد مین فکر ہی اسکی
اسی باعث سے ہم سوی ملک عدم خاموش جاتے ہین

خطونکے پرزے لاکھون ہونگے صد پارہ کبوتر کے
پتہ قاصد یہ تجکو ہی دلبر کا بتاتے ہین

مثال حضرت مجنون ہوے ہین ہم بھی دیوانے
بیابان جنون مین سر پہ اپنے خاک اوڑاتے ہین

ہوا حاصل ہمین کوچے مین الفت کے کمال ایسا
جو آئین خضر تو اونکو بھی ہم رستہ بتاتے ہین

نکیون عشاق جائین سرکے بل شوق شہادت مین
سنا ہی آج وہ خنجر بکف مقتل مین آتے ہین

جگر پہ یا کہ دل پہ آئی ہی یہ سمجھا نت
ہماری آنکھ سے جو اشک بیتابانہ آتے ہین

یہ ساتون آسمان جل بھنکے ہو جاتی ہین خاکستر
غضب غم لب پہ گر ہم نالہ و فریاد لاتے ہین

سمجھتے ہین ادسے ہم رند بڑھکر جام کوثر سے / ترے ہاتھون سے ساقی جب کبھی پیمانہ پاتے ہین

ہمین تو دسہم داغ محبت دل سے حاصل ہے / کہ ویرانی ہی مین اکثر خزانہ لوگ پاتے ہین

ہمارے نامہ بر کو قتل قاتل نے کیا شاید / لسان برق اپنا دل جو ہم بیتاب پاتے ہین

غم پروانۂ جانسوز مین سے صاف ظاہر ہے / سحر تک شمع محفل کو جو ہم روتے ہی پاتے ہین

پھنسا کر حلقہ ہای زلف مین دلکو وہ کہتے ہین / اسی صورت سے ہم عشاق کو قیدی بناتے ہین

٨١	غزل اب دوسری بھی اس زمین مین ای وفا پڑھنا تری شیرین زبانی سے سخنور لطف اوٹھاتے ہین	٢٢

بہار گل کے آنیکی خبر جس وقت پاتے ہین / تو ہم سے رند سرکے بل سوی میخانہ جاتے ہین

کبھی بتخانے سے اوٹھکر جو ہم کعبے کو جاتے ہین / جرس کیطرح پیچھے پیچھے سب بت غل مچاتے ہین

جسے وہ شکل موسے طالب دیدار پاتے ہین / جمال اپنا اوسے دکھلا کے وارفتہ بناتے ہین

ہماری لاش پر احباب ناحق غل مچاتے ہین / کسیکے رونے دھونے سے بھلا ہم پھر کے آتے ہین

موے پر ہم لحد جب تیرہ و تاریک پاتے ہین / تو ساتون آسمان جل جاتے ہین وہ غل مچاتے ہین

تمہاری زلف جب وہ بھی شب وصلت مین پاتے ہین / تو ہم اپنے دل صد چاک کا شانہ بناتے ہین

کسیکو دیکھتے ہین اور نہ شکل اپنی دکھاتے ہین / مثال بوی گل ہم عالم فانی سے جاتے ہین

ذرا اپنی حقیقت منکشف ہو جاتی ہے جنپر / تو مثل نقش پا وہ آپ اپنے کو مٹاتے ہین

پھرے بھٹکے ہوے ہندو مسلمان دیر و کعبہ مین / ہم اپنے دلمین جلوہ اوس بت کا دکھا پاتے ہین

جمال یار جنکو دیکھنا منظور ہوتا ہے / وہ آئینہ صفت شفاف اپنا دل بناتے ہین

تڑپتے ہی گذرتی ہے سحر تک ہجر کی شب مین / طریقہ برق کا اپنے دل مضطر مین پاتے ہین

گرانی سے گناہونکی قدم اونکا نہین اوٹھتا / پس مردن مرا لاشہ اگر احباب اوٹھاتے ہین

کبھی شاید وصال اونکا میسر ہمکو ہو جاے / اسی امید پر ہم صدمۂ فرقت اوٹھاتے ہین

کمر مین لاکھ بل پڑ جاتے ہین ایسے وہ نازک ہین / شب وصل اونکو جب ہم بار پہلو نکی بہلاتے ہین

سمجھ کر حلقہ ہاے کاکل پیچان کا دیوانہ | مجھے حداد ہری بیڑیان لا کر پنہاتے ہین
وہ میکش ہین کہ توبہ توڑ کر فصل بہاری مین | در پیر مغان پر زاہد البستر لگاتے ہین
پشیمانی گنا ہون پر بہت ہی ایسے مجرم ہین | پس مردن اسی سے ہم کفن مین منہ چھپاتے ہین
کنشت و کعبہ و دیر و کلیسا اور مسجد کو | ترے جلوے سے ہم ایکجا جہان معمور پاتے ہین
وہ مجنون تھا کہ مرنے سے قبرستان جنگل ہے | بگولے چار سو دشت جنون مین خاک اوڑاتی ہین
دم آخر جو آنکھین پھرتی ہین تو یہ اشارہ ہے | جہان سے پھر نہ آئین گے وہان ہم آج جاتی ہین
کسیکو زندہ کرتی ہے کسیکی جان لیتی ہے | تری تیغ نگہ مین ہم نئے انداز پاتے ہین

۸۲	وفا گبر و مسلمان کیون پڑہین کلمہ نہ پھر اونکا قدم رکھتے ہین وہ جسجا ملک آنکھین بچھاتی ہین	۱۰

بہت غصہ اونہین آتا ہے بل تیوری مین پڑ جاتا | مقابل دیکھکر آئینے مین کیا کیا بگڑتے ہین
لیکیلے مین سوال بوسہ پر جب وہ بگڑتے ہین | خوشامد کرتے ہین کیا کیا ہم اونکی پانون پڑتے ہین
کبھی وہ بھولکر سجدہ نہین کرتے سوے کعبہ | جبین کو جو بتونکے آستانے پر رگڑتے ہین
نہو گا اوس زمین سے حشر تک کچھ خاک بھی پیدا | جہان پر تیرے عاشق ایڑیان اے بت رگڑتی ہین
بتون مین گر نظر آتا نہین اللہ کا جلوہ | برہمن پاے بت پر پھر جبین کو کیون رگڑتی ہین
طرز سے صفا عاشقانہ ہے کلام اپنا | کسی سے کب برے اشعار کے مضمون لڑتے ہین
جواب خط کے بدلے دیتی ہین وہ گالیان الٹی | پیام وصل سنکر میرے قاصد سے بگڑتے ہین
وہ گھر سے سیر آتا نہین جب موسم گل مین | دل بلبل مین لاے کسطرح سو داغ پڑتی ہین
خیال یار مین مانند قمری دم جو بھرتا ہون | تو گردن مین مری بہار ہی سے بھاری طوق پڑتی ہین

۸۳	وفا دیر و حرم کو جاتے ہین جب اوسیکا گھر تو پھر باہم مسلمان اور ہندو کیون جھگڑتے ہین	۱۳

گردون سے ملک لینے ہلین آگے ہوئے ہین | ہم نزع کے عالم مین ہین گھبرائے ہوے ہین

ایسا تپ فرقت سے مرا حال ردی ہے
ایسے مین جو آجاے تو احسان اجل ہو
وہ حسن دیا ہے تجھے اللہ نے اے بت
دود دل عاشق سے ہین افلاک سیہ رنگ
گلشن مین بہار آئی ہی کس دہوم سی ساقی
منھ دیکھتے ہی آئی نظر دوسری صورت
تا حشر نہو آج سحر اے مرے اللہ
جانبازو چلو ہو جو تمہین شوق شہادت
بوسے کی طلب پر اونہین غصہ نہین آتا
اے قابض ارواح ٹھہر جاؤ ذرا تم
موسے کیطرح ہمکو دکھا اپنی تجلی

عیسے بھی مجھے دیکھکے گھبرائے ہوئے ہین
ہم صدمۂ فرقت سے تبنگ آئے ہوئے ہین
یوسف بھی جسے دیکھکے شرمائے ہوئے ہین
بادل یہ دہوان دہار نہین چھائے ہوئے ہین
مے پینے کو خود باغ مین وہ آئے ہوئے ہین
آئینے کو وہ دیکھکے پچھتائے ہوئے ہین
وہ پہلے پہل گھر مین مرے آئے ہوئے ہین
مقتل مین وہ شمشیر بکف آئے ہوئے ہین
صد شکر کہ اب راہ پہ وہ آئے ہوئے ہین
اک لحظہ اونہین دیکھ لون وہ آئے ہوئے ہین
مشتاق ترے طور پہ ہم آئے ہوئے ہین

٩٣	اک آہ مین کر دینگے وفا خلق کو برباد چھیڑے نہ ہمین کوئی کہ دکھ پائے ہوئے ہین	١٢

بوسہ اون ابرونکا پیار سے ہم لیتے ہین
نہین معلوم کہ ملتی ہی او نہین کیا راحت
کوہ وصحرا کو جو وحشت مین کبھی جاتا ہون
توڑکر پانون گلی مین تری جو بیٹھے ہین
بستر غم پہ تڑپتا ہون برنگ سیماب
صورت قیس پھرا کرتے ہین صحرا صحرا
دیکھیے بہتا ہی کس عاشق مضطر کا لہو
جسکو آئی ہے پسند آپکی کو چیکی فضا

آپ کیون لبلیان سے شمشیر دودم لیتے ہین
پھر کے آتے نہین جو راہ عدم لیتے ہین
قیس و فرہاد مرے بڑہکے قدم لیتے ہین
جن و انسان و ملک اونکے قدم لیتے ہین
ہجر مین جان مری درد و الم لیتے ہین
کوچۂ عشق مین عاشق کہین دم لیتے ہین
آج پھر ہاتھہ مین وہ تیغ دودم لیتے ہین
کب بہلا رہنے کو وہ باغ ارم لیتے ہین

بان بلبل اپنا گرفتار بلا ہوتا ہے — دم ترے کوچہ گیسو میں جو ہم لیتے ہیں
سیکڑوں گالیاں دیتے ہیں بگڑ کر وہ ہمیں — وصل میں بوسہ رخسارہ جو ہم لیتے ہیں
پیش اگر سخت مصیبت ہو وہ ٹل جاتی ہے — دل سے جب نام خدا کا کبھی ہم لیتے ہیں

۸۵ — عشق کرتے ہیں وفا زلف سیہ سے اوس کی
بیٹھے بٹھلائے بلا سر پہ یہ ہم لیتے ہیں — ۱۳

درد کا میرے مداوا وہ کریں یا نکریں — میں ہوں مشکور دم نزع جو پروا نکریں
مے سے لبریز عنایت جو وہ پیمانہ کریں — واعظا نوش اوسے رند کریں یا نکریں
عشق صادق جو ذرا اپنا اثر دکھلا دے — بے حجاب آئینہ نظر وہ کبھی پروا نکریں
فصل گل آئی ہے صیاد اگر گلشن میں — ہم وہ بلبل ہیں رہائی کی تمنا نکریں
تیرے کوچہ میں جو ملجائے جگہ مرقد کی — باغ فردوس کی عشاق تمنا نکریں
جلوہ گر دل میں ہے تو جبکہ کسی صورت وہ — رخ حرم کا نکریں عزم کلیسا نکریں
تیرے کوچہ میں میسر ہے جنہیں لذت طواف — کعبے کی سمت وہ بھولے سے بھی سجدا نکریں
ہو سکا دیدار کسی طرح نہیں ممکن ہے — شکل آئینہ جو ہم دل کو مصفا نکریں
یار بالیں پہ ہے ٹھہریں ملک الموت ذرا — روح کے قبض کا کچھ دیر ارادا نکریں
دم کا مہمان ہوں دم لب پہ ہے ایک دم جو [illegible] — آپ گھر جانیکا اوسوقت ارادا نکریں
مرتے دم نام ترا منھ سے نکلجائے اگر — پھر نکیرین لحد میں کوئی جھگڑا نکریں
دیر و کعبہ تو حقیقت میں اسیکے گھر ہیں — باہمی گبر و مسلمان کوئی جھگڑا نکریں

۸۶ — آہ فرقت میں وفا جو اثر پیدا ہو
پھر کسطرح رقیبونکو وہ دیکھا نکریں — ۱۸

ہجر میں نالہ و فریاد کروں یا نکروں — جان جان شکوہ بیداد کروں یا نکروں
نیم جان پاکے مجھے کہتا ہے قاتل میرا — کشتۂ خنجر بیداد کروں یا نکروں

شیفتۂ زلف کا پاکر مجھے کہتا ہے جنون
ایسے دیوانے کی امداد کرون یا نکرون

ہر حسین آیا نظر حورِ جنان سے بڑھکر
الفتِ عالم ایجاد کرون یا نکرون

موسم گل مین یہ صیاد نے بلبل سے کہا
مین قفس سے تجھے آزاد کرون یا نکرون

رشک لیلے کی محبت نے بنایا مجنون
نجد کا دشت اب آباد کرون یا نکرون

ہاتھ دنیا مین نہ آیا کوئی مضمونِ کمر
اب مین قصدِ عدم آباد کرون یا نکرون

مین ہون وہ رند یہ کہتا ہون بہارِ گل مین
چلکے میخانیکو آباد کرون یا نکرون

آئی شرم اپنے گنا ہون سے نہ کیونکر مجکو
وعدۂ روز ازل یاد کرون یا نکرون

قد خمیدہ ہوا پیری مین کمانکی صورت
مین شباب اپنا بھلا یاد کرون یا نکرون

ہر صنم نے مجھے دنیا مین دیے رنج و محن
اپنے اللہ کو پھر یاد کرون یا نکرون

موسم گل مین نکالا ہے گلستان سے مجھے
ظلم صیاد بھلا یاد کرون یا نکرون

دشتِ غربت مین اکیلا مین پڑا پھرتا ہون
اپنے احباب کو مین یاد کرون یا نکرون

تیغ سے بڑھکے ہی ابرو تو مژہ نشتر سے
عشق ترک ستم ایجاد کرون یا نکرون

سینہ مین دیر سے نکلا تو یہ رو رو کے کہا
شکل ناقوس مین فریاد کرون یا نکرون

چھوڑکر مجکو اکیلا گئے احباب عزیز
قبر تاریک مین فریاد کرون یا نکرون

آب و دانہ مجھے لایا ہے قفس مین صیاد
تو گرفتار ہون فریاد کرون یا نکرون

۸۷	دل تو قابو مین نہین ہجر صنم مین میرا پھر وفا نالہ و فریاد کرون یا نکرون	۱۵

سوتے مین دکھا دو مجھے دیدار کسیدن
تم آؤ مرے خواب مین اے یار کسیدن

عشاق کو دکھلائیے دیدار کسیدن
وعدے کو وفا کیجیے اے یار کسیدن

تو ہی وہ حسین دیکھتی گر تجکو زلیخا
یوسف کی نہ ہوتی وہ خریدار کسیدن

موسٰے کیطرح طور پہ مدت سے کھڑے ہین
جلوہ ہمین دکھلائیے اے یار کسیدن

منصور صفت لب پہ رہا اپنے انا الحق
کھینچے نہ گئے ہم تو بسر دار کشیدن

یوسف بھی زلیخا کیطرح اوسپہ فدا ہو
یار آئے مر اگر سر بازار کشیدن

دکھلا دے مجھے خواب ہی مین یار کا جلوہ
امداد کرا اے طالع بیدار کشیدن

آئینہ سکندر بھی اگر ہاتھ مین لائے
منھ دیکھے نہ وہ آئینہ رخسار کشیدن

کیا کام حرم سے مجھے مین رند ہون زاہد
کرلون گا طواف در خمار کشیدن

میخوارون نے سمجھایا بہت موسم گل مین
زاہد نے نہ کی بیعت خمار کشیدن

پیری ہوئی غفلت مین کٹی عمر دو روزہ
ہم تو نہوے خواب سے بیدار کشیدن

تو لاکھ چھپے پردۂ افلاک مین لیکن
دیکھے گا ترا طالب دیدار کشیدن

سب عمر مری حیف کٹی جرم و خطا مین
عقبےٰ کا خیال آیا نہ زنہار کشیدن

آنکھ اپنی جھپک جاتی ہے بجلی کی چمک سے
پھر اوس سے ہو کیا طالب دیدار کشیدن

۸۸	میکش ہین وفا میکدۂ دہر مین وہ ہم ہمسے نہ چھٹا خانۂ خمار کشیدن	۱۰

اب پاس سے وہ شوخ جو ٹلجائے تو جانین
آغوش تصور سے نکلجائے تو جانین

اے جوش جنون جلتے تو ہین نجد کی جانب
دل قیس کا صحبت مین بہل جائے تو جانین

تڑپا کے مرے دلکو وہ بولے دم رخصت
اسوقت ذرا ہی جو سنبھل جائے تو جانین

دعوے ہی بہت تیزی و سرعت کا صبا کو
اگر تری کوچہ سے نکل جائے تو جانین

شانہ بحث کرتی ہے تو شانے سے سیدھا
بل کاکل پرخم کا نکل جائے تو جانین

واعظ جو پلائے مے گلگون وہ پریرو
پھر تیری طبیعت نہ بدل جائے تو جانین

مفلس کو خدا گر دست جو دنیا مین تونگر
اسوقت طبیعت نہ بدل جائے تو جانین

اے [illegible] دل کھینچے لا اوسکو دم نزع
دیدار کی حسرت ہی نکل جائے تو جانین

[illegible] ہو جو فنا عشق خدا مین
پھر منھ سے انا الحق نہ نکلجائے تو جانین

٨٩

فریاد کرین ہم جو وفا ہجر کی شب مین
قابو سے دل اونکا نہ نکل جائے تو جانین

١١

یا محمد تجھے سب نور خدا کہتے ہین
ہم تو اس سے بھی تری شان سوا کہتے ہین

پانون مین یار کے ہم ملکے حنا کہتے ہین
رنگ یون ہمنے جمایا اسے کیا کہتے ہین

بعد مردن بھی کھلی رہگئین دو نون آنکھین
ہاے اس حسرت دیدار کو کیا کہتے ہین

مرگئے ہم تپ فرقت کے اوٹھا کر صدمے
تم عیادت کو نہ آئے اسے کیا کہتے ہین

کوچہ عشق مین ایسا تجھے حاصل ہی کمال
قیس و فرہاد تجھے راہنما کہتے ہین

کوی الفت مین خضر پھرتے ہین بھٹکے بھٹکے
اونکو کسواسطے سب راہنما کہتے ہین

دل مین ہی یاد بتان اور ہی ظاہر مین نماز
زاہدا دیکھا اسیکو توریا کہتے ہین

دیر و کعبہ مین کیا مینے تجھی کو سجدہ
کیون مجھے کافر و دیندار برا کہتے ہین

ہاتھ سے اپنے جو دے پیر مغان ساغر مل
رندا وسے جام مے ہوش ربا کہتے ہین

بزم مین نعت کے اشعار جو مین پڑھتا ہون
سنکے سب اہل سخن صل علی کہتے ہین

٩٠

عاشقانہ نہو کسطرح بھلا میرا کلام
مین ہون شاگرد صبا مجکو وفا کہتے ہین

٢٠

کسکے سوز الفت مین جگر دل اپنے جلتے ہین
کہ جب مین سانس لیتا ہون تو سو شعلے نکلتے ہین

زبان پر آہ ہی اور دمبدم کروٹ بدلتے ہین
تمام اعضا تمھاری آتش فرقت مین جلتے ہین

ترے دیوانے وحشت مین جو سوے صحرا چلتے ہین
تو کوہ و دشت سی فرہاد اور مجنون نکلتے ہین

شب فرقت مین جب نالے مرے منھ سے نکلتے ہین
زمین کہاتی ہی چکر آسمان ساتون دہلتے ہین

چلے احباب جب ملک عدم کو تو یہ دل بولا
گہڑی دم تم اگر ٹھہرو تو ہم بہی ساتھ چلتے ہین

ہزارون مر رہے جی اوٹھتے ہین زندہ جان دیتے ہین
قیامت ہوتی ہی جب نازکی وہ چال چلتے ہین

بگڑتے ہین زیادہ جب گلہ اونکو لگاتا ہون
دل محزون کے ارمان وصل مین بہی کب نکلتے ہین

عجب کیا گر کرے غنچہ گریبان چاک گلشن مین
دل بلبل سے لیے پر اثر نالے نکلتے ہین

مرے اہل وطن پر کچھ نہ کچھ آفت ضرور آئی
جو بہتا پانی آنسو آج آنکھوں سے نکلتے ہین

کبھی عشق اونکے رخ کا ہے کبھی ہے اونکی آنکھوں کا
تری گردش سوا اے گردون دون ہم کب نکلتے ہین

نہین رہتا ہے دل قابو مین مشکل پر رہتے ہین
کبھی اپنے وطن سے ہم اگر باہر نکلتے ہین

غم پروانہ جانسوز اسکی جان لیتا ہے
سحر تک شمع کی آنکھوں سے جو آنسو نکلتے ہین

بتان دیر غل کرتے ہین مانند جرس کیا کیا
حرم کے قصد مین جب بتکدے سے ہم نکلتے ہین

جھکا دیتا ہے شوق قتل مین سر اپنا ہر عاشق
لیے شمشیر بران آپ جب گھر سے نکلتے ہین

کبھی پھر بھی ہین یہ چلے سے سرے نہین دیتے
لحد مین ہم فرشتون کی انہین [illegible] نہین

اثر ہونے لگا کچھ کچھ تو میرے جذب الفت مین
حنا وہ جانکر میرا لہو ہاتھون مین ملتے ہین

پس مردن اونہین یاد آئی کیا میری وفاداری
کہ مہندی کے بہانہ سے کف افسوس ملتے ہین

کفن مین ہم منائی کی انکی یاد خدا ہم بھی
اسی سے ہم کف افسوس مرتے وقت ملتے ہین

بلائین اونکی لیتا ہون تصدق اونپہ ہوتا ہے
شب وصلت مری جانب جو وہ کروٹ بدلتے ہین

دہل جاتا ہے دل غسل وکفن کا دھیان آتا ہے
نہا دھو کر ترے عشاق جب کپڑے بدلتے ہین

۱۵	یہ متوالا بنایا ہمکو عشق چشم میگون نے سنبھالے لاکھ کوئی پر وفا ہم کب سنبھلتے ہین	۹۱

ابھی خاموش گردونپر چراغ ماہ کامل ہو
جو میری بزم مین رونق فزا وہ شمع محفل ہو

اگر جذب محبت نالۂ مجنون مین پیدا ہو
پیادہ آئے کہ خود لیلے نہ ناقہ ہو نہ محمل ہو

محبت دل سے رکھتا ہے اگر تو ساتھ لیلے کی
بگولے کیطرح قیس حزین ہمراہ محمل ہو

صدا ہر دم یہ آتی ہے لب گور غریبان سے
خدا کی یاد سے انسان دنیا مین نہ غافل ہو

یقین ہے قتل پہ شمشیر پہ کھینچے نہ مقتل مین
ہماری سخت جانی سے اگر آگاہ قاتل ہو

نہین باقی ہماری بال و پر مین طاقت جنبش
اوسے آزاد کر صیاد جو اوڑنے کے قابل ہو

خدا عاشق تمہارا ہی زلیخا اوسی عاشق تھی — تمہارے حسن سے کیا یوسف کنعان مقابل ہو
وہ پھر نور سے بین ہی لیکن ہم اوسکو کسطرح دیکھین — حجاب جسم اپنا درمیان مین جبکہ حائل ہو
تڑپتا ہون بسان مرغ بسمل ہجر کی شب مین — الٰہی موت آجائے تو آسان میری مشکل ہو
کری گر عشقبازی کی مذمت پھر تو مین جانون — کبھی تیغ ابرو سے دل واعظ جو گھائل ہو
جو دیکھی عارض روشن ترا غیرت سے جلجاے — نہان فانوس کے پردے مین بھی گو شمع محفل ہو
غضب کا نور ہی رخ مین تمہارے اور کلف اوسمین — مقابل آپکے رخ کے بھلا کیا ماہ کامل ہو
تری فرقت کی ایذا مین اوٹھا کر دل سے کہتا ہون — اجل ایسے مین آکے تو مری آسان مشکل ہو
وہ نالان ہون بجا فرقت مین اگر ناقوس گونجے — بتو تکو دیر مین رہنا خدا چاہے تو مشکل ہے

۹۲	وفا دلکی صفا سے کیون نہ دیکھین اوسکا جلوہ ہم حجاب چرخ گردون درمیان مین لاکھ حائل ہو	۱۱۳

ترا دیدار ہوتے دم جو اے رشک مسیحا ہو — نہ ہرگز موت کے آنیکا میرے دلکو صدمہ ہو
بتو سے سائل راہ حقیقت ڈھونڈھنا اوسکو — حرم ہو اسمین یا بیت المقدس یا کلیسا ہو
لگا کر دل حسینوں سے پڑے ہین جان کے لالے — شروع عشق ہی انجام اسکا دیکھیے کیا ہو
جو انکی ہو آمد وہ بھی قد سے ابھی کم سن — الٰہی جلد بار آور مرا نخل تمنا ہو
بہار آئی الٰہی جشن جمشیدی ہو رندونکو — چمن ہو ابر ہو ساقی ہو دور جام صہبا ہو
نظر آئے جمال یار تمکو زاہد و بے شک — تمہارا دل جو آئینے کی صورت سے مصفا ہو
فدا عشاق ہون ہر ہر قدم پر جان او دیسے — چلو تم نازکی رفتار تو اک حشر برپا ہو
حسین ایسا بنایا ہے خدا نے اے صنم تجھکو — اگر یوسف بھی تیری شکل دیکھے تجھپہ شیدا ہو
شب فرقت مین آکر رشک مسیحا دم لبون پر ہے — مری بالین پہ جلد آؤ اگر تمکو جلانا ہو
وہ آنکھین سامری دیکھے تو جھٹ سے بنی جادو کو — مقابل چشم جانانکے کہان آہوی صحرا ہو
شب فرقت مین موت آئے کہ وصل اوسکا بہت مشکل ہو — الٰہی وہ ابھی ظاہر ہو جو قسمت مین لکھا ہو

نکرنا نالہ و فریاد اہل ہجر کی شب مین — اگر منظور تجکو راز الفت کا چھپانا ہو
شب وصلت مین اوسے کیون نخ لو ہنیں ای صنم یہم — بھلا صبر اوس سے کیا ہو جو کوئی برسونکا ترسا ہو

۹۳ — بچائے گا خدا نار سقر سے بعد مرنیکے
وفا دل مین تمہارے گر ذرا بھی خوف عقبا ہو — ۱۱

سرزد اگر نہ تجھسے عمل کوئی زشت ہو — مرنیکے بعد پھر ترا مسکن بہشت ہو
لازم ہر ایک جا پہ مجھے ہی تلاش یار — بتخانہ اسمین ہو کہ حرم ہو کنشت ہو
حسن و جمال میری صنم کا جو دیکھ لے — زاہد کبھی نہ عاشق حور بہشت ہو
کوی صنم یہان آجتک اپنا گذر نہین — کب دیکھین اسپے قبضے مین باغ بہشت ہو
واعظ نہ تجھسے چھوٹیگا پینا شراب کا — دوزخ نصیب اسمین ہو یا ہو بہشت ہو
کوی صنم کے وصف سے آگہ ہو رقیب — معلوم دوزخی کو نہ حال بہشت ہو
اوس بت کی دید جبکہ وہان بھی نہو نصیب — دوزخ سے بھی سوا مجھے باغ بہشت ہو
کر و بیان عشق کے دم مین اوڑ لے ہوش — نالان جو ہجر مین یہ دل غم سرشت ہو
جبین جبین سے کچھ نہین کھلتا مین کیا کرون — مفہوم کسطرح سے خط سر نوشت ہو
لیلے کا عشق قسمت مجنون مین تھا رقم — مٹتا نہین مٹائے سے جو سرنوشت ہو

۹۴ — است مین ہون حبیب خدا کی مین اے وفا
کیونکر نہ بعد مرگ مرا گھر بہشت ہو — ۱۷

جدا کیدم جو عارض سے نقاب روی جانان ہو — کوئی بیخود بنے ششدر رہو کوئی حیران ہو
جو محفل مین کبھی رونق فزا وہ شاہ خوبان ہو — تو تجلت سے نہان فانوس مین شمع شبستان ہو
نہایت زور پر دست جنون ہو جوش وحشت مین — نکیونکر پرزے پرزے فصل گل مین اپنا دامان ہو
فدا اوسپر کرون مین جان اپنی مثل پروانہ — مرے گھر میہمان اکشب جو وہ شمع شبستان ہو
درازی سے شب فرقت کی تنگ آکر یہ کہتا ہون — الٰہی چاک اب صبح قیامت کا گریبان ہو

تب فرقت مری ہرگز نجائیگی نجائیگی
معالج چرخ سے آکر اگر عیسی دوران هو

اوٹھانا فاتحہ کو تیری قبر پہ آکر
گذر تیرا جو اے قاتل سوے گور غریبان هو

بہار آئی گھٹا میخانے پر چھائی ہے اے ساقی
تہی ہو رند و مینا می نوشی کا پہر کیونکر نہ سامان هو

اوٹھے اشکون کا وہ طوفان کہ ڈوبی دو جہان هو
اگر فرقت مین آمادہ ہماری چشم گریان هو

نہ ہرگز گھبرانا غافلو تم بحر عالم مین
حباب آسا جہان مین تم تو کوئی دم کی مہمان هو

ہزارون عاشقون کو بیگنہ تو قتل کرتا ہے
گلی مین تیری القاتل نکیون گنج شہیدان هو

غضب ناز و ادا زلفین بلا کی قہر کی چتون
فدا کیونکر نہ اوس کافر پہ اپنا دین و ایمان هو

پٹہ سایہ ہمارا جس جگہ پہ جوش وحشت مین
بگولے کی طرح آباد کوہ و بیابان هو

تجلی طور کی ہووے تمہین اے حضرت موسی
کھلین آنکھین اگر نظارہ رخسار جانان هو

تصور ہو جو صحرا مین مجھے مژگان جانان کا
زیادہ مجکو نشتر سے ہر اک خار مغیلان هو

ہرے کانون تک آئے ہمصفیرون کی صدا ہر دم
قریب بوستان صیاد مجہ بلبل کا زندان هو

۲۰	طرفداری کرے اللہ جب محشر مین قاتل کی ہمارے خون ناحق کا وفا پہر کون پرسان هو	۱۹

کسیدن تو خدایا مجکو یہ سامان میسر ہو
چمن ہو ابر ہو پہلو مین یار حور پیکر هو

ہوا چلتی ہو ٹھنڈی چاندنی شفاف چھٹکی ہو
لب جو بادہ نوشی آج تو اے ماہ انور هو

نہین ملتی کسیکو انتہا اس بحر الفت کی
جو ابھی جان پر کھیلے وہی اسمین شناور هو

ہزارون عاشق اک جنبش مین اوسکی قتل ہوتے ہین
مقابل ابروی سفاک کے کیا خاک خنجر هو

وہ بلبل ہون کہ فصل گلمین گر میرے نغمون کو سنکر
گریبان چاک گلزار جہان مین ہر گل تر هو

اگر سونا بھی چھوتا ہون تو ہو جاتا ہے وہ مٹی
زمانے مین کسیکا بھی نہ میرا سا مقدر هو

سکندر سے جو لائے ہم ابا واہ ری قسمت
خضر برگشتہ بختون کا بھلا کسطرح رہبر هو

خیابان زمین مین سرو اور شمشاد گر جائین
روان سرو چمن کو گر مرا رشک منور هو

شب وصلت مین موت آئی اذانکی سنتی ہی مجکو
پیام مرگ مجکو نعرہ اللہ اکبر ہو

گری غش کہاکے موسی آنکہ تو اپنی نہ جہپکی کی
اگر دیدار تیرا طور پر ہمکو میسر ہو

لگا دے منہ سے مینے شیشونکی خم فصل بہاری ہین
گہٹا گہنگہور آئی ساقیا اب دور ساغر ہو

چمن کی سیر کو وہ میکش خونخوار آتا ہے
لبالب خون بلبل سی عجب کیا گل کا ساغر ہو

لوائے حمد کے سایے مین تو مجکو جگہ دینا
سوا نیزے پہ جسدن ایخدا خورشید محشر ہو

زمین و آسمان بہی غرق ہون آب خجالت مین
اگر رونے پر آمادہ ہمارا دیدۂ تر ہو

در دندان جانانکے تصور مین روتا ہون
نہ کیون ہر دانہ اشک اپنا رشک سلک گوہر ہو

کہین گے ساقی کوثر سے ہم مجرم یہ محشر مین
عنایت آج تو ہم عاصیونکو جام کوثر ہو

بہٹکتے پہرتے ہین ہندو مسلمان دیر و کعبہ مین
خدا جانے ترا دیدار کسکو یا میسر ہو

ترا دیدار مرنے پر نہو گر ای صنم حاصل
جہنم اور جنان نظرونمین اپنی برابر ہو

حسین دیکہین نہ آئینے مین بہولے سی منہہ اپنا
نکیونکر شرمگین صنعت پہ اپنی پہر سکندر ہو

٩٦

جمال دخت رز پر شیفتہ ہے دل سے ای ناصح
وفا سے بادہ نوشی فصل گلمین ترک کیونکر ہو

١٩

بہار آئے کہین نغمہ سنج بلبل ہو
چمن مین تخت عروسی پہ شاہ گل ہو

چمن ہو ابر ہو ساقی وہ غیرت گل ہو
شراب پینے مین اوسوقت کیا تامل ہو

تمہاری زلف کا سودا نہو جو رشک چمن
تو پیچ و تاب مین پہر مبتلائے سنبل ہو

وہ گلبدن پئے گلگشت جب چمن مین جائے
نثار عارض گلگون پر اوسکے بلبل ہو

صبا یہ لائی ہی مژدہ وہ آئی فصل بہار
چمن مین دیدۂ گل تر نصیب بلبل ہو

ترے ستم کی ہی کچہ انتہا بہی ای صیاد
کہ آئے موسم گل اور قفس مین بلبل ہو

جو میکدے مین نہو پاس ساقی گلفام
تو جام زہر شب ہجر ساغر مل ہو

بہار آئی ہی کس روز شور سے ساقی
شراب خوار دنمین اب دور ساغر مل ہو

نہ اپنے کوچے مین گردن ہنوز دی قاتل
شہید ناز کی مٹی خراب بالکل ہو

کھڑے ہین شوق شہادت مین سر جھکا کب سی
ہمارے قتل مین قاتل نہ اب تامل ہو

پس فنا جو ہو منظور سیر جنت کی
نہ اوسکی یاد سے دم بھر تجھے تغافل ہو

ملے گا رزق وہی جو کہ ہے مقدر کا
کہ کسطرح سے مجھے تقدیر پر توکل ہو

لوٹائین مال کو اپنے خدا کی راہ مین وہ
جو منعمونکو ذرا لذت توکل ہو

جو عاشقانہ مضامین ہون غزل مین رقم
تو شعر پڑھتے ہی کیا واہ واہ کا غل ہو

تمہارا عروج پہ میرے کلام کو رکھے
عدو ہزار مرا درپئے تنزل ہو

خزان نہ آئے الٰہی سدا بہار رہے
عروج پر رہے گلشن نہ اب تنزل ہو

لبون پہ دم ہے کرون کسطرح نہ مین نالے
کہانتک اب دل بے صبر سے تحمل ہو

ہی طہور وہ پائیگا روز حشر ضرور
جناب پیر مغان سے جسے توسل ہو

۹۷	ہر ایک شعر تمہارا وفا ہے پہ مضمون مشاعرہ مین نکیون مرحبا کا پھر غل ہو	۱۳

کھٹا ہو باغ ہو پہلو مین اپنی یار جانی ہو
جو یہ سامان میسر ہو تو لطف زندگانی ہو

مزہ کیا خضر کی صورت جو عمر جاودانی ہو
ہم اس جینے سے باز آئے جو تنہا زندگانی ہو

گھٹا ہو ساقیا سامان وصل یار جانی ہو
لبا لب ہر صراحی مین شراب ارغوانی ہو

خزان مین کہتے ہین پیر مغانسی رند مشرب یون
بہار آئی کہین دور شراب ارغوانی ہو

کسی یوسف لقا پہ دل جو آئی عہد پیری مین
نئے سر سے زلیخا کی صفت پھر نوجوانی ہو

مجھے شوق شہادت تشنہ لب لایا ہی مقتل مین
پلا دو آب خنجر پیاس اگر قاتل بجھانی ہو

وہ مجرم ہون کہونگا حشر مین اللہ سی رو کر
جہنم سے مین بچ جاؤن جو تیری مہربانی ہو

محبت ان بتان سنگدل سے دیکھ کر کرنا
شب فرقت کی ایذا اگر تجھے ہے دل اوٹھانی ہو

تری تصویر بیجان کھینچ لے کیا تاب کسکا ہی
نظر بھر کر اگر دیکھے تجھے بیہوش مانی ہو

پیے جاتا ہون خم کے خم وہ میخانے مین میکش ہون — پلائے جا مجھے ساقی جہانتک می پلانی ہو
حباب بحر کیصورت نہین دم بھر ثبات اسکو — مری نظرون مین پھر دنیای دون کیونکر نہ فانی ہو
کھڑا ہون طور پر کب سے مجھے دیدار دکھلاؤ — کلیم اللہ جب آئین تو اونسے لن ترانی ہو

۹۸ — وفا پھر خدا چھوڑو محبت ان حسینون کی
بتونکے ہجر مین ایسا نہو ضایع جوانی ہو — ۱۳

کہتا ہے جہان تمکو کہ تم نور خدا ہو — ڈرتا ہون کہین یہ نہ کہون اس سے سوا ہو
جب زنگ دوئی آئینۂ دل سے جدا ہو — جس سمت نظر جائے وہی جلوہ نما ہو
تو خانۂ دل مین جو مرے جلوہ نما ہو — خورشید قیامت سے سوا اسمین ضیا ہو
اک آہ مین تم دوڑے چلے آئے مرے پاس — فریاد کرون مین جو شب ہجر تو کیا ہو
دوزخ سے بچا لین گے شہنشاہ دوعالم — اندیشۂ فردای قیامت تجھے کیا ہو
ہو گوشہ نشینی مین بھی طے وادی الفت — مانند خضر دل جو مرا راہنما ہو
بہکا کیے تم عشق کے کوچے مین ابھی تک — ای خضر تمہین کون کہے راہنما ہو
اوس شوخ کے ہاتھونکی حنا لیگیا سرخی — بدنام زمانے مین نہ کیون دزد حنا ہو
کیسو کا نکر عشق دلا خوب نہین ہے — ایسا نہو یہ تیرے لیے دام بلا ہو
عالم مین مری سحر بیانی کا ہے شہرہ — پھر مجھسے نہ کیون رونق بزم شعرا ہو
یہ بھی کوئی انصاف ہے انصاف سے دیکھو — ہم تمپہ مرین اور تم اغیار کو چاہو
ساقی ترے میخانے مین ہون رند بلا نوش — وہ جام پلا دے مجھے جو ہوش ربا ہو

۹۹ — سب عمر گناہون مین وفا تو نے گنوا دی
انجام پس مرگ ترا دیکھیے کیا ہو — ۱۴

لگائے مجھپہ صدہا وار قاتل ہو تو ایسا ہو — رہا چپ اف تک نہ کی جو گھائل ہو تو ایسا ہو
جگر کو پکڑے دونو ہاتھون سے وہ خود چلے آئے — کسیکی آہ مین گر جذب کامل ہو تو ایسا ہو

خضر بھٹکے ہین پھرتے وہ بھی مجھسے راہ پوچھین
طریق عشق مین انسان کامل ہو تو ایسا ہو

جمال یار کو مین دیکھتا ہون ذرے ذرے مین
صفا گرد کدورت سے اگر دل ہو تو ایسا ہو

بت کافر ترا شکوہ خدا سے کب کیا مینے
اوٹھالے سب ترے جور و جفا دل ہو تو ایسا ہو

ہوا پیری مین بھی بے چین جب دیکھا حسین کوئی
پری پیکرونکی صورت پر فدا دل ہو تو ایسا ہو

پس مردن وہ آکر خاک اوڑائین مری تربت پہ
اثر سمجھین ذرا اے حسرت دل ہو تو ایسا ہو

جدائی غم مین اوسکے صبح تک آنسو بہائی کی
جو پروانہ فدای شمع محفل ہو تو ایسا ہو

ملائک کی صورت [illegible] اوسکو بتاتے ہین
تمہاری یاد سے دم بھر نہ غافل ہو تو ایسا ہو

بہبو کا رنگ ہو جاے تمہاری دست رنگین کا
حنا مین کچھ لہو میرا جو شامل ہو تو ایسا ہو

مہم سخت بھی اک آن مین آسان ہو جاے
زہی قسمت شہیدونکی جو قاتل ہو تو ایسا ہو

فرشتے عرش سے آکر ترے دونون قدم چومین
مزہ فقر و فنا کا تجکو حاصل ہو تو ایسا ہو

مری صورت چڑھا سے جاے تو بھی خم کی خم [illegible]
مزہ گر میکشی کا تجکو حاصل ہو تو ایسا ہو

١٠٠	زمین سخت کو ہم اے وفا گردون بنائی ہین اگر شعر و سخن مین کوئی کامل ہو تو ایسا ہو	٢٠

فصل گل مین دلکو وحشت کیون نہو
جانے پر صحرا کے رغبت کیون نہو

وادی وحشت کو طے مین نے کیا
اے جنون تیری بدولت کیون نہو

پرسش محشر کا ڈر کچھ بھی نہین
غافلو اسدرجہ غفلت کیون نہو

جب نہو پہلو مین وہ گل پیرہن
میکشی سے دلکو نفرت کیون نہو

سیر کو آیا ہے وہ رشک چمن
بلبلون کو گل سے نفرت کیون نہو

ایک دم بھر بھی نہین اسکو ثبات
پھر مجھے دنیا سے نفرت کیون نہو

ہے لبون پر ہجر کی ایذا سے دم
موت آجاے تو راحت کیون نہو

مرکے دنیا کے بکھیڑون سے چھٹے
منزل اول مین راحت کیون نہو

جب ہو شیدا تجھپہ ذات کبریا ختم تجھپر پھر نبوت کیون نہو
یاد کر کے اپنے اعمال زبون چشم تر ہنگام رحلت کیون نہو
جبکہ ہین مجرم خطا کا ہون مقر مجھپہ نازل اوسکی رحمت کیون نہو
جبکہ ہم توبہ گنا ہون سے کرین موجزن دریاے رحمت کیون نہو
ناز کی رفتار سے جب وہ چلین ہر جگہ برپا قیامت کیون نہو
شان ہے اللہ کی انکا جمال پھر بتون سے دلکو الفت کیون نہو
طور پر موسے نے دیکھا تھا تجھے مجکو پھر تیری زیارت کیون نہو
خاکسار ایسا ہون میرے روبرو تخت شاہی بے حقیقت کیون نہو
لب پہ دم ہے نزع کا ہنگام ہے دیکھنے کی اونکے حسرت کیون نہو
دشت مین تنہا ہی مجھ وحشی کی لاش از دہام یاس و حسرت کیون نہو
شہر خاموشان کی بستی دیکھہ کر آدمی کے دلکو عبرت کیون نہو

۱۰۱ ہے وفا اک شاعر نازک خیال
شش جہت مین اوسکی شہرت کیون نہو ۱۱

یہ اثر رکھتی ہے اونا سجد بسم اللہ دلکے آئینے کو کرتی ہی صفا بسم اللہ
آمد فصل بہاریکا جو عالم دیکھا وجد مین کہتی ہی پھر موج ہوا بسم اللہ
کیا قاتل نے پس قتل جو رنگ کا قصد ہوکے خوش کہنے لگے سب شہدا بسم اللہ
کوئی الفت مین جو بہکا کوئی مانند خضر بنگئی اوسکے لیے راہنما بسم اللہ
وردلب جسکے ہوی اوسکو بنایا کامل ہر بشر کے لیے ہی پیر ہدا بسم اللہ
ہی تری یاد مین دیوانہ ترا زندان مین اوسکی بیڑی سے نکلتی ہے صدا بسم اللہ
مژدہ وصل سے کرتا مجھے خورسند شتاب خط مرا لیکے روانہ ہو صبا بسم اللہ
تو اگر بحر حقیقت مین لگائے غوطہ دیکھکر تجکو کہین شاہ و گدا بسم اللہ

عرش پر جب شب معراج مین پہونچے حضرت
ہر قدم پر چلی آتی تھی صدا بسم اللہ

در جنت پہ مری روح جو پہونچی پس مرگ
کہا رضوان نے کہ فردوس مین جا بسم اللہ

۱۰۲	جب مین جاتا ہون کسی بزم مین تو خوش ہوکر کہتے ہین اہل سخن مجھسے وفا بسم اللہ	۱۶

اونکی طرف جو وصل مین مینے بڑہائے ہاتھ
شرما کے بولے وہ کہ ترا ٹوٹ جائے ہاتھ

وہ بت گلے سے آکے ہمارے لپٹ گیا
ہم کعبے مین دعا کو اوٹھانے نہ پائے ہاتھ

کیون شرم سے نہ پنجۂ مرجان سفید ہو
مہندی سے تمنے سرخ جو اپنے بنائے ہاتھ

کیا زندگی مین فکر کفن کی بھلا کرون
ہیتا پردہ پوشیان پس مردن پڑے ہاتھ

لکھون سوال وصل مین کسطرح نامہ بر
ایسا نہو کہ خط مرا جائے پیا سے ہاتھ

بعد فنا کفن مین نہ پہولے سمائے ہم
اوسنے جو فاتحے کو لحد پر اوٹھائے ہاتھ

حاتم سے بھی جہان مین سوا نام ہو ترا
داد و دہش سے تو جو نہ اپنا اوٹھائے ہاتھ

دیکھے وقار پیر مغان جب بہار مین
بیعت کے واسطے وہین نزاہد بڑہائے ہاتھ

پیر مغان یہ کہتا ہے رندونکے سامنے
پینا ہو جسکو کم وہی پہلے بڑہائے ہاتھ

وہ بت ظہور قدرت پروردگار ہے
کیون پیرہن نہ آنکھون سے اوسکے لگائے ہاتھ

وہ سخت جان تھا مین کہ نکلی نہ مجھسی روح
قاتل نے مجھپہ تیغ کے کیا کیا لگائے ہاتھ

کہتا ہے یار مجھسے شب وصل بار بار
دیکھو ملال ہوگا جو بیجا لگائے ہاتھ

مین ہر دہان زخم سے کہتا تھا مرحبا
تیغ دو دم کے یار نے جسدم لگائے ہاتھ

تاثیر عندلیب کے نالون مین ہو اگر
گلچین بہار گل مین گل کو لگائے ہاتھ

اوٹھا مرا جنازہ کسی سے نہ بعد مرگ
جبتک نہ میری یار نے آکر لگائے ہاتھ

۱۰۳	آتش زبان ہون اور مقلد صبا کا ہون مضمون عاشقانہ وفا کیون نہ آئے ہاتھ	۱۷

حالت جو میں نے خط میں لکھی اضطراب کی
ہر حرف کی کشش تھی روش موج آب کی

قاصد کی دلکو جو لگی ہے شراب کی
اک بات عمر بھر میں یہ کی ہے ثواب کی

غافل پڑی تھی قبر میں اسے منکر و نکیر
تم نے جگا کے نیند ہماری خراب کی

اب ولولوں کے نام سے افسردہ دل ہیں ہم
پیری میں کیا پسند ہوں باتیں شباب کی

زاہد عمامہ فرق مبارک پہ یہ نہیں
رکھی ہے سر پہ آپ کے گٹھری عذاب کی

زلف سیاہ یار کا پھر عشق ہو چلا
کم بختی آگئی دل خانہ خراب کی

دل اوسکا پانے مثل حباب آہ اوٹھ گیا
جیتے ذرا بھی سیر جہان خراب کی

گر ابجد انصیب میں دولت نہ تھی مری
پھر دس میں لاکے کیوں مری مٹی خراب کی

ہنگام نزع دم جو بجا آتی ہے چار سو
الفت یہ روح کو ہے جہان خراب کی

پیری میں ہی یہ سوچ کہ چھٹا نہ خواب سے
غفلت میں ہم نے اپنی جوانی خراب کی

میں تھا وہ بادہ نوش کہ واعظ بہار میں
بوتل دبی رہی ہی بغل میں شراب کی

وہ رند بادہ کش ہوں کہ تربت پہ غیب سے
پھولوں کے بدلے چڑھتی ہی چادر سحاب کی

مجرم وہ ہیں خدا سے کہیں گے یہ روز حشر
کیا ہم گناہگاروں سے حاجت حساب کی

ہی یاد کسکی گرمی رخسار بعد مرگ
پاتا ہوں داغ دلمیں چمک آفتاب کی

دیتا ہے بے ثباتی کوئی دم کا ہی قیام
در پر وہ ہم یہ بات کہی ہے حباب کی

جو پوچھنا ہو پوچھ لو اسے منکر و نکیر
پھر احتیاج ہو نہ سوال و جواب کی

۱۰۴

آنکھوں میں دے جگہ اسے سرمہ صفت وفا
آئے جو ہاتھ خاک در بوتراب کی

۱۵

شب غم گر کوئی نالہ مرے منہ سے نکلتا ہی
زمین کھاتی ہی چکر گنبد گردوں دہلتا ہی

نہ ہوتی ہی جدا گردن نہ میرا دم نکلتا ہے
ارے قاتل ترا خنجر یہ کیوں رک رک کے چلتا ہے

جگر اور دل کسیکی آتش فرقت میں جلتا ہی
یہ باعث ہی دہواں ہر لحظہ جو منہ سے نکلتا ہی

بہار آئی ہے مے نوشو نمین دور جام چلتا ہی
جہان میر کا ثانی نہین ہی بیوفائی مین
وہ تربت پر مری آتے ہین جب لیکر رقیبونکو
کہین وہ بیوفا ملجائیگا تو اوس سے پوچھین گے
کہین ایسا نہو بے چین ہوجائین وہ نازک ہین
خجالت سے اوٹھ کیونکر نہ رنگ پنجہ مرجان
نہایت سوزشون آتش فرقت جگر مین ہے
کبھی کے ہجر مین ہوتا ہی جسم جوش گریہ کا
بڑا کمظرف رہ راست پر آیا ہے مے نوشو
بلائین اسکی لیتا ہون تصدق اوسپہ ہوتا ہون
بنا کر وہ ہمین جو رنگ تقل مین یہ کہتے ہین

حسد سے واعظونکا دل لبسان شمع جلتا ہی
دل ناتوس سے پیہم ہی نالہ نکلتا ہے
تو میری قبر سے بیسا خستہ نالہ نکلتا ہے
ہمارے دلکا ارمان دیکھیے کسدن نکلتا ہی
شب غم اسلیے رک رک کے نالہ نکلتا ہے
سنا ہی اپنے ہاتھ مین حنا وہ شوخ ملتا ہے
کہ ہر ایک استخوان میرا بسان شمع جلتا ہے
ہماری دیدۂ پرنم سے اک دریا ابلتا ہے
عمامہ اپنا واعظ ایک ساغر سے بدلتا ہے
شب وصلت مری جانب جو وہ کروٹ بدلتا ہی
تجھے ہم دیکھتے ہین کسطرح اب تو سنبھلتا ہی

١٠٥	وصال یار کی حسرت رہی فرقت مین موت آئی وفا کی لاش پہ عالم کف افسوس ملتا ہے	١٦

وہ قتل پہ جب باندھکے تیغ دو سر آئے
آئینہ صفت دلمین صفائی اگر آئے
جاتا ہے ادھر جو نہین آتا ہی وہ پھر کر
اوس درکا گدا ہون کہ مری دیکھکے صورت
رقاص وہ تو ہے کہ ترا رقص جو دیکھے
کشتہ ترا زندہ ہو قاتل کسی صورت
برپا ہو تو کیا طوفان بپا بحر جہان مین
بیتاب ہو اگر دیدۂ دل صورت موسے

ہم جان پہ کھیلے ہوے سینہ سپر آئے
پھر صاف مجھے یار کی صورت نظر آئے
کسطرح سے یاران عدم کی خبر آئے
سلطان جہان تخت سے اپنے اوتر آئے
افلاک سے زہرا بھی ہو بیخود اوتر آئے
گر چرخ چہارم سے مسیحا اوتر آئے
روتے ہی جو فرقت مین مری چشم تر آئے
دیدار سر طور تمہارا نظر آئے

اد ٹھ جائے اگر بیچ سے پردہ یہ دوئی کا
جلوہ ترا ہر چیز مین پہر تو نظر آئے

سو سے کیطرح طور پہ ہم جاتے ہین ہر روز
دیدار ترا دیکھیے کسدن نظر آئے

مغرور ہون حسن خدا داد پہ بیہ بت
اپنے مین اگر کیفیت اپنی نظر آئے

حاصل ہو اگر کسب ریاضت سی صفائی
آئینۂ دلمین تری صورت نظر آئے

سجدے کرے زاہد اوسے اللہ سمجھ کر
بتخانے مین گر وہ بت ترسا نظر آئے

یہ زہد نہ تقوی نہ ہے پہر تا اِاے شیخ
بتخانے مین جلوہ جو بتونکا نظر آئے

مرقد مین پس مرگ کوئی ساتھ نہ آیا
تنہا ہمین سب چھوڑ گئے اپنے پرائے

۱۰۶	پہولے نہ سمایا مین وفا اپنے کفن مین وہ پہول چڑہانے جو مری قبر پہ آئے	۱۷

کعبے سے ڈہونڈتے ہوے ہم دیر تک گئے
یان تک پہری تلاش مین تیری کہ تہک گئے

پہلو سے جب وصال کے شب تم سرک گئی
لاکہون طرحکے یار مری دلمین شک گئی

رندونکے گوش زد جو ہوئی آمد بہار
پہولے خوشی سے پیرہن تن مسک گئے

اوٹھانکو یار سے نقش قدم کیطرح
سمجھاکے مجکو حضرت ناصح بہی تہک گئے

کعبے مین پہونچے قصد مگر تبکدیکا تہا
جانا کہان تہا آئے کہان ہم بہک گئے

ایسے ہوا ابتدہی مرے ساقی کی آجکل
واعظ بہی آکے موسم گل مین بہک گئے

ظاہر ہوا یہ بعد فنا جذبہ عشق کا
ہمراہ میری لاش کے وہ دور تک گئے

یارونکا قافلہ جو چلا جانب عدم
نالان جرس کی طرحسے ہم دور تک گئے

ایجان تمام خانۂ دل پہنک کے رہگیا
یہ آتش فراق کے شعلے بہڑک گئے

زندہ نہ پائیگا پہر اسے غیرت مسیح
بالین سے میری آپ جو اسدم سرک گئی

اوس ترک نے دکہائی جو تیغ نگاہ ناز
ہم قتلگہ مین صورت بسمل پہڑک گئی

نفت کی راہ طے نہین ہوتی کسیطرح
اس راہ مین جناب خضر تک بہٹک گئے

شکر صبا سے مژدۂ فصل بہار کو — خندان چمن مین گل ہوی غنچے چٹک گئی
تالے بجے وہ بینے شب ہجر یار مین — اغیار کے بہی سنکے کلیجے دہڑک گئے
ادنیسے ہو سکا جو تپ ہجر کا علاج — بالین سے میری آکے مسیحا سرک گئے
شان خدا ہے ای بت یکتا ترا جمال — یوسف بہی حسن دیکھکے تیرا بہڑک گئی

۱۰۷	رکہتے تہے عاشقانہ طبیعت جو اے وفا میرا کلام سنکے سخنور پہڑک گئے ؛	۱۵

وصل کا دن ہوا فرقت کا محن بہول گئی — درد و اندوہ بہی مشفق من بہول گئے
سنکے احباب کی ایذا ہوی غربت مین مقیم — رنج کیا کیسلیے پہر سوے وطن بہول گئی
فاتحہ پڑہنے نہ آیا سر تربت کوئی — مرتے ہی مجکو تمام اہل وطن بہول گئی
دفن کے بعد کسیکو بہی نہ مین یاد آیا — چار ہی روز مین احباب وطن بہول گئی
کعبہ و دیر مین سجدے سے کیے ہینے تجکو — ہم تجھے کب صنم سیم بدن بہول گئی
نکتہ دانو نہین جو پہونچا مین سر بزم کبھی — سنکے اشعار مرے اپنا سخن بہول گئے
زندہ در گور کیا مرگ عزیزان نے ہمین — یہی باعث ہی جو ہم فکر سخن بہول گئی
ہوش گم کردہ اعزہ تہی مری مرنے سے — کردیا دفن مگر غسل و کفن بہول گئے
گردشین آپ کی آنکھونکی نظر جب آئین — چوکڑی بہرنا بہی صحرا مین ہرن بہول گئے
ہجر کی رات مین جسدم مری فریاد سنی — نغمہ سنجی کو بہی مرغان چمن بہول گئی
وہ سہی قد جو گیا باغ مین بہر گلگشت — سرکشی اپنی سبہی سرو چمن بہول گئی
نالہ و آہ مری سنکے شب فرقت مین — چہچہانا سبہی مرغان چمن بہول گئے
بیخودی چہا گئی اسدرجہ تجھے دیکہتے ہی — بلبلین کہتی ہین ہم راہ چمن بہول گئی
ہم وہ بلبل ہین قفس مین جو زمانہ گذرا — رنگ گل کیسا تہا کیسا تہا چمن بہول گئے

	وہ وفا کو جو بلاتے نہین ہر وقت کی دہر	

۱۰۸	ہے بہت بیجا جو کہوں شاہ زمن بھول گئے	۱۳

جہاں میں شرم سے غافل کوئی بشر بھی ہے
کسیکو پرسش اعمال کا خطر بھی ہے

سفید بال بھی ہیں اور خم کمر بھی ہے
پیام موت کی غافل تجھے خبر بھی ہے

قرار دلکو نہیں مضطرب جگر بھی ہے
کسیکی یاد ادھر بھی ہے اور ادھر بھی ہے

تڑپ رہا ہے جگر اور چشم تر بھی ہے
ہماری حالت دل کی تمہیں خبر بھی ہے

نہ کسطرح سے میں اوس بت پہ ہوں فدا ہے
بلا ہے زلف تو جادو بھری نظر بھی ہے

حرم کو شیخ چلا ہے تو برہمن سوے دیر
تری تلاش سے غافل کوئی بشر بھی ہے

تمہارے ہجر کے صدمے سہے یہ کیا طاقت
بھلا ہمارا سا اغیار کا جگر بھی ہے

جو انکا ظلم ترقی پہ کیوں نہو ہر دم
ہمارے نالہ و فریاد میں اثر بھی ہے

غم فراق بتاں میں جو موت آئی تھی
ہجوم حسرت و حرماں مزار پر بھی ہے

قفس میں چھوڑتا صیاد کسطرح اوسکو
کہ آہ و نالۂ بلبل میں کچھ اثر بھی ہے

ہلاک سے جھٹک ملا کر نہ کر غرور فدا
مآل کار کی منعم تجھے خبر بھی ہے

تڑپ تڑپ کی بسر کی ہے رات فرقت کے
ہماری جان کی کچھ آپکو خبر بھی ہے

۱۰۹	بتان دیر کی الفت نہ بھولکر کرنا کہ جان جانے کا اسمیں وفا خطر بھی ہے	۱۷

شکوۂ جور بتاں لب پہ نہ لائے ہوتے
تازہ انداز وفا تمنے اوٹھائے ہوتے

نالہ و آہ کہیں لب پہ نہ لائے ہوتے
عرش و کرسی و فلک ہمنے ہلائے ہوتے

اشک آنکھوں نے مرے جان نہ بہائے ہوتے
دو قدم لاش کے ہمراہ تو آئے ہوتے

دہات ہو جاتا مرا نامۂ عصیاں سارا
شرم سے نزع میں گر اشک بہائے ہوتے

شیفتہ گل پہ نہوتی کبھی بلبل ہرگز
سیر کو آپ سوی باغ جو آئے ہوتے

غرق دریاے خجالت میں گہر ہو جاتے
تمنے ہنستے میں اگر دانت دکھلائے ہوتے

عاشق چشم کی تربت پہ کبھی تو آکر
پھول نرگس کے مرے جان چڑہائے ہوتے

ہجر ساقی مین جو پیتا نہ تکے جانب جائے
ٹھوکرین مارکے خم ہمنے لنڈہائے ہوتے

آمد فصل جنون سنتے جو ہم دیوانے
طوق و زنجیر کے سو ٹکڑے اوڑائے ہوتے

ایک دو جام مین ساقی مرا کیا ہوتا ہی
خم کے خم تو نے مرے منہ سے لگائے ہوتے

دیر کچھ بھی تجھے آنے مین جو ہوتی سگ یار
استخوان سارے ہمانے مری کہائے ہوتے

کس مصیبت سی مری روح نکلتی تن سے
تم جو بالین پہ دم نزع نہ آئے ہوتے

برہمن دیر مین ملتا جو نہ اوس بت کا
ہم حرم چھوڑکے پھر دیر مین آئے ہوتے

مست کیا قلقل مینا کے صدا ہی ساقی
سنتے زاہد تو ابھی وجد مین آئی ہوتے

کشتہ ناز و ادا اوس سے نہ جیتے ہرگز
آسمان سے جو مسیحا اوتر آئے ہوتے

دیکھتا ہجر کی شب مین جو تڑپنا میرا
اشک آنکھون مین عدو کے بھی بھر آئی ہوتے

۱۱۰
جان دیتے جو وفا عشق مین ہم حورونکے
خلد سے لینے فرشتے ہمین آئے ہوتے
۱۷

زمانے مین جسے اس عشق کا آزار ہوتا ہی
تو اوسکا دم بھر کا جینا پھر اوسی دشوار ہوتا ہی

مؤذن سوتے سوتے جس گھڑی بیدار ہوتا ہی
شب وصلت مین دینے کو اذان تیار ہوتا ہی

نہین آتا نظر وہ ماہ پیکر خواب مین اک شب
ہمارا بخت خفتہ دیکھین کب بیدار ہوتا ہے

مدت سے ساقی کوثر کے ہم جنت کو چلتے ہین
گنہگار ونکا اس صورت سے بیڑا پار ہوتا ہی

فردون سمجھے گدائی کوی جاناکی جو شاہی سی
اوسے ظل ہما بس سایۂ دیوار ہوتا ہے

کہین گل پھولتے ہین اور کہین بلبل چہکتی ہی
بہار آتی ہی جب رونق پہ کیا گلزار ہوتا ہے

تجھے اوٹھنے دون ای پیارے بہلا پہلو سے کیونکر
تری فرقت مین جینا ایکدم دشوار ہوتا ہی

خضر تکو نہین معلوم راہین کوی الفت کی
قدم رکھنا طریق عشق مین دشوار ہوتا ہی

وہ بت ہی جلوہ فرما خانۂ دل مین مرے زاہد
روانہ پھر حرم کے سمت تو بیکار ہوتا ہے

چلے جاتے ہین ہمسے رند شوق بادہ نوشی مین
ہزارون کوس بھی گر خانۂ خمار ہوتا ہے

پیا پے جام مے میخانۂ عالم مین چلتے ہین
بہار آتی ہی جب تو مست ہر میخوار ہوتا ہے

قیامت کرتے ہو تم چال سے مردی جلاتی ہے
بپا اک حشر کا عالم دم رفتار ہوتا ہے

اشارے مین ادا سے قتل عالم کو کیا تو نے
خجل ابرو سے تیرے خنجر خونخوار ہوتا ہے

نکر منعم کیصورت تو محبت زر سے ای غافل
کہ انسان اسکی الفت مین ذلیل و خوار ہوتا ہی

جسے شوق شہادت ہو وہ آئے آج مقتل مین
اشارہ تیغ ابرو کا بھی ہر بار ہوتا ہے

کیا طے منزل ہستی کو اوسنے دو طرار دمین
غضب عمر روان کا تیز رہوار ہوتا ہے

۱۱۱	کھڑے ہین طور پر مشتاق جانان شکل موسی ہم وفا کب دیکھیے اوس شوخ کا دیدار ہوتا ہی	۱۶

جسکے دل مین تری تصویر نہان رہتی ہے
پھر کوئی اور ہوس اوسکو کہان رہتی ہے

مدح احمد مین شب و روز زبان رہتی ہے
مرے پہلو مین وفا حور جنان رہتی ہے

ہجر مین لب پہ مری آہ و فغان رہتی ہی
ضبط کی دلکو کہان تاب و توان رہتی ہے

ذبح کرتا ہے مجھے اسکا تصور سفاک
تیغ ابرو مری گردن پہ روان رہتی ہی

کھل گیا دیکھکے طفلی و شباب و پیری
صورت نفس روان عمر روان رہتی ہی

چاندنی رات ہو اور تو ہو پیلے دو شراب
روز و شب اسکی تمنا مری جان رہتی ہی

اے موذن مجھے جب وصل نصیب ہوتا ہی
شام ہی سے تجھے کیون فکر اذان رہتی ہی

مین وہ میکش ہون کہ جب فصل بہار آتی ہے
خواہش طوف در پیر مغان رہتی ہے

تیرا دیوانہ تری دہت مین جہان بیٹھ گیا
پھر تو اک خلق خدا جمع وہان رہتی ہے

میکشی کرتا ہے میخانے مین جب رند کوئی
فکر عقبے اوسے اوسوقت کہان رہتی ہی

پاکے تنہا او نہین مین اونسے پٹ جاتا ہون
صبر کی تاب مری دلکو کہان رہتی ہے

ہم نگاہین جو میخانے گیا ہین واعظ
نہ پیون مے مجھے تاب کہان رہتی ہی

میں ہوں وہ تو یہ تسکین آتی ہے جب فصل بہار
پھر طبیعت مری قابو میں کہاں رہتی ہے

دیکھکر طور پہ جلوہ ترا موسے کی طرح
ہونہ بیخود یہ بھلا تاب کہاں رہتی ہے

موت آئی جو شب وصل تو پوچھا میں نے
اے اجل تو شب فرقت میں کہاں رہتی تھی

۱۱۲

اپنے اعمال زبوں یاد جو آتے ہیں وفا
ایک ندی مری آنکھوں سے رواں رہتی ہے

۱۱

بلبل کو آرزو ہے گل تر کے دید کی
آہ و فغاں چمن میں جو اوسنے شدید کی

بے غسل و بے کفن اسے سب دفن کرتے ہیں
کیا منزلت ہے یار تمہارے شہید کی

یاس و غم و الم کا رہیگا وہاں ہجوم
جس جا پہ قبر ہوگی تمہارے شہید کی

ساقی بہار میں جو پلاتا تھا مجھکو مے
دل سے صدا بلند تھی ہل من مزید کی

جاتا تھا کوہ طور پہ موسے کسطرح روز
خواہش تھی ایسی دلکو مرے تیری دید کی

آنکھوں سے اپنی اوٹھ گیا جب پردہ دوئی
پھر تو ہر ایک شے میں نظر ہمنے دید کی

آمد جو ہے رند کی میخانے میں سنی
ہر شیشے نے تیز بہت ہی کشید کی

کہدونگا روز حشر شفیع الامم سے میں
فرد عمل سیاہ تھی تمنے سفید کی

میں نے خدا ہی پایا نہ وصل بتاں ہوا
برباد آسمان نے مری ہر امید کی

پھرنے لگا کفن مرے آنکھوں کے سامنے
پوشاک دوستوں نے جو قطع و برید کی

۱۱۳

بھولا خدا کی یاد اطاعت بتوں کی کی
روح وفا مطیع تھی نفس پلید کی

۱۹

کام سے ضبط سے فریاد و فغاں رہنے دے
عشق کی آگ کو سینے میں نہاں رہنے دے

کہہ انا الحق کو نہ منصور زباں سے للہ
راز یہ فاش نکر دل میں نہاں رہنے دے

نوک مژگاں کی خلش کا نہیں شکوہ لازم
دل میں اس پھانس کو تو اپنے نہاں رہنے دے

میں ہوں مجرم نہ بلا حشر کے میداں میں مجھے
پردۂ خاک میں تو مجھکو نہاں رہنے دے

کیون اوڑاتا ہے مری خاک لحد کو ای چرخ
چار دن تو مری تربت کا نشان رہنے دی

ایکدن گائینگے غزل میری حسین خوش ہوکر
کچھ تو دنیا مین مرا نام و نشان رہنے دی

کوئی حسرت نہین نکلی ہے شب وصل مری
اے موذن ابھی خاموش اذان رہنے دی

یا خدا جان مری نکلے ترے نام کے ساتھ
نزع مین اتنی تو قابو مین زبان رہنے دی

مسجد و دیر و حرم مین کہین ملجائیگا وہ
پانون کو اوسکے تجسس مین روان رہنے دی

ہاتھ ابھی روک نہ قاتل کہ ہے شہ رگ باقی
ابھی گردن پہ مری تیغ روان رہنے دی

خم کے خم دم مین چڑھا جاؤن وہ میکش ہون مین
میکدے مین جو مجھے پیر مغان رہنے دی

سیر ہوتے نہین بہت رند ابھی باقی ہین
دور ہ جام ابھی پیر مغان رہنے دے

مرکے اک ہاتھ لگا اور کہ جھگڑا مٹ جائے
نیم بسمل نہ مجھے اے میری جان رہنے دے

بعد مردن ترا دیدار ہو جسجا یارب
حشر تک روح کو میری تو وہان رہنے دی

یا خدا خواہش جنت ہے نہ دوزخ سے گریز
تیری مرضی ہو جہان مجکو وہان رہنے دے

کشش عشق کسی دن تو دکھا دیگی اثر
صبر کر صبر دلا آہ و فغان رہنے دی

جان ہم دیتے ہین فرقت مین تو ہاہ لقا
قیس و لیلے کے فسانیکا بیان رہنے دی

وصل جانان سے شب ماہ ہوئی جیتے ہین
ای فلک چار پہر تو یہ سمان رہنے دی

۱۱۴

زشت اعمال و وفا گو ہین مگر ہے وہ غفور
بعد مردن مجھے دیکھون وہ کہان رہنے دے

۱۱

پھر لیے اوسکے زلف رسا دوش تک گئی
وہ بل اوٹھا کہ جس سے کمر تک لچک گئی

ساغر کیطرح غم سے میرا دل اولٹ گیا
بنت العنب جو پاس سے میرے سرک گئی

اوسنے کیا نقاب سے چہرہ جو اپنا وا
سمجھا مین آسمان پہ بجلی چمک گئی

کھٹکا لگا رہا جو شب وصل ہجر کا
تا صبح اس تعلق سے نہ دلکی دھڑک گئی

سینہ پہ اوسنے پیار سے رکھا جو اپنا ہاتھ
تسکین ہوگئی مری دلکی دھڑک گئی

دام بلا مین پہنس گئے عاشق ہزار ربا — جب اونکے رخ پہ زلف چلیپا لٹک گئی

عاشق کا دل نہو کہین اسمین پہنسا ہوا — جہنکا بدر جو زلف مین کنگہی اٹک گئی

روٹہتے ہین ایسے شعلے کہ پہونکتا ہی قصر تن — کیسی جگر مین آتش فرقت بہڑک گئی

آیا نظر جو حسن خدا داد یار کا — یوسف کی دیکہتے ہی طبیعت پہڑک گئی

لپٹا یا ایسا ہمنے شب وصل مین اونہین — پوشاک گل کی طرح بدن پر مسک گئی

۱۱۵	کیا عاشقانہ تمنے کہی یہہ غزل وفا اہل سخن کی سنکے طبیعت پہڑک گئی	۱۲

پیام وصل سنکر وہ پری غصے مین آتا ہے — ہمارے نامہ بر کو گالیان لاکہون سناتا ہے

جب اوس آئینہ رو کو دہیان آرایش آتا ہے — سکندر خود غلام سے آکے آئینہ دکہاتا ہے

مری میت گلی مین اوسکے جب پہونچی تو کہدینا — جنازہ آپ کے عاشق کا بہر دفن جاتا ہے

گنہ پر منفعل ہو ہوکے روتا ہون نہین راتون کو — مآل کار کا اپنے مجھے جب دہیان آتا ہے

نکلتی ہی برکے بیتوائی روح مرقد سے — ہماری قبر پر جب فاتحے کو یار آتا ہے

گریبان پہاڑکر اپنا کسی صحرا مین جا بیٹہین — جنون کے جوش مین یہ دل لرزہ ہکی آتا ہی

نچوڑونگا مین فصل گلمین جی بہنا وہ یکش ہون — عبث بک بک کے ناصح تو دماغ اپنا پہراتا ہے

قرار آتا ہی دنکو اور نہ شب کو نیند آتی ہے — تمہارے ہجر کا صدمہ ہمارا دل دکہاتا ہی

یہ باعث ہی تری صورت جو ہی پیش نظر میرے — تصور مین ترے یہ دل مزہ وصلت کا پاتا ہی

نجا متقل سے ای قاتل ابہی ڈہونڈہا آمد سے — ستمگر نیم بسمل چہوڑکر کیون مجکو جاتا ہے

رہے آباد میخانہ ترا رندونسے ای ساقی — پئے گلگون بہار گل مین تو مجکو پلاتا ہے

۱۱۶	وفا حاجت ہمین ساقی کی کیا ہی وصلکی شب مین ہم اوسکو مے پلاتے ہین وہ ہمکو مے پلاتا ہے	۱۵

کہین کہلا ہے گلاب اور کہین یہ سوسن ہے — عجب بہار ہی دیکہو چمن یہ جو بن ہے

ہمارا دشمن جانی وہ شوخ پرفن ہے
بچشم غور جو دیکھا تو خضر رہزن ہے

کہان شباب ابھی یار کا لڑکپن ہے
نگاہ قہر کی ہے اور غضب کی چتون ہے

ہر ایک رند کی ہر بار آنکھ پڑتی ہے
بہار گل مین یہ بنت العنب پہ جوبن ہے

جو دیکھ لین گے خضر ہی تو زہر کھا لینگے
نمود خط سے رخ یار پہ وہ جوبن ہے

خیال زلف مین تا صبح دیکھیے کیا ہو
شروع شام سے دلکو ہماری الجھن ہے

نہ باغبان ہے نہ گل ہین نہ بلبل شیدا
خزانکی آتے ہی کیسا اجاڑ گلشن ہے

ہماری قتل سے قاتل کو انفعال ہے یہ
بھرے ہی آنکھ مین آنسو جھکائے گردن ہے

شتاب خنجر ابرو سے قتل کر قاتل
کہ آب تیغ کی مشتاق میری گردن ہے

خدا کرے کہ ہون صیاد و باغبان برباد
یہ شور بلبل شیدا میان گلشن ہے

صدا یہ قبر سے آتی ہے بادشاہون کی
اندھیری قبر کی ہے اور کنج مدفن ہے

نسیم صبح بھی ہمراہ جا نہین سکتی
ہمارے یار کا اسدرجہ تیز توسن ہے

متاع دل مری لوٹی ہے ہجر کی شب مین
تمہاری زلف بھی ای رشک ماہ رہزن ہے

شب وصال مین یہ لوٹتا ہی پچھلے سے
ہماری جان کا مرغ سحر بھی دشمن ہے

۱۱۷

پیین شراب نہ کسطرح اے وفا ہم رند
بغل مین ساقی گلرو ہی صحن گلشن ہے

۷

شدت تنہائے غم کا پھر عذاب آنکو ہے
پھر کسی بت پر دل خانہ خراب آنکو ہے

ساقیا رندونکو وصل دخت رز سے شاد کر
ہی چمک بجلی کی گردون پر سحاب آنکو ہی

ساقیا مے کھینچی جاتی ہے جو بید تند و تیز
میکدہ مین کیا کوئی مست شراب آنکو ہی

تم بتونکی یاد مین اللہ کو بھولے رہے
کچھ خبر ہے غافلو روز حساب آنکو ہی

ہم وہ مجرم ہین کوئی نیکی نہین کی عمر بھر
ہمکو کیا آسے اگر روز حساب آنکو ہی

دل مین احباب واعزہ کے نہین الفت کی بو
پھر جہان مین کوئی وقت انقلاب آنکو ہی

کیون جگایا قبر مین سوتے سے اے منکر نکیر
بد چھوڑ پوچھنا ہو کو خواب آنکھو سے

۱۱۸

وصل کی شب وہ یہ کہتے ہین نہ چھیڑ اے وفا
اب ہمین انگڑائیان آتی ہین خواب آنکھو سے

۱۸

باغ مین جلوہ نما جب تری قامت ہو جای
سرو گلزار مجھے دار کی صورت ہو جاے

ممکن النسا نکو اگر چشم بصیرت ہو جاے
ذرے ذرے مین عیان پہر تری صورت ہو جاے

حور وش یار کے کوچہ مین سکونت ہو جاے
یا الٰہی مرے قبضے مین یہ جنت ہو جاے

دل کا آئینہ جو ہو زنگ دوئی سے شفاف
پہر تو ہر شی سے عیان یار کی صورت ہو جای

میری صورت سے ہو آپ تم اپنے عاشق
دیکہو آئینہ تو پہر اور ہی صورت ہو جای

آدمی خاک کا پیوند بنے جیتے جی
منکشف آپ پہ اگر اپنی حقیقت ہو جای

ہجر مین درد جگر کی ہو نہایت شدت
یا الٰہی کہین صبح شب فرقت ہو جای

وہ قد آکے لپٹ جائے گلے سے میرے
اوج پہ میرا اگر اختر قسمت ہو جاے

میکدے مین جو کہین تلقل مینا پی لے
زاہد اپہر تو تری وجد کی حالت ہو جای

حشر برپا ہوا ابہی چونک اوٹھین سب مردے
ناز کی چال چلو تم تو قیامت ہو جای

پینے پہلے ہی ملے جام و صراحی مجہکو
میرے ساقی اگر مجہپہ عنایت ہو جاے

گر مے صاف نہین ہے تو نہو ای ساقی
درد ہی کا مجہے اک جام عنایت ہو جای

فاتحہ پڑہنے جو آپ آئین لحد پہ میری
قبر مین بعد فنا روح کو راحت ہو جای

وصل تیرا جو حیات ہی نہ مجہے ہو حاصل
بڑہکے دوزخ سے مجہے گلشن جنت ہو جاے

آئینہ وہ رخ شفاف کا گر دکہلا دے
شکل آئینہ سکندر مجہے حیرت ہو جای

چشم جانانکے تصور مین جو صحرا کو چلون
دیکہکر چشم غزالان مجہے وحشت ہو جای

سارے عالم کو ہو یکجان و دو قالب کا گمان
مجہسے اوس بت کو الٰہی یہ محبت ہو جاے

عشق کامل کی دکہا دون جو وفا مین تاثیر

۲۰	یار کو میری طرح مجھسے محبت نہ ہو جائے	۱۱۹

ایسی مری فریاد مین تاثیر خدا دے
جب آہ کرون عرش کی زنجیر ہلا دے

قاتل مین لیے بیٹھا ہون سر ہاتھ پر اپنے
پھر قتل مین کیون ہی مرے تاخیر بتا دے

ہر زلف کے سودے مین مجھے شوق اسیری
حدادسے کہتا ہون کہ زنجیر پہنا دے

بیٹھا ہون سر طور مین مشتاق زیارت
موسے کیطرح تو سے مجھے تنویر دکھا دے

ہین منتظر دید تری گبر و مسلمان
چہرے سے نقاب اے بت بے پیر اوٹھا دی

دم لب پہ ہی دنیا مین ہون مہمان کوئی دم کا
اب شکل مجھے او بت بے پیر دکھا دے

دکھلا دے کسیدن تو مجھے جنبش ابرو
سر تن سے مرا او بت بے پیر اوڑا دے

عاشق ہون ترا مجھسے تو زیبا نہین پردا
للہ نقاب او بت بے پیر اوٹھا دے

بیہوش ہو موسے کیطرح یوسف کنعان
صورت جو کبھی وہ بت بے پیر دکھا دی

سر پہ ہین مرے تیرے قدم قاصد جانان
پھر اور کرون کیا تری توقیر بتا دے

درکار ہو عزت تو سہو اسکا تجھے دہیان
وہ بات نکر جو تری توقیر گھٹا دے

واقف نہین تم نالۂ عاشق کی اثر سے
اک آن مین قصر فلک پیر ہلا دے

حورون مین کہان حسن پریزادونکی صورت
ہیر نانہ جو ہو زاہد بے پیر بتا دے

عشاق گلے کاٹ کے مرجائین ہزارون
سرمے کی جو تو آنکھ مین تحریر دکھا دے

ابرو کے اشارے سے مرے سر کو جدا کر
قاتل مجھے تو جوہر شمشیر دکھا دے

اے شمع مقابل نہو تو شعلہ رخون کے
ایسا نہو سر کو ترے گلگیر اوڑا دے

مانی سے یہ کہیے کہ مرقع مین جہان کے
اوس بت کے مشابہ کوئی تصویر دکھا دے

اختر ہیر ہو دنیا مین قیامت ہو نمودار
تاثیر اگر نالۂ شبگیر دکھا دے

لکھا جو ہی قسمت مین وہ پیش آئیگا بیشک
کسطرح کوئی خط تقدیر مٹا دے

بے اذن وفا ہمنے لیے بوسے پہ بوسے

۱۲۰	اس جرم پہ دیکھین تمہین تعزیرہ وہ کیا دے	۱۵

گلشن بھی ہی شراب بھی اور ابر تر بھی ہے
بے چین رند ہین سبب تجھے ساقی خبر بھی ہی

تن پہ ہاین جھریان بھی خمیدہ کمر بھی ہے
ہر دم ہی موت گھات مین تجکو خبر بھی ہی

ہر اک درد دکھوں نہ پڑے تجکو دیکھ کر
تجسا حسین جہان مین کوئی بشر بھی ہی

زاہد کوئی بنا کوئی برہمن بنا
غافل تری تلاش سے کوئی بشر بھی ہی

پہولونکا ہار پہنا تو جنبش ہوئی محال
تجسا حسینو مین کوئی نازک کمر بھی ہی

صد چاک پیرہن کرے ہر گل بہار مین
اے عندلیب آہ مین تیری اثر بھی ہی

صدمے تمہارے ہجر کے جھیلین نہ اف کرین
اغیار کا ہماری طرح سے جگر بھی ہے

صدمے شب فراق کے کیونکر اوٹھائے جائین
مضطر ہے دل بھی شدت درد جگر بھی ہی

کرتا ہی شور وصل کی شب مین یہ شام سی
دشمن ہماری جان کا مرغ سحر بھی ہے

یا تو نہین کٹ گئی شب وصلت غضب ہوا
وقت اذان ہی نالہ مرغ سحر بھی ہے

ایدل کسی حسین سے الفت نہ کیجیو
یہ عشق وہ ہی جانکا جسمین ضرر بھی ہی

یاران رفتگان کا نشان کسطرح ملے
سب راہ صاف ہی کہین گرد سفر بھی ہی

جھک جا ہر ایک سے تجھے جب دی خدا عروج
سیدھا کسی جگہ شجر بار ور بھی ہے

ایدل تو کوی عشق مین رکھتا تو ہی قدم
انہا بتا دے ساتھ کوئی راہبر بھی ہی

۱۲۱	دیر و حرم مین جسکا تجسس ہی اسے وفا وہ جلوہ گر ہی دلمین تجھے کچھ خبر بھی ہی	۱۲

شہرہ نہ مہر اور تجلی مشتری ہوئی
اوس رشک مہر و مہ سے کسے ہمسری ہوئی

عاشق کا کب ہوا کسی معشوق کو خیال
بلبل عبث ہی شیفتہ گل پہ مری ہوئی

شیدا ہماری یار پہ سارا جہان ہے
یوسف پہ تھی بس ایک زلیخا مری ہوئی

مین چاہتا ہون بعد فنا قبر ہو وہین
دل مین ہی کوے یار کی الفت بھری ہوئی

یوسف کی چاہ چھوڑی زلیخا بھی دیکھ کر ایسے حسین کی دل مین ہی الفت بھری ہوئی
ساقی چمن ہی ابر ہے پہلو مین یار ہے اب جلد لا شراب کی بوتل بھری ہوئی
عشر مین ہوگا پیش خدا تو ذلیل و خوار غافل اگر محبت و نیازری ہوئی
ہوئے سے ہم کرینگے نہ عشق صنم کبھی اک شب فراق مین گر جان بری ہوئی
سرکار سے جنون کی مرے نام و حشیو مجنون کے بعد خدمت جامہ دری ہوئی
کوے صنم کا مجکو بتایا نہ راستہ اے خضر آپ سے نہ مری رہبری ہوئی
کیونکر چھپیگا قتل مرا مجکو خوف ہی ہی آستین یار لہو مین بھری ہوئی

۱۲۲ زنہار انسے دل نہ لگانا تم اے وفا
الفت مین ان بتون کی ہی ذلت دہری ہوئی ۱۵

صحبت مین رہین عدو تمہاری اچھی نہین یار خو تمہاری
وہ سنکے سوال وصل بولے تم اور یہ آرزو تمہاری
لپٹا کے ہمین کہا شب وصل کچھ اور ہے آرزو تمہاری
ہم خاک مین مل گئے ہین مرکر بر آئی اب آرزو تمہاری
رک رک کے گلی پہ چل رہی ہی تلوار مین بھی ہی خو تمہاری
سائل نہو کہہ رہی ہے ہمت گھٹ جائیگی آبرو تمہاری
گردن کا مری لہو بہا کر شمشیر ہے سرخرو تمہاری
کیا اصل ہی نافۂ ختن کے وہ زلف ہی مشکبو تمہاری
ہوتی ہین ترقیان ستم کی کیا طبع ہی کینہ جو تمہاری
بوسے کی طلب پہ گالیان دین کیا خوب ہی گفتگو تمہاری
ہمنے جو چاہا جو تمکو اے جان شہرت ہوئی چار سو تمہاری
دیر و کعبہ مین گبر و ترسا کرتے رہے جستجو تمہاری

آئینہ صفت جو صاف دل ہو مثل نقش قدم مٹے ہم		صورت رہے روبرو تمہاری اللہ ری جستجو تمہاری	
١٢٣	یہ فیض صبا کا اے وفا ہے جو دھوم ہے چار سو تمہاری	١٩	

عیسے بھی آسمان پہ بہت رشک کھائینگے
ٹھوکر لگا کے آپ جو ہمکو جلائین گے

یوسف کو حسن یار اگر ہم دکھائین گے
انصاف وہ کرینگے تو ٹھہرا ہی جائین گے

مر کر کفن مین ہم تو نہ پھولون سمائین گے
مرقد پہ فاتحے کو اگر آپ آئین گے

جور و جفا و ناز و ستم سب اوٹھائین گے
بھولے سے لب پر آپکا شکوا نہ لائین گے

تاثیر جذب عشق جو مر کر دکھائین گے
روتے ہوے وہ لاش کے ہمراہ آئین گے

گذری جو اسکے ہجر سے فصل بہار مین
چادر چڑہانے قبر پہ مجنوں کی جائین گے

دیدونگا اپنی جان یہ دل مین سما گئی
پہلو سے میرے اوٹھکے اگر آپ جائین گے

مرنیکے بعد لاش بھی ہوگی یہین پہ دفن
ہم حشر تک نہ آپ کی کوچے سے جائین گے

بلبل وہ ہین کہ آمد فصل بہار مین
ہم شاخ گل پر اپنا نشیمن بنائین گے

دل مین حباب عشق کا ہوگا اگر گذر
مجنون بنین گے ہم تجھے لیلے بنائین گے

جب تک نہ آکے بیٹھے گا پہلو مین وہ نگار
منھ سے نہ ہم شراب کا ساغر لگائین گے

اک شب فراق مین گر جان بچ گئی
پھر ہم نہ دلکو ماہ وشوں سے لگائین گے

جانیکا نام لو نہ شب وصل مین صنم
ہم کسطرح فراق کے صدمے اوٹھائین گے

پھرتے ہین رو رو کے ہمکو عشق مین
اے خضر آپ کیا مجھے رستہ بتائین گے

جوش جنون جو زور پہ ہوگا بہار مین
دامن کے اور جیب کے پرزے اوڑائین گے

سن پائین گے جو آمد فصل بہار کو
پرزے ہم اپنا جیب و گریبان اوڑائین گے

بیٹھا رہونگا کوچہ مین تا حشر منتظر
مجکو نہ اپنی شکل وہ کب تک دکھائین گے

کہتا ہے بعد مرگ نکیرین کا ہمین ۔۔۔ زیر زمین بھی چین سے سونے نہ پائینگے

١٢٤	مرنیکے بعد شافع روز جزا وفا جسکو عذاب نار سقر سے بچائینگے	١٧

بعد مرنے کے بھی قبر مین راحت کیسی ۔۔۔ یاالٰہی دنیا کے بکھیڑے سے فراغت کیسی

بے بلائے مرے گھر آپ جو لائے تشریف ۔۔۔ آپکی آپ نے بندے پہ عنایت کیسی

ہوگیا وصل کا دن چشم زدہ مین آخر ۔۔۔ ہائے پھر آئی بلا ہی شب فرقت کیسی

سختی جانی سے مری جان نہ نکلی آخر ۔۔۔ تیغ قاتل سے ہوئی مجکو ندامت کیسی

جھومتا چلتا ہون مستانہ قدم پڑتے ہین ۔۔۔ شیشۂ دل مین بھری ہے مئی الفت کیسی

شمع کو صورت پروانہ جلایا شب بھر ۔۔۔ شعلۂ یار نے کی میرے شرارت کیسی

سر دیا عشق مین اور جان بھی کی تم پہ نثار ۔۔۔ اور کرتے ہین مری جان اطاعت کیسی

ماہ کنعان بھی جو دیکھین تو وہ شرمندہ ہون ۔۔۔ یار کے ہاتھ لگی حسن کی دولت کیسی

کسی کافر پہ بھی اللہ نہ ڈالے یہ وقت ۔۔۔ مین نے جھیلی شب فرقت مین مصیبت کیسی

چھوڑ جائینگے پس مرگ عزیز و احباب ۔۔۔ ہائے یاد آئیگی رہ رہکے یہ صحبت کیسی

ناصحا ہم تو نہ مانینگے کبھی تیرا کہا ۔۔۔ جو کہ دیوانہ ہو پھر اسکو نصیحت کیسی

جیب و دامن کا مرے تار بھی باقی نہ رہا ۔۔۔ موسم گل مین جنون کی ہوئی شدت کیسی

ہم فقیرونکو ہے کیا دولت دنیا کی ہوس ۔۔۔ یار کے ناز جو دیتی ہین لذت کیسی

بعد مردن بھی مزا اسکا نہ بھولیگا مجھے ۔۔۔ تیغ کی پھل سے ملی ہے مجھے لذت کیسی

بیڑیان توڑکے زندان سے نکلتا ہون ۔۔۔ عشق کاکل سے ہوئی ہے مجھے وحشت کیسی

١٢٥	عاشقانہ کہین اشعار نہ کسطرح وفا آجکل جوش پہ ہے اپنی طبیعت کیسی	١٦

باعث جو آفرینش لوح و قلم کا ہے ۔۔۔ خورشید چرخ نقش ہے جسکے قدم کا ہے

قائل ہے کوئی دیر کا کوئی حرم کا ہے
کیا جانئیں ہم کہ کونسا گھر اوس صنم کا ہے

دیکھا جسے کنکھیون سے اوسکو کیا دو نیم
عالم نگاہ ناز مین تیغ دو دم کا ہے

عالم کا حال کھل گیا جب سر جھکا لیا
پہلو مین اپنے دل نہین یہ جام جم کا ہی

تنہا اگر جیے بھی تو کیا لطف زندگی
اے خضر طول عمر بھی باعث الم کا ہی

ہرگز کسیطرح سے نہو حشر تک تمام
ایسا طویل قصہ مرے رنج و غم کا ہے

پیر اپنی جب تلین بچے گد تو کہونگا مین
مجرم ہیون آسرا ترے فضل و کرم کا ہی

زاہد غرور کرتا ہے کس زندگی پہ تو
غافل تجھے قیام یہان ایک دم کا ہی

کیونکر لکھون مین حال شب ہجر یار کو
دل چاک چاک کلک مصیبت رقم کا ہی

کرتا ہے طعن کیا مری سودے پہ زاہدا
تجکو خدا کا عشق مجھے اوس صنم کا ہے

درویش کو عطا کیا سلطان کا مرتبہ
اونے سایہ سلوک تمہارے کرم کا ہے

زنجیر و طوق پہنے چلے سوے دشت ہم
سودا یہ کیسے گیسوے پرپیچ و خم کا ہے

نازل ہوئی ہی جب سے بلاے شب فراق
ٹوٹا ہوا پہاڑ مرے دل پہ غم کا ہے

خورشید و ماہ پھرتے ہین پوسیکے واسطے
یہ مرتبہ حضور کے نقش قدم کا ہے

یوسف جو دیکھین تو ہون زلیخا صفت نثار
وہ حسن دلفریب ہمارے صنم کا ہی

۱۲۶	روز جزا کا خوف ہمین کیا ہوا ے وفا دامن ہمارے ہاتھ مین شاہ امم کا ہے	۱۴۱

پہ تو فگن جو اسمین جانانہ ہو رہا ہے
پرنور کیا ہی دل کا کاشانہ ہو رہا ہے

کیا خاتم رسولان معراج پائینگے آج
پہ عرش پہ جشن شاہانہ ہو رہا ہے

لیلے و قیس کی اب سنتا ہی داستان کون
مشہور میرا اونکا افسانہ ہو رہا ہے

پوشیدہ شمع تابان فانوس مین جو دیکھی
بیتاب بہر وصلت پروانہ ہو رہا ہے

ہے انجمن مین لوسے بے پردہ شمع یا رب
پھر پھر کے گرد صدقے پروانہ ہو رہا ہے

فصل بہار آئی آباد میکدہ ہے
رندون مین روز دور پیمانہ ہو رہا ہی

آئی بہار گلشن تیرے کرم سے ساقی
لبریز مے سے میرا پیمانہ ہو رہا ہے

اسنے جو ایک رشک لیلے کا حسن دیکھا
مجنون صفت مرا دل دیوانہ ہو رہا ہی

مجنون کی طرح مجکو لیلے نہین ہے بہاتی
دل میرا اک پری پہ دیوانہ ہو رہا ہی

اندہا ہے دیکھی کیونکر حسن پری رخان کو
حور جنان پہ واعظ دیوانہ ہو رہا ہے

رکہا ہوا جہان پر کل تخت سلطنت تہا
دیکہا تو آج اوسجا ویرانہ ہو رہا ہے

جب تم نظر نہ آئے مجکو چہار جانب
کعبہ مری نظر مین ویرانہ ہو رہا ہے

تو جب سے میرے دل مین پرتو فگن نہین ہے
عالم نگہ مین میری ویرانہ ہو رہا ہے

الفت کی مے بہری تہی پیر مغان نے خم مین
ہر رند جسکو پیکر مستانہ ہو رہا ہے

سجدے چہار جانب مے نوش کر رہے ہین
اب تو حرم سے بڑہکر میخانہ ہو رہا ہے

تا بند شمع پا کر دیتا ہے اپنی جانکو
پروانہ سے بہہ کار مردانہ ہو رہا ہے

اوسکو تری محبت ہرگز نہین ہی مجنون
لیلے پہ پہر عبث تو دیوانہ ہو رہا ہے

مرنیکے وقت بینے لیسین جب سنی ہے
سمجہا کسی حسین کا افسانہ ہو رہا ہے

جب وقت نزع آیا بولی یہ روح میری
اسوقت ہر یگانہ بیگانہ ہو رہا ہے

۱۳	جب مرگیا وفا مین پیر مغان یہ بولا مرنے سے تیرے ویران میخانہ ہو رہا ہی	۱۲۷

ٹہوکر ہماری لاش کو آکر لگائیے
گر ہین مسیح آپ تو ہمکو جلائیے

نام شراب ہجر مین لب پر نہ لائیے
خم ہو کہ جام دونو نکو ٹہوکر لگائیے

مو سے کسطرح ہمکو بھی شیدا بنائیے
رخسے نقاب اوٹہائیے جلوا دکہائیے

کب سے بہٹک رہا ہون مین کوچہ مین عشق کے
اے خضر اب تو آئیے رستہ بتائیے

آئی ہین ہچکیان مجھے عالم ہے نزع کا
اسوقت میرے پاس سے اوٹہکر نجائیے

کیون عشق اونکی زلف پریشانکا کیجیے / کیون اپنے دلکو دام بلا مین پھنسائیے

غنچونکو اپنی خندہ زنی بھول جائیگی / گلشن مین چلکے آپ اگر مسکرائیے

فصل بہار آئی ہی وحشت ہے زور پر / دامن کے اور جیب کے پرزے اوڑائیے

نازک کمر ہے بوجھ سے انکی نہ کہائی بل / زلفونکو اسقدر نہ مری جان بڑہائیے

دم بہر کی دیر شاق ہوا ہے موت جلد آ / کب تک فراق یار کے صدمے اوٹھائیے

کہتا نہین کہ آپ رقیبونکے گہر گئے / میری طرف تو دیکھیے آنکھین ملائیے

ہوجائیگا غرور اوسے اپنے حسن پر / آئینہ اوس صنم کو بھلا کیا دکھائیے

ہم عاشقونسے آپکو زیبا نہین حجاب / یہ آسمانکا بیچ سے پردہ اوٹھائیے

۱۲۸	یہ ہین کہونگا ساقی کوثر سے حشر کو کوثر کا ایک جام وفا کو پلائیے	۱۱

ہم ہل نہین سکتے ہین بہار آئی ہوئی ہے / زنجیر جنون آپ کی پہنائی ہوئی ہی

شام شب وصلت ہین جو تو بول رہا ہی / کیا مرغ سحر تیری قضا آئی ہوئی ہی

ہین پانون دباتا ہون شب وصل جو اونکی / فرماتے ہین کیون تیری قضا آئی ہوئی ہی

بوسہ جو لیا زلف کا جینے تو وہ بولے / کیا سر پہ تیری آج قضا آئی ہوئی ہی

ساقی مجھے للّٰہ شراب اتنی پلا دے / میخانے پہ مستانہ گھٹا چھائی ہوئی ہی

خون شہدا تو نے ملایا ہے حنا مین / سرخی تیرے ہاتھونمین غضب آئی ہوئی ہی

کیون ذکر شراب آج پھر کرتا ہی واعظ / کیا اسکی طبیعت بھی اودھر آئی ہوئی ہی

دل ملتے ہو تلوونسے جو اے یار ہمارا / یہ چال کسی غیر کی سکھلائی ہوئی ہی

اک تار گریبان نہین باقی نہین رکھتا / جب سنتا ہون گلشن مین بہار آئی ہوئی ہی

کچھ حد بھی ہی صیاد تیرے ظلم و ستم کی / بلبل تو قفس مین ہی بہار آئی ہوئی ہی

پر درد بھلا خاک ہون اشعار وفا کے

۱۲۹ | دل پر الم و غم کی گھٹا چھائی ہوئی ہے | ۱۴۲

گھر سے جب کھینچکے وہ خنجر بران نکلے
سر ہتھیلی پہ لیے اوسکے پر ارمان نکلے

شام سے تا بہ سحر کی نہ ادہر کی کروٹ
کب شب وصل مین دلکے مرے ارمان نکلے

موسم گل مین جو ہو دست جنون تیزی پر
پہر تو ثابت نہ کوئی تار گریبان سے نکلے

فصل گل آئی تو جا نکلے ہیں ہم سوی دشت
چاک کرتے ہوئے دامان و گریبان نکلے

موت کو یاد کیا خوب بہائے آنسو
ہم کسیدن جو سوے گور غریبان نکلے

اوٹھکے بتخانے سے کعبے کی طرف جاتے ہین
شکر صد شکر کہ ہم صاحب ایمان نکلے

صدمۂ نزع نہو روح کرون او سپہ نثار
جسم سے زانوی جانان پہ اگر جان نکلے

ناز و انداز نرالے ہین ستمگر تجہ مین
ہر ادا پر تری کیونکر نہ مری جان نکلے

باغبان سایۂ گل مین اوسی کرنا مدفون
بلبل زار کی گلشن مین اگر جان نکلے

ایسے روتے پہ ہنسی اونکو نہ آئے کیونکر
گل کو کیا غم تن بلبل سے اگر جان نکلے

تیری رحمت سے یہ امید ہی مجھ مجرم کو
سادہ محشر مین مرا نامۂ عصیان نکلے

کوئی بتخانے کو جاتا ہے کوئی کعبے کو
ڈھونڈنے کو تجھے سب گبر و مسلمان نکلے

بے نقاب آپ چلے آئین اگر کوٹھی پہ
آسمان پر نہ کبھی پھر مہ تابان نکلے

۱۳۰ | ہاتھ سے اوس بت کافر کے وفا دیر سے آج
برہمن پھینکے ناقوس کو نالان نکلے | ۱۴۳

کوئی جانان سے یہ ارمان جو کبھی ہم نکلے
درد و غم ساتھ ہی کرتے ہوے ماتم نکلے

یہ دعا کرتا ہون اللہ سے اے ختم رسل
دم آخر تری چوکھٹ پہ مرا دم نکلے

آئین تربت مین نکیرین جو کرینکو سوال
تیرا ہی نام زبان سے مرے اسدم نکلے

سوہ و صحرا مین سنا جب مرے مرجانے کو
قیس و فرہاد بھی کرتے مرا ماتم نکلے

الغرض شب تے مرے دکھلا یا اثر
گھر سے نکلے تو رقیبو نسے وہ برہم نکلے

نشۂ مے مین جو تو وعظ کہے منبر پر — پھر تو مے پینے کو واعظ ابھی عالم سے نکلے

زندگی پھر نہ کوئی مانے بڑے کا کہنا — پھر کہتے ہوے فردوس سے آدم نکلے

نالہ و آہ شب غم جو نکرنے پاوٗن — پھر بھلا خاک غبار دل پر غم نکلے

مرگیا ہجر کے صدموں سے عجب کیا اسکا — قبر مین نالے کے آواز جو پیہم سے نکلے

ہمسری آپ سے کیا کرتے یہ تھی اسکی مجال — حسن مین آپ سے یوسف تو کہین کم نکلے

ساتھ آیا نہ کوئی ہاے عزیز اور حبیب — میرے اعمال مرے قبر مین ہمدم نکلے

شام سے تا بسحر کرتے ہین آہ و فریاد — درد و غم رنج و الم ہجر مین ہمدم نکلے

آگئے کہنے مین شیطان لعین کے ہی ہے — بس اسی جرم پہ فردوس سے آدم نکلے

ٹلا روز ازل جب کوئی حامل اسکا — رنج کا بار اوٹھانیکے لیے ہم سے نکلے

ق

نہین اوٹھتا تھا قدم بار جرایم سے مرا — سر پہ پشتارہ گنہ کا جو لیے ہم نکلے

پہونچے نزدیک جو میزان کے گرتے پڑتے — اوسکی رحمت سے کہین اپنے گنہ بڑھ نکلے

جب تجھے دیر و کلیسا مین نہ دیکھا اے بت — کعبے مین ڈھونڈنے واللہ تجھے ہم نکلے

۱۳۱	دل صد چاک کا ہم شانہ بناتے ہین وفا آپ کے گیسوے پر پیچ کا تا خم نکلے	۲۲

خط عیان ہو گیا چہرے پہ نزاکت نہ رہی — دیکھے آئینے مین یار وہ صورت نہ رہی

کسی معشوق پریزاد کی الفت نہ رہی — اے وفا پیر ہوئے اب وہ طبیعت نہ رہی

روبرو آنکھ کے کسوقت وہ صورت نہ رہی — سر پہ نازل مرے کسروز نہ قیامت نہ رہی

غیر سے دلکو لگایا مری الفت نہ رہی — آپ کو مجھسے وہ اگلی سی محبت نہ رہی

آشیانہ ہے نہ بلبل کا نہ گلکا ہے نشان — جب خزان آئی تو گلشن کی وہ صورت نہ رہی

آئینہ سامنے رکھ رکھکے بنائین زلفین — ایکدم وصل کی شب یار کو فرصت نہ رہی

کبھی کعبے مین گئے اور کبھی بتخانے کو — ایکدم ہمکو تری یاد سے غفلت نہ رہی

کوچہ عشق وہ کوچہ ہے کہ اللہ اللہ
خضر کے بھی مجھے اس راہ مین حاجت نہ رہی

فصل گل آئی تو زاہد کی بھی توبہ ٹوٹی
دختِ رز دیکھ کے قابو مین طبیعت نہ رہی

جذب الفت نہ اوسے کھینچ کے لایا کدم
دل مین کچھ عشق مجازی کی حقیقت نہ رہی

میری بالین پہ وہ آئے ہین عیادت کو ہی
سانس لینے کے بھی جسدم مجھی طاقت نہ رہی

نام تیرا جو زبان سے مری نکلا اے دوست
پھر ملائک کو لحد مین کوئی حجت نہ رہی

کیا خزان آئی گئی فصل بہار اے ساقی
بادہ نوشی پہ بھی مجھ رند کو رغبت نہ رہی

یہی لائی رہ ظلمات دکھا کر تجھکو
یاوری پر جو سکندر تری قسمت نہ رہی

[illegible] دیکھا ہی نجاتا کبھی روز فرقت
شکر ہی جان شب غم مین سلامت نہ رہی

قتل ہونے پہ میری لاش بھی تشہیر ہوئی
شکر ہے عشق مین باقی کوئی ذلت نہ رہی

مرگئے ہم تو بلا سے ترا شیوا تو ہوا
غم نہین اسکا اگر جان سلامت نہ رہی

اے مسیحا مری بالین پہ جو تم آ پہونچے
پھر دم نزع مجھے کوئی اذیت نہ رہی

پائی کوچے مین ترے جبکہ جگہ رہنے کو
تیرے مشتاق کو پھر خواہش جنت نہ رہی

سامنا رنج کا ہر روز رہا آٹھ پہر
کبھی دنیا کے بکھیڑے سے فراغت نہ رہی

وہ گلے پھر سے لپٹ کر شب وصلت بولے
ابتو دلمین تری باقی کوئی حسرت نہ رہی

۱۹	صورت یار نظر آنے لگی صاف وفا دیکھ آئینے مین زرا جو کدورت نہ رہی	۳۲

یہ محبت مجھکو تجھسے اسے بت بے پیر تھی
ہر گھڑی دلپر تصور سے تری تصویر تھی

وصل کی شب مختصر کردی شب ہجران دراز
یہ عداوت تجھکو مجھسے آسمان پیر تھی

تنگ پہنتا ہون جو وحشت بھڑکے مجنون صفت
میری قسمت مین مگر دیوانگی تحریر تھی

دفن مجھکو زیر خم پیر مغان نے کردیا
بعد مردن یہ مری میخانے مین توقیر تھی

آپ کے دیوانگان زلف کا زیور یہ تھا
ہتکڑی تھی ہاتھ مین اور پانون مین زنجیر تھی

اضطراب دل سے تم دوڑے چلے آئے جو یار
پھر نہ کہنا یہ کہ تیری آہ بے تاثیر تھی

مرتے دم آئے مری بالین پہ تم دوڑے ہوی
اے مریجان جذبۂ الفت کے یہ تاثیر تھی

موسم گل مین کیا اپنا گریبان گل نے چاک
نالۂ و فریاد بلبل مین غضب تاثیر تھی

پھر گیا دروازے سے آکر مرے وہ مہ لقا
کیا کہون کس درجہ برگشتہ مری تقدیر تھی

میکدے سے مجکو باہر کر دیا ساقی نے ہاے
فصل گل مین ایسی برگشتہ مری تقدیر تھی

میری گردن کٹ گئی مین نیم بسمل رہگیا
انتہا کی کند اے قاتل تری شمشیر تھی

جان دیدی نے تڑپکر ہجر مین فرقت کی شب
اوس صنم کے وصل کی یہ بھی تو اک تدبیر تھی

چشم وحدت بین سے جب دیکھا تو یہ ثابت ہوا
دیر کی ہر ایک بت مین تیری ہی تنویر تھی

طور پر تمنے نہین دیکھا خدا کو اے کلیم
ہان نظر آئی تھی جو کچھ وہ بھی اک تنویر تھی

کعبہ و دیر و کلیسا و کنشت و خانقاہ
ہر جگہ پر مینے دیکھی آپ کی تنویر تھی

بیٹھکر اوٹھنا تھا نقش قدم کیطرح سے
خاک کوئے یار میرے واسطے اکسیر تھی

کہہ رہا ہون تن کی بہت خرابی دیکھکر
منہدم ہونیکو اک مدت سے یہ تعمیر تھی

دلکو اپنے جب کیا زنگ دوئی سے مینے صاف
سامنے آنکھونکے پھر ہر دم تری تصویر تھی

۲۱	ہر سخنور داد دیتا تھا مرے اشعار کی اے وفا بزم سخن مین یہ مری توقیر تھی	۱۳۳

ذکر رقیب یار ترے انجمن مین ہے
ہان آگ سی لگی ہوئی سب تن بدن مین ہے

شکر نکیر کچھ بھی نہ پوچھین گے قبر مین
ایسا جواب نامہ ہمارے کفن مین ہے

احباب نے لگا دیا مٹے کا عطر کیا
خوشبو جو بھینی بھینی سی اپنے کفن مین ہے

اے عندلیب رہیو بہت ہوشیار تو
صیاد اپنا دام بچھائے چمن مین ہے

فصل بہار آتی ہے بلبل نکر فغان
مہمان چار روز خزان اس چمن مین ہے

برگ خزان رسیدہ کے لب پر ہے شور غل
مغموم باغبان نہایت چمن مین ہے

شکر خدا کہ آگیا پھر موسم بہار
بلبل ترانہ سنج جو ہر اک چمن مین ہے

تاراج کیا خزان نے زر گل کو کردیا
برپا جو ہر روش پہ قیامت چمن مین ہے

آکر خزان نے گل کا نہ رکھا کہین نشان
فریاد عندلیب کے لب پہ چمن مین ہے

خوشبو سے جسکی میرا معطر دماغ ہے
اے باغبان بتا دے وہ گل کس چمن مین ہے

دیر و حرم کنشت مین ملتا نہین پتا
رونق فزا صنم مرا کس انجمن مین ہے

دیکھے جو کوئی چشم حقیقت کو کھول کر
جلوہ مرے صنم کا ہر اک انجمن مین ہے

کعبہ کنشت و دیر و کلیسا و خانقاہ
مجکو تری تلاش ہر اک انجمن مین ہے

دیتا ہے اپنی جان جو شیرین کے عشق مین
کیا جانئین کیا سمائی دل کوہکن مین ہے

پیش نظر ہین غمزہ و ناز پریرخان
غربت مین ہم ہین روح ہماری وطن مین ہے

سجدے بتونکو کرتا ہے اسد حیا نکر
دیکھو یہ کیا سمائی دل برہمن مین ہے

اتنی سی زندگی پہ تکبر نہ چاہیے
مہمان چار دنکے لیے روح تن مین ہے

ہمسون رہا جو قالب خاکی سے اتحاد
مضطر کمال روح دم نزع تن مین ہے

پہنا جو ہار پھولونکا دوہری ہوئی کمر
اسدرجہ نازکی مری گل پیرہن مین ہے

کیونکر بیان حالت دل یار سے کرون
کچھ بس نہین کہ قفل خموشی دہن مین ہے

۱۲۴

اہل سخن یہ کہتے ہین سنکر مرا کلام
بالکل صبا کا رنگ وفا کے سخن مین ہے

۱۲۳

ان حسینون پہ جو تو جان فدا کرتا ہے
اے وفا ہوش مین آ دیکھ یہ کیا کرتا ہے

جو کوئی آئینۂ دل کو صفا کرتا ہے
تجکو ہر چیز مین وہ دیکھ لیا کرتا ہے

چھوڑ کر مجکو سسکتا ہوا قتل سے نجا
دیکھ سفاک ستمگار یہ کیا کرتا ہے

یاد حق کر لے کہ دو دن ہی ترا عہد شباب
عمر کو کھوتا ہے غفلت مین یہ کیا کرتا ہے

کعبہ و دیر کلیسا و کنشت و مسجد
ہر جگہ پر ترا دیدار ہوا کرتا ہے

مین تھا وہ رند بلا نوش کہ بعد مردن
گانٹھ مے پہ مرا رند ہوا کرتا ہے

اک پری زاد کی الفت مین ہمارا دل زار
رات دن نالہ و فریاد کیا کرتا ہے

طور پر دیکھتا ہے جو کوئی تیرا جلوہ
غش کل ہو سے وہی بیہوش رہا کرتا ہے

فصل گل آئی تو بلبل نے کہا رو رو کر
دیکھیے کب ہمین صیاد رہا کرتا ہے

جب بہار آتی ہے عالم مین تو اے پیر مغان
جام کر رند دین ہر وقت چلا کرتا ہے

تیغ ابرو کی ہوی جب سے محبت دل کو
روز خنجر مری گردن پہ چلا کرتا ہے

فصل گل آتی ہر تو پیر مغان رند دنین
دور جام مے گلرنگ چلا کرتا ہے

۱۳۵

تو گنا ہون مین جو کھوتا ہے شباب اپنا وفا
دیکھ پچھتائے گا ناداں یہ کیا کرتا ہے

۱۴

عشق مین برباد میری نوجوانی ہو گئی
سرخ رنگت وہی دنین زعفرانی ہو گئی

جب سے فرقت آپکی اے یار جانی ہو گئی
ایکدم دشوار ہمکو زندگانی ہو گئی

تم جدا ہوئے دور میری ناتوانی ہو گئی
رک گئی تھین دو نون نبضین پھر روانی ہو گئی

زردی رخ نے دکھایا بعد مردن یہ اثر
قبر مین رنگت کفن کی زعفرانی ہو گئی

پھر نہ اوٹھنے پایا مین جب کوئی جانا مین گرا
ہجر مین اسدرجہ مجھکو ناتوانی ہو گئی

دیکھنے آئے جو وہ مجھکو تو یہ دل نے کہا
آپ کے آنے سے میری زندگانی ہو گئی

آپ کی فرقت کے صدمے جھیلکر شام و سحر
ختم دو دن مین ہماری زندگانی ہو گئی

جھریان رخپر نظر آئین تو مین نے یہ کہا
موت کی ہر آمد آمد زندگانی ہو گئی

یہ نہین ممکن کہ ہو غیرونکے سایے کا گذر
تیرے کوچے مین جو میری پاسبانی ہو گئی

بات بھی تمنے نہ کی پہونچے جو کوہ طور پر
حضرت موسیٰ سے ہی تک کیا لنترانی ہو گئی

مر گیا جو وقت مین پھر اوسنے کس سے بات کی
میرے دم تک اوس صنم کی لنترانی ہو گئی

بچ گئے دوزخ سے جنت پائی رہنی کر یہ
بعد مرنیکے جو تیری مہربانی ہو گئی

بادہ نوشی سے کرو توبہ کہ پیری ہے نمود | باز آؤ اب گناہوں سے جوانی ہوگئی

۱۳۶	دل حسینوں سے لگانا اے وفا اچھا نہیں آگئی پیری سنبھالے تو جوانی ہو گئی	۱۳

مرتے ہی خاک بھی مری برباد ہوگئی | کیسی طبیعت آپ کی اب شاد ہوگئی
تیری نگاہ لطف جو صیاد ہو گئی | بلبل اسیر دام تھی آزاد ہو گئی
ٹکڑے اوڑا یا اپنا گریبان بہار میں | جسدم کہ اے جنون تری امداد ہوگئی
آیا نہ وہ صنم کبھی دم بھر کیواسطے | کیا مفت رائیگان مری فریاد ہوگئی
کہتے ہیں دوست آئی سے انکار ہی نہیں | کسدرجہ بے اثر مری فریاد ہوگئی
بلبل نے داستان جو سنائی فراق کی | کسدرجہ خوش طبیعت صیاد ہوگئی
بلبل چمن سے ہو کے پریشان نکل گئی | گلزار میں جو آمد صیاد ہوگئی
وہ دوڑے آئے فاتحہ پڑھنے مزار پر | تاثیر آہ کشتہ بیداد ہوگئی
ملک عدم کو قافلہ یاران کا جب گیا | بستی عدم کی اوجڑی تھی آباد ہوگئی
دونوں جہان کو تو نے بنایا اک آن میں | کن کہنے سے جہان کی بنیاد ہوگئی
ہنگام نزع تن سے نکلتی نہیں ہے روح | کسدرجہ محو عالم ایجاد ہوگئی
یوسف درود پڑھنے لگے دیکھکر تجھے | اونکو بھی قدر حسن خداداد ہوگئی

۱۳۷	فصل بہار آئی تو رندوں سے اے وفا دکان میفروش پھر آباد ہو گئی	۱۱

جب صفائی دل میں پیدا ہوگئی | آپ کے عشاق میں جا ہو گئی
تجھپہ ذات حق جو شیدا ہوگئی | تیری صورت اور زیبا ہو گئی
عہد پیری دیکھکر دل نے کہا | اے جوانی ہاے تو کیا ہو گئی
دیکھکر اوجڑا چمن دل نے کہا | اے ہواے باغ تو کیا ہو گئی

رو کے بلبل نے خزان مین یہ کہا　باغ کے نشو و نما کیا ہو گئی
آپ کے فرقت کے صدمے جھیل کر　غیر حالت میری کیا کیا ہو گئی
مجھ سا مجنون جب ہوا اوسمین مقیم　زینت میدان و صحرا ہو گئی
قید محبس مین کیا یوسف کو جب　خوب ہی رسوا زلیخا ہو گئی
میرا مرنا سنکے عالم نے کہا　لو قیامت آج برپا ہو گئی
جب تجلی تیری دل مین دیکھہ لی　بیخودی مانند موسی ہو گئی

۱۳۸

کسکی فرقت نے کیا زار و نحیف
اے وفا حالت تری کیا ہو گئی

زنگ سے آئینۂ دل جو صفا ہو جاے　پھر تو ہر شے مین عیان یار کا جلوا ہو جاے
جب ترے حسن کا کونین مین شہرا ہو جاے　پھر خدا تجھپہ نہ کسطرح سے شیدا ہو جاے
اے صنم تجھسے وہی دلکو لگا سکتا ہے　سخت پتھر سا جسکا کلیجا ہو جاے
تیر اسدرجہ مین ظالم ترے تیر مژگان　دیکھ لے جو کوئی غربال کلیجا ہو جاے
یار خود آئے جگر تھامے ہوے ہاتھون سے　میرے نالونمین اثر کچھ بھی جو پیدا ہو جاے
میرے لاشے پہ جو وہ آئے تو مین جی اوٹھا　کیون نہ مشہور لقب اوسکا مسیحا ہو جاے
ساتھ میت کے جو آئے تو کہان جاتے ہو　اتنا ٹھہرو کہ ذرا دفن تو لاشا ہو جاے
دیکھہ پائے جو ترے حسن کو بہزاد کبھی　شکل آئینۂ فولاد اوسے سکتا ہو جاے
ترے بیمار مرا بالین پہ جو آجاؤ تم　پھر تو جینے کا کوئی دم کے سہارا ہو جاے
روبرو آئینے کو رکھکے کرے تو جو سنگار　پھر تو اے یار ترا اور ہی نقشا ہو جاے
دشت وحشت کے اوڑاؤنمین برابر پھرے　موسم گل مین ترقی پہ جو سودا ہو جاے
دوست جس جسکو سمجھتے تھے بنے وہ دشمن　ہاے ایسا بھی مخالف نہ زمانا ہو جاے
طور پر کب سے ہین مشتاق تری دید کے ہم　ہمکو دیدار کبھی صورت موسی ہو جاے

تو وہ بت ہے جو برہمن تجھے دیکھے بخدا — نعرہ زن صورت ناقوس کلیسا ہو جاے

اسلیے حشر مین سخن نہ کیا کچھ دعوے — کہین ایسا نہو قاتل مرا رسوا ہو جاے

یار پہلو مین ہو گلشن ہو گھٹا چھائی ہو — ایسا سامان بہی کسیدن تو خدا پیدا ہو جاے

جو امیدین ہون تری سب وہ بر آئین ہمدم — دل مین گر ترک تمنا کی تمنا ہو جاے

دیکھ پائے جو ترے عارض روشن کی ضیا — ایسی حیرت ہو کہ خود آئینہ اندہا ہو جاے

تجکو اسنے وہ حسن دیا ہے ایجان — ماہ کنعان بہی فدا شکل زلیخا ہو جاے

تم چلو ناز کی رفتار سے دو گام اگر — عرصۂ حشر مری جان وہین برپا ہو جاے

١٣٩	ہجر کی شب جو ہو نالان دل غمگین وفا ایک ہی آہ مین عالم تہ و بالا ہو جاے	١١

نہ گہر سے جائینگا لو نام اے صنم ہم سے — بہلا فراق کا اوٹھے گا رنج و غم ہم سے

دہرا ہے دوش پہ بار گناہ کا دفتر — چلا نجائیگا محشر مین دو قدم ہم سے

طریق عشق مین ای خضر ہم تو ہین استاد — تم آگے جا نہین سکتے ہو دو قدم ہم سے

کبہی جو دشت مین جاتے ہین ہم سے آبلہ پا — تو خار نوک کی لیتے ہین ہر قدم ہم سے

رقیب سے تمہین ملنا اگر تہا مدنظر — تو کہائی کسلیے درگاہ مین قسم ہم سے

گلے سے لپٹو ہمارے ملاؤ لب سے لب — حجاب وصل مین کرتے ہو کیون صنم ہم سے

وطن چہڑا کے کیا در بدر فلک تو نے — بس اب تو اوٹھ نہین سکتے ترے ستم ہم سے

وہ بادہ کش ہین کہ واعظ ہزار سمجہائے — کبہی شراب نچھوٹیگی ایکدم ہم سے

بتون کے عشق نے ایسا کیا تہا دیوانہ — ہوئی خدا کی عبادت نہ ایکدم ہم سے

نہ راہبر کوئی اپنا نہ رہستہ دیکہا — نہو گی طے کسی صورت رہ عدم ہم سے

١٤٠	سوال بوسۂ رخکا وفا کرین کیونکر وہ اتفاقون مین زرا دیتے ہین کم ہم سے	١٢

کس کس جگہ پہ تیری تجلی عیان نہ تھی
دیر و حرم مین خانۂ دل مین کہان نہ تھی

کعبے مین شیخ ہانپتا تو برہمن ہانپتا دیر مین
اے یار جستجو تری کسکو کہان نہ تھی

سیر ہوی تھی چشم حسینان مین جلوہ گر
بعد فنا بھی خاک مری رایگان نہ تھی

دیر و حرم کنشت و کلیسا و خانقاہ
کس جا تری تلاش مجھے جان جان نہ تھی

مرنیکے بعد میری لحد بھی مٹائے گا
مجکو امید تجھسے یہ اے آسمان نہ تھی

صدمے فراق یار کے جھیلا کیے سدا
وصلت ہمین نصیب تہ آسمان نہ تھی

قصہ سنا جو آپ نے فرہاد و قیس کا
کیا آپکی پسند مری داستان نہ تھی

اللہ رے ضبط جور و ستم سب اوٹھا لیے
لب پر ہماری ہجر کی شب مین فغان نہ تھی

ہجر پیر مغان مین جو موت آگئی ہمین
مرنیکے بعد خواہش حور جنان نہ تھی

محروم حشر مین رہا جام طہور سے
جسکو نصیب بیعت پیر مغان نہ تھی

تھامے جگر کو ہاتھ سے تم آگئے [illegible]
دیکھو تو بے اثر مرے آہ و فغان نہ تھی

میری شب فراق قیامت سے بڑھ گئی
لب پہ موذنونکی صدائے اذان نہ تھی

محروم وصل ہوگیا جب مین تو روز و شب
حسرت مرے مزار پہ کب نوحہ خوان نہ تھی

۱۴۱

دل مین بھرے ہی ہجر کے شکوے بہت وفا
پر اونکے سامنے مرے منہ مین زبان نہ تھی

۱۷

دیر مین ہم اُٹھ رہے ہین اک صنم کیواسطے
پاؤن اوٹھین کسطرح طرف حرم کیواسطے

عیش و عشرت ہے خدا اورونکے دم کیواسطے
اور ہمین پیدا کیا رنج و الم کیواسطے

جتنے ہین جور و جفا سب مرے دم کیواسطے
خوبرو پیدا ہوے جور و ستم کیواسطے

سو رہے ہین خفتگان خاک کس آرام سے
سچ تو یہ ہے چین ہے اہل عدم کیواسطے

مرتے دم دیدار اونکا دیکھ لون وہ آئے ہین
قابض ارواح تم جا ایکدم کیواسطے

بحر عالم مین اوٹھا کر سر یہ کہتا ہے حباب
ساری دنیا کی بقا ہو ایکدم کے واسطے

بالون مین آگئی سفیدی دانت سب ہلنے لگے
چھوٹتی ہین تیاریان بلکہ عدم کیواسطے

پھر دل شعلۂ داغ جگر سے روشنی
شکل مشعل ہے ہمین راہ عدم کیواسطے

رزق قسمت مین لکھا ہے جسقدر وہ پائینگے
فکر کرتے کسلیے ہم بیش و کم کیواسطے

پھر عالم مین جو دیکھے زندگی شکل حباب
گھر بنایا خاک مین پھر ایکدم کیواسطے

ہم کسی صورت نہین اوٹھنے کے کوئی یار سے
زاہدا تو جان دے باغ ارم کیواسطے

آنکھین ٹھہرائی ہوئی ہین دم نکلتا ہی نہین
جانجان صورت دکھا دو ایکدم کیواسطے

آستان بت پہ جسکو مل گئی جائے قیام
وہ کبھی جاتا نہین طوف حرم کیواسطے

کام ہے رحمت کا تیری پردہ پوشی ایخدا
ہم سراپا جرم ہین تو ہو کرم کیواسطے

دیتے گر کاندھا شہید ناز کے لاشے کو ہم
پانونکی مہندی تو چھٹتی دو قدم کیواسطے

میان سے باہر نکل اے خنجر قاتل ذرا
راہبر درکار ہے راہ عدم کیواسطے

۱۴۲	اے وفا رنج و غم و اندوہ و فریاد و فغان سب کیے پیدا خدا نے میرے دم کیواسطے	۱۲

ٹھوکر سے مجھے آپ جو زندا نکرینگے
پھر حضرت عیسے بھی مدادا نکرینگے

دل کاکل شبرنگ پہ شیدا نکرینگے
مجنونکی طرح ہم تمہین رسوا نکرینگے

جو ظلم وہ بت ہمپہ کرے گا وہ سہینگے
پر بھولکے اللہ سے شکوا نکرینگے

ہم رند کہین پائینگے اسکو دل مین
نشہ مین اگر نعرۂ مستانہ کرینگے

جبتک ہمین وہ ساقی مہوش نہین دیگا
ہم رخ طرف ساغر صہبا نکرینگے

جب دیر و حرم دونو مین ہے جلوہ نما تو
ہم کافر و دیندار سے جھگڑا نکرینگے

واعظ تو قیامت سے ہمین لاکھ ڈرائے
ہم رند ہین مے پینے سے توبا نکرینگے

اے بت ترے ہاتھون سے برہمن کیطرح ہم
غل صورت ناقوس کلیسا نکرینگے

بیٹھے ہین قدم توڑکے کوچے مین تمہارے
ہم دولت دنیا کی تمنا نکرینگے

منصور کہیں گے نہ تری طرح انا الحق		اس راز کو ہم تو کبھی افشا نکرینگے
۱۴۳	تربت میں وفا نام محمد جو میں لونگا پھر مجھسے نکیرین بکھیڑا نکرینگے	۱۶

خال رخ پر اپنے زلفیں گرد جانان چھوڑدے — گبر بتخانہ کو کعبہ کو مسلمان چھوڑدے
فصل گل میں تونے دامن میرا ٹکڑے کردیا — اے مری دست جنون اب تو گریبان چھوڑدے
گو قیس زدا ہے جو ہو جاے مرا جوش جنون — قیس مجنون نجد کا پھر تو بیابان چھوڑدے
اوس سراپا ناز کی گر دیکھ لے رفتار ناز — پھر کڑی کو اپنی آہوے بیابان چھوڑدے
ہوگئے ہیں ایک دل صیاد و گلچین باغ میں — بلبل محزون نہ کیونکر پھر گلستان چھوڑدے
تم نکھر کر ایک شب آؤ جو اپنے بام پر — پھر نکلنا آسمان پر ماہ تابان چھوڑدے
نوح کا طوفان دوبارہ پھر نہو جاے بپا — ہر گھڑی رونے کو تو اے چشم گریان چھوڑدے
آپکا بوٹا سا قد آجاے گر اوس کو نظر — اپنے قد پر ناز کرنا سرو بستان چھوڑدے
موت اپنی رہتی ہے پیش نظر گر ہر گھڑی — روز کا جانا سوے گور غریبان چھوڑدے
سب جوانی تیری مے نوشی میں آخر ہوگئی — عہد پیری اب ہوا تیرا تو پیمان چھوڑدے
ہر کسی کا دل یہ لے لیتے ہیں ناز انداز سے — عشق کرنا مہ رخوں سے کب ہے آسان چھوڑدے
اے زلیخا تو تو ہے یوسف پہ عاشق پھر یہ ظلم — کردیا تونے اوسے پابند زندان چھوڑدے
صورت ناقوس بتخانہ میں چلایا کرے — ان بتوں کے واسطے کون اپنا ایمان چھوڑدے
اوس بت کافر کو گر یا کی ادا سے دیکھ لے — زاہد پیر اپنا دین و ایمان چھوڑدے
خضر کے ہمراہ جاکر راہ سے پھر آیا تو — اے سکندر اب تو شوق آب حیوان چھوڑدے

۱۴۴	مرتے ہی جنت میں گھر مجھکو ملیگا اے وفا دے گر تو ارتکاب جرم و عصیان چھوڑدے	۱۸

نالہ کیسا آہ بھی لب پہ نہ لاؤن توسہی
جتنے صدمے ہجر مین گذرے ہین اوٹھاؤن توسہی

فصل گل آنے تو دے تجکو پلاؤنگا شراب
خاک مین زاہد تری شیخی ملاؤن توسہی

ہین مجھے معلوم سب راہین طریق عشق کی
ای خضر تجکو بھی مین رستہ بتاؤن توسہی

زاہدا وہ رند ہون تجسے بڑھا کر رابطہ
پارسائی مین تری دہبہ لگاؤن توسہی

دوزخی مجھ رند کو واعظ تو کہتا ہی عبث
دیکھہ لینا حشر کو جنت مین جاؤن توسہی

تجکو نالونکا اثر دکھلاؤن مین او سنگدل
آہ سے عرش بریں تک کو ہلاؤن توسہی

جوش وحشت مین صدا دیتا ہی یہ دست جنون
دہجیان تیری گریبان کی اوڑاؤن توسہی

زلف و رخ کی یاد مین بڑھنے تو دی وحشت مری
طوق کے زنجیر کے ٹکڑے اوڑاؤن توسہی

پانون مین زنجیر میرے روز کہتی ہی یہ غل
سوے صحرا مین نہ تجکو لیکے جاؤن توسہی

مین وہ بلبل ہون کرون گر نالہ آتش فشان
خانہ صیاد پر بجلی گراؤن توسہی

موسم گل خیر سے آنے تو دے پیر مغان
تیرے دروازے پہ مین بستر لگاؤن توسہی

جسم خاکی سے نکل کر روح یہ کہنے لگی
حشر تک قالب مین تیرے اب نہ آؤن توسہی

کہتی ہے اوس ترک کی تیغ نگہ عشاق سے
قتل گہ مین خونکا دریا بہاؤن توسہی

عشق یہ لیلی و مجنونکا مجکو دیتا ہی صدا
قیس کی صورت مین دیوانہ بناؤن توسہی

ہجر جانان مین کرون مشق تصور اسقدر
جلوہ گاہ یار اپنا دل بناؤن توسہی

میری آنکھون مین ہین کتنے رنگ دیکھین تو حضور
ایک دریا دو حبابون سے بہاؤن توسہی

مین وہ ہون اوستاد کال قیس کو تعلیم دون
اک الف بے عشق کی سو برسون پڑھاؤن توسہی

آئینے کی شکل جب چاہون اوسے دیکھون وفا
صاف اپنے دلکو مین ایسا بناؤن توسہی

دیوان ہذا تمام شد

قطعات تواریخ اعزہ واحباب بابت تولد و وفات و شادی وغیرہ

از مصنف دیوان تنہا

قطعہ تاریخ تولد برخوردار نصیر الحق سلمہ

ہرا بابچہ آج پیدا ہوا
وفا اوسکا سال ولادت لکھو

کیوں ہو فرحناک دل اور جگر
نہال حیات آج لایا ثمر
۱۲۹۱ ہجری

تاریخ وفات برخوردار مولوی محمد عبد الحی مرحوم و مغفور

مفتی باکمال عبد الحی
نازنین جسم و بعین شباب
گفت رضوان لبسال تاریخش

وفعتًا اے وفا ہلاک شدہ
حیف پنہان بزیر خاک شدہ
رحمت حق بروح پاک شدہ
۱۳ھ

دیگر در زبر بینہ بنقوطہ

بڑے عالم تھے عبد الحی جہاں مین
یکایک اونکی رحلت ہوگئی آج
سنا جس شخص نے اس حادثہ کو
وہ کل تہے ہمارے پاس سب ہی
جو منقوطہ زبر اور بینہ مین
وفا ہاتف پکارا مصرع سال

کہ جنکا مثل دنیا مین نہین ہی
ہر اک بے انتہا اندوہگین ہے
نہایت ہی ملول و دل حزین ہے
اب اونکی روح جنت مین مکین ہی
انہین مین اونکا سال آتا بقین ہے
کہ مسکن گلشن خلد برین ہے
۱۳ھ

تاریخ وفات حکیم حافظ محمد حسن خان مرحوم خلف حکیم علی حسین مرحوم

روانہ شد چو محمد حسن بخلد برین — از این ملال دلم گشت اے وفا بے کیف
نوشتم از پے تاریخ انتقال او — باسمان چہارم مسیح رفتہ حیف ۱۳

دیگر در زبر و بینہ منقوطہ

دوست میرے شیخ ثانی دہر ہین — کر گئے سوے ارم ہے ہے سفر
شکل شبنم رو رہا باغ دہر ہین — اوکے مرنے کی سنی جب سے خبر
نام آور کو مٹا دیتا ہے تو — اے فلک تیرے ستم سے الحذر
اے وفا از بہر تاریخ وفات — ہو رہا ہے دل ترا کیون منتشر
لکہ زبر اور بینہ منجم مین سال — گلشن خلد برین ہے اونکا گھر ۱۳۱۴

تاریخ وفات برادرم مولوی محمد عتیق اللہ مرحوم وکیل حیدر آباد دکن

چون عتیق اللہ در ملک دکن — کرد رحلت زین جہان سوے عدم
مصرع تاریخ گفتم اے وفا — بے نشان کر دی سفر سوی ارم ۱۳۱۴

تاریخ وفات مولانا مولوی محمد سعید حسرت عظیم آبادی

آہ صد افسوس حسرت زین جہان — شد روانہ جانب باغ بہشت
کلک من سال وفاتش اے وفا — شاعر لاثانی عالم نوشت ۱۳۱۴

در زبر و بینہ حروف غیر منقوطہ

در عظیم آباد پٹنہ حیف مولانا سعید ‏ ‏ آفتاب آسمان علم بود آن ذی کرم
بود اندر خاندان چشت او کابل ولی ‏ ‏ عالمے از ذات پاکش یافتہ فیض اتم
بے ثباتی چون درین دنیائے دون آمد نظر ‏ ‏ زین جہان گشتہ روانہ اے دفاسو ارم
در تر برہم بگفتہ اندر حروف بے نقط ‏ ‏ جلوہ گاہ روح پاک ادارم شکن رقم
۱۳ ہجری

تاریخ وفات سلطان عالم محمد واجد علی شاہ بادشاہ اودہ انار اللہ برہانہ در ۱۳۰۵ ہجری

دلا واجد علی سلطان عالم ‏ ‏ بلا شک وہ شہ اختر نگر تھے
نہ ازہی متقی ایسا کہ جنکے ‏ ‏ کوئی سلطان جو دیکھا ہو بتادے
بیان ہو کسطرح اونکی سخاوت ‏ ‏ ہزاروں ہی روپے سائل کو بخشے
رہا جب تک کہ اونکا عہد دولت ‏ ‏ گدا ملتا نہیں تہا ڈہونڈنے سے
سکندر اونکے دروازے کا دربان ‏ ‏ غلام اونکے ہزاروں جم حشم سے تھے
نصاری آئے جب سے لکھنؤ مین ‏ ‏ وہ ٹیا برج کو جبسے سدہارے
بسایا شہر عالیشان او سچا ‏ ‏ رہا کرتے تھے جسجا پر درندی
ملازم رکھے ہندو اور مسلمان ‏ ‏ ہزاروں آدمی ہر اک جگہ کے
محرم کی جب آئی تیسری شب ‏ ‏ عدم کا قصد فرمایا جہان سے
نہیں ہے میرے تن مین اک ذرا جان ‏ ‏ وفا رنج والم آہ وفغان سے
کہانتک ہر گھڑی فریاد وزاری ‏ ‏ لکھو تاریخ رحلت صبر کرکے
پئے تاریخ یون رضوان پکارا ‏ ‏ غم شاہ اودہ بین آسمان سے
سر افسر جدا کرکے یہہ لکہدو ‏ ‏ شہنشاہ اودہ جنت مین پہونچے
۱۳۰۵ ہجری

تاریخ وفات ہمشیرہ عزیزہ خود یعنی اہلیہ مولوی محمد عبد اللہ

آہ ہمشیرۂ عزیزۂ من — کہ بدق بود مبتلا واللہ

آمدہ چون شب نہم ز صفر — حالت او شدہ کمال تباہ

وائے دریا کہ اولین ز نہم — کرد پرواز طائر روح آہ

بہر روح نبی وآل نبی — درگذر از گناہش اے اللہ

سال تاریخ او نوشت وفا — بجنان رفتہ بے گمان صد آہ

تاریخ شادی برخوردار محمد یوسف عرف مخفی سلمہ کہ با دختر مولوی محمد عبد الحی مرحوم منعقد شد

قرۃ العین مولوی قاسم — نیک بخت و سعید و ماہ جبین

چون ربیع دوم بہ ہر آمد — منعقد شد بدخت عالم دین

اے وفا از ظہور این تقریب — شادمان گشت ہر کہین و مہین

سال عقدش ز والدش گفتم — جلوۂ مشتری بمہر ببین

تاریخ وفات مولوی محمد حمید اللہ مرحوم عم خود در زبر بینات منقوط

حیف عم مولوی حمید اللہ — محو تھے الفت و محبت میں

لاکھ ایذائیں آسمان نے دیں — منہ نہ کھولا کبھی شکایت میں

سب عزیزوں سے موڑ کر منہ کو — آج وہ سو رہے ہیں تربت میں

رو رہا ہوں وفا میں صورت ابر — دل ہے بے اختیار فرقت میں

زبر و بینات معجم میں — لکھوں تاریخ تھا طبیعت میں

مصرعہ سال غیب سے یہ سنا — پائی ہے خوابگاہ جنت میں

۱۳۰۵ھ

تاریخ ولادت برخوردار محمد قاسم سلمہ پسر دوم مولوی عبد العزیز صاحب

بہ عبد العزیز [illegible] — خدا داد فرزند نیکو خصال

نوشتم وفات سال میلاد او	که شد مهر تابان ز اوج کمال ۱۳۰۶ھ

تاریخ وفات میر محمد ہادی وحید خلف میر مہر علی انیس مرحوم

ز جہان رحلت نمودہ سید ہادی وحید	ذاکر بے مثل آل مصطفےٰ و اعترا
سال تاریخش چو جستم از وفا ہاتف ز من	گفت ہجری عندلیب گلشن مشکل کشا ۱۳۰۷ھ

تاریخ وصال حضرت عمی مولانا مولوی حافظ شاہ محمد عبد الرزاق قدس سرہ

دوش ہر سو شور برپا یافتم	مضطرب ہر پیر و برنا یافتم
گفتم آخر چیست کز اندوہ و غم	خلق را در شور و غوغا یافتم
گفت ہاتف گشت پنہان آفتاب	روز ہا شبہائے یلدا یافتم
عبد رزاق ولی را از جہان	رہگرائے عرش اعلا یافتم
اشک ریزان خاک بر سر [illegible]	خشک و تر ہم کوہ و صحرا یافتم
ذات پاکش را بشکل غوث پاک	بر رسول اللہ شیدا یافتم
از برای دردمندان جہان	ذات پاکش را مسیحا یافتم
از برائے پاسبانی بر [illegible]	اولیا را در تمنا یافتم
دید چون دنیائے دون بے ثبات	عازم خلدش ز دنیا یافتم
ہمرہ میت پئے سال وصال	در تفکر طبع خود را یافتم
از وفا فرمود روح پاک او	در بر انوار حق جا یافتم

تاریخ وفات چودہری غلام فرید رئیس قصبہ ردولی

روانہ شدہ سوئے باغ ارم	ز دنیائے دون چون غلام فرید

وفا سال رحلت رقم ساختم	که اندر ارم روح پاکش رسید

تاریخ وفات شفیقی سید فرزند حسین بلگرامی صغیر تخلص

چون صغیر بلگرامی زین جہان	شد روانہ سوے جنت ہاے ہاے
اے وفا گفتم بسال رحلتش	شاعر یکتاے دوران واے واے

۱۳۰۶ھ

تاریخ وفات عم محسن مولوی محمد کرامت اللہ مرحوم

مولوی کرامت اللہ نے	سوے فردوس آج کوچ کیا
سال تاریخ یون وفا لکھدو	گلشن خلد ہے مقام اونکا

تاریخ وفات شفیقی مولوی حاجی محمد عبد الکریم رئیس شہر اودہ بروجہ کمال

ثانی شبلی و ہم رشک جنید	قطب دوران مولوی عبد الکریم
دید چون دنیاے دون رابے ثبات	شد روانہ جانب باغ نعیم
چون رسیدہ این خبر در گوش من	شد دلم را اے وفا رنج عظیم
گفت رضوان سال از روے یقین	شد بجنت مسکن عبد الکریم

۱۳۰۳ھ

دیگر در زبر بینہ حروف منقوطہ

شد روانہ چو سوے باغ ارم	شبلی وقت آہ عبد کریم
ہر صغیر و کبیر در غم او	مبتلا شد وفا برنج عظیم
چون نشستم بفکر سال او	شدہ ایما بمن ز طبع سلیم
در زبر بینات منقوطہ	سیکند جا بسیر باغ نعیم

۱۳۰۳ھ

قطعات تواریخ طبع دیوان ہذا از اعزہ و احباب

قطعہ تاریخ مصنفہ فضل الدولہ مظفر الملک سید فضل علیخان بہادر شوکت جنگ متخلص بہ افضل

ابن حضرت تدبیر الدولہ مدبر الملک منشی مظفر علیخان بہادر بہادر جنگ متخلص بہ اسیر مرحوم و مغفور

چھپے ہین سیکڑون دیوان لیکن
کہان یہ بندشین اور یہ مضامین

ہوے ہین جمع جس جا چند نقطے
یقین ہوتا ہے یہ ہین عقد پروین

کرے کسب ضیا کیونکر نہ ہر چشم
کہ ہر اک دائرہ ہے نور آگین

بھرے ہین ایسے الفاظ مسرت
غلط غم دیکھکر کرتے ہین غمگین

بڑہین پیچیدگی ہین انکے اشعار
حسینونکی جو الجھے زلف مشکین

ہر اک نقطے ہین شکل زر ہے پیدا
دوائر صورت جام بلورین

سکھے فرہاد بھی دیکھے جو یہ نظم
کلام ایسا کسیکا کب ہے شیرین

کیا ہے نام زندہ شاعری کا
زمانہ پھر کرے کیونکر نہ تحسین

رہا کوئی نہ باقی کاملون مین
مگر یہ نظم کچھہ دیتی ہے تسکین

وفا اب قدردان کوئی کہان ہے
کہ دے جو لاکھہ خلعتہائے زرین

لکھا افضل نے سال طبع دیوان
مرصع نظم عالی طبع رنگین

سنہ ۱۳۳۰ھ

قطعہ تاریخ مصنفہ سید نیاز حسین صاحب متخلص بہ فائق شاگرد حضرت حکیم مرحوم

جس رنگ کی ہے نظم نیا رنگ ہے اُسکا
واقف ہے وہی حسن سے جو صاحب فن ہے

چشم بصیرت تو ذرا غور سے دیکھے
گلہائے معانی سے شگفتہ یہ چمن ہے

دیوان سے نکل کر وہ کہین جا نہین سکتے
گردن مین معانی کی جو لفظونکی رسن ہے

تحریر تو دیوان مین ہین گرم مضامین
حیرت ہے کہ پھر کیون دل دشمن مین جلن ہے

تحریر کر و طبع کی تاریخ فلک یون
مجموعۂ اسرار گلستان سخن ہے
سنہ ۱۳۰۴ھ

قطعۂ تاریخ مصنفۂ داروغہ میرزا رضا حسین صاحب متخلص بہ رضا شاگرد رشید حکیم مرحوم

نظم ایسا ہوا ہے یہ دیوان
جو مضامین کا اک رسالا ہے

کیا بلندی ہے کیا ترقی ہے
ایک سے ایک شعر بالا ہے

وہم سے بھی چھپے تھے جو مضمون
ڈھونڈھ اونکو وقا نکالا ہے

ڈگمگاتی تھی جو زمین اوسکو
اپنی قوت سے کیا سنبھالا ہے

بندشین نظم کی جدا سب سے
رنگ ہر ایک سے نرالا ہے

طبع کا سال اب رضا لکھو
طبع روشن سے اک اوجالا ہے

نظر آتے ہین گل ذر مضمون
بحر زخار یہ نرالا ہے
سنہ ۱۳۰۴ھ

قطعۂ تاریخ مصنفۂ جناب علی میرزا صاحب متخلص بہ عباس شاگرد حضرت حکیم

کیا تصنیف وہ دیوان اعلے
ہین ادنے جسکے آگے گل یاسمین

نہین دیکھی جو کیفیت ہے یہ اِن — نگہ سے سو بہارین اپنی گذرین
نظر آتا نہین نرگس کو جیسے — الٰہی کور ہو تا ہون چشم بد بین
لکھو یون طبع کی تاریخ عباس — کہ مصرع مین ہو ہر ہر لفظ شیرین

کھلا جاتا ہے جس سے غنچۂ دل
رقم ہین واہ وہ اشعار رنگین
سنہ ۱۳۰۰ھ

قطعۂ تاریخ مصنفۂ شیخ وزیر علی صاحب متخلص بہ وزیر شاگرد رشید حکیم

وہ بے مثل دیکھا یہ دیوان ہے — کیا خوب اشعار کا انتخاب
مضامین عالی ہین سب اسمین جمع — چھپی ہوگی اب تک نہ ایسی کتاب
اگر دیکھ لے اسکو سعدی کہے — ہے ہر شعر اسکا گلستان کا باب
جنھین کچھ مزہ ہے وہ ہوسے ہین مست — ہے جس جا یہ ذکر شراب و کباب

وزیر اب یہ لکھے طبع کا سال ختم
ہے نظم وفا قصۂ لاجواب
سنہ ۱۳۰۰ھ

قطعۂ تاریخ مصنفۂ شیخ ارشاد حسین خان صاحب متخلص بہ ارشاد شاگرد حضرت حکیم مرحوم

عیان ہے نظم دلکش سے سراسر — فصیح اللہ کی جادو بیانی
مزہ قند مکرر کا اوٹھایا — دوبارہ جب سنی شیرین زبانی
نہو مرغوب کیونکر نظم دلکش — کہ اونکی مشق ہے کتنی پُرانی
ہوئی ارشاد کو جب فکر تاریخ — طبیعت مین ہوئی پیدا روانی

سروش غیب نے آکر ندا دی
لکھو اول سے صافی نقش ثانی
سنہ ۱۳۳۰ھ

قطعہ تاریخ مصنفہ جناب چودھری سید ارشاد حسین صاحب بہادر متخلص بہ ارشاد شاگرد حضرت افضل لکھنوی

جہاں میں سیکڑوں گذرے ہیں شاعر
مگر کب آج تک ایسا ہوا ہے

جواب اپنا جو ہے تو آپ ہی ہے
کہا جو شعر وہ ایسا کہا ہے

اوٹھاتی ہے طبیعت لطف بندش
کسی معشوق کی یہ بھی ادا ہے

غزل میں دیکھیے صدہا ہیں مضمون
مگر ہر شعر کا مطلب جدا ہے

ہزاروں بار پڑھیے ہو نہ سیری
کچھ ایسا نظم میں انکی مزا ہے

کوئی شے ہو جہاں میں ہے وہ فانی
سخن کو حشر تک لیکن بقا ہے

زبان پر اہل عالم کی ہے ارشاد
پسند عام وہ نظم وفا ہے
سنہ ۱۳۳۰ھ

قطعہ تاریخ مصنفہ سید مرتضے حسین صاحب متخلص بہ فہیم شاگرد وہمشیرہ زادہ حضرت افضل لکھنوی

پاک و پاکیزہ نکیونکر ہو کلام
آب کوثر سے یہ دہوئی ہی زبان

ایسا شیرین ہے وفا کا ہر شعر — جس سے پھیکا ہے کلام حسان

باغ مضمون کا لگایا ایسا — سیر سے جاتا ہے جسکی خفقان

لاکھ دیوانون کا دیوان ہے یہ — ہے ہر اک شعر مین لطف دیوان

پاک عیبون سے ہے ہر اک نقطہ — نکتہ چین اسمین ہین ناحق کوشان

لاکھ مضمون ہین مقید اسمین — ہے یہ دیوان کہ کوئی ہے زندان

چوٹ دیتا ہے ہر اک شعر انکا — کیون نہو پھر دل دشمن نالان

عاشقانہ جو پڑھے چند اشعار — پکڑے زاہد بھی کسی کا دامان

باغبان طبع کا کہتا ہے فہیم — ہے ریاضت سے یہ رنگین دیوان

سنہ ۱۹۱۱ع

قطعۂ تاریخ مصنفہ سید مصطفی حسین صاحب متخلص بہ سلیم شاگرد و ہمشیرزادہ حضرت فہیم لکھنوی

حق تو یہ بات ہے جناب وفا — ایسا شاعر نہین ہوا پیدا

ایک دیوان مین سیکڑون مضمون — بند کوزے مین کر دیا دریا

کیون نہ مداح ہون کلیم و سلیم — رکھتے ہین جب زبان وہ گویا

لطف جو بھر دیا ہے شعرون مین — نہ سنا اور نہ آج تک دیکھا

کہنہ مشقی اسکو کہتے ہین — سب نیا دل مین جو خیال آیا

سیر کی آپنے کمال کیا — تھا خطرناک نظم کا دریا

سہو سے بھی اگر ہوئی لغزش — ہوگیا بس جہان مین رسوا

جو ہوا اسمین راہ گم کردہ — ڈھونڈھے ملتا نہین اسے رستا

جو شہ اشعار آپکے سمجھے — میرے نزدیک اسکو ہے سودا

ایک اک نقطہ ہے وہ نورانی | مہر ہے جسکے آگے اک ذرا

کہتے ہین ناخدا سخن کے تسلیم
خوب دیوان پُر آب ہے یکتا

سنہ ۱۳۳۱ ہجری

قطعۂ تاریخ مصنفۂ جناب محمد عبد السلام خانصاحب متخلص بہ درد شاگرد حضرت افضل لکھنوی

صاحب فن متخلص بہ وفا | کاملون مین ہین جہان کے منسوب
دیکھیے بحر طبیعت کا زور | کردیا دوسرا دیوان مکتوب
ایک ایسا نہین دیکھا ہی کلام | ڈھونڈنے سے نہین ملتے ہین عیوب
آئین جسکی نہ سمجھ مین مضمون | ہے وہ بے شبہہ خدا کا معتوب

درد دیوان طبع کی تاریخ لکھو
صاف ہی نظم عزیز دلی خوب

سنہ ۱۹۱۲ء

قطعۂ تاریخ مصنفۂ محمد علیخانصاحب متخلص بہ کلیم شاگرد حضرت افضل لکھنوی

دیکھیے نظم وفا کی رفعت | پست ہے جس سے کلام سحبان
ایسے سرسبز و شگفتہ مضمون | باغ مین جیسے کھلی ہون کلیان
ہے خیالات سے ظاہر یہ امر | کیون نہ ہر ایک کہے پھر ہمہ دان
دیکھکر شاہد مضمون کا جمال | شکل آئینہ ہین دشمن حیران

گل مضامین کے یہ کہتے ہین کلیم
دوسرا فخر چمن ہے دیوان

قطعہ تاریخ مصنفہ جناب نواب آصف حسین صاحب متخلص بہ آصف شاگرد حضرت فضل لکھنوی

طبع دیوان ہوا ہے اونکا / جو کہ احباب پہ اپنے ہین شفیق
صاحب حلم و مروت بیحد / مثل انکے نہین عالم مین خلیق
مرتبہ انکا کوئی کیا جانے / ہین امیر اور فقرا کا ہے طریق
حکم مین اسکے نشست و برخاست / معنی و لفظ پرانے ہین رفیق
ایسے اوسدم دُرِ مضمون پائے / پھلی ہر بحر مین کوئی ہو غریق
سند نشین چست مضامین اعلیٰ / ہے ہر اک شعر سے اسکی تصدیق

سال یون طبع کا لکھو آصف
ہے بہت خوب یہ دیوان دقیق

سنہ ۱۳۳۰ ہجری

قطعہ تاریخ مصنفہ جناب شیخ زاہد حسین صاحب متخلص بہ زاہد شاگرد حضرت فضل لکھنوی

ایسا دیوان نہ دیکھا نہ سنا / اسکی ہر بحر ہے رشک جیحون
لفظ ایسے ہین معانی ایسے / سرزمین اسکی ہے ربع مسکون
طبع کا سال لکھو اب زاہد / کچھ تو اس طبع روان کو ہو سکون

دل کھینچے آتے ہین اسکی جانب
خوب یہ نظم و نثر ہے افسون

سنہ ۱۹۱۲ ع

قطعہ تاریخ مصنفہ جناب حشمت علیخان صاحب متخلص بہ حشمت شاگرد حضرت فضل لکھنوی

وفا کہہ رہین یہ اہلِ وفا
زمین غزل کو نکیون نا زہو
سیہ حرف ہین جلکے قرطاس پر
خوشامد سے کرتا نہین ہجر مین
رقم تم بھی تاریخ حشمت کرو

کمال آپکا نظم سے ہی عیان
بلندی مین ہر شعر ہے آسمان
غضب کی مضامین ہین گرمیان
سخن کہہ رہا ہی کہ ہین خوش بیان
یہی مجھسے کہتی ہے طبع روان

لکھا باسر آرزو سال طبع
بہت خوب دیوان شستہ زبان

قطعہ تاریخ مصنفۂ شیخ واحد علی صاحب متخلص بہ واحد شاگرد حضرت فضل لکھنوی

بہت خوب دیوان چھپا اندنون
جسے دیکھیے پڑھ رہا ہے غزل
لکھے ہین مضامین نئی بندشین
ارادہ کیا طبع کا آپنے

یہی کہہ رہا ہے ہر اک خاص و عام
وظیفے کے مانند ہر صبح و شام
حقیقت مین یہ آپ ہی کا ہی کمال
ہوا نظم کا جس گھڑی اختتام

رقم کلک واحد نے تاریخ کی
زبان وفا صاف ہے خوش کلام

نتیجہ فکر جناب خواجہ محمد عبد الرؤف عشرت سکرٹری انجمن اصلاح سخن لکھنو

وہ اشعار رنگین جنہین دیکھکر
وفا سا نہین ہے سخنور کوئی

طبیعت معرف ہوے اشتباہ
یہ ملک معانی کا ہے بادشاہ

کرد مصرع سال عشرت رقم
بہار ریاض وفا واہ واہ
سنہ ۱۲۹۱ھ

نتیجۂ فکر مولوی عبد القادر صاحب قادر رئیس اودہ خاص شاگرد وفا

دیوان دوم حضرت استاد بعد طبع
قادر بسال طبع نمودہ بدل چو فکر

شکل عروس نوجہان گشت آشکار
آمد صدای غیب زہی نغمۂ ہزار
سنہ ۱۲۹۱ھ

نتیجۂ فکر مولوی محمد برکت اللہ صاحب رضا ہمشیرہ زادۂ مصنف دیوان

کرد چون دیوان ثانی را وفا
حسب خواہش طبع ہم شد لاجواب
بہر تاریخش چہ می پرسی رضا

نسخ بہر طبع از طرز نکو
گفت ہاتف چون نمودم جستجو
روح پرور گلشن شاداب گو
سنہ ۱۲۹۱ھ

نتیجۂ فکر مولوی حافظ محمد روح اللہ ادیب برادر زادۂ مصنف دیوان

یادگار از صبا عمم وفا
سال طبعش زد رقم کلک ادیب

کرد این دیوان مرتب بی مثال
سلک گوہر عرش بی مثل وقال
سنہ ۱۲۹۱ھ

نتیجۂ فکر خواجہ محمد صدیق صاحب صدیق تخلص رئیس احاطۂ خانساماں

حضرت وفا کا دوسرا دیوان چھپ گیا
شہرہ ہے جسکا صاف ہے شستہ زبان ہے

شاگردی صبا کا ہے اقرار گو نہیں
لیکن کلام کی تو جدا آن بان ہے

بندش ہیں بانکپن ہے مضامین اچھوتے ہیں
ظاہر ہر اک غزل میں قصیدہ کی شان ہے

صدیق سال طبع کی تاریخ تم لکھو
زیبا کلام شاعر شیرین بیان ہے

سنہ ۱۳[illegible]ھ

ایضاً

بحمد اللہ کلامش یافت جلوہ
بحسن طبع شایع گشت تہنیت

زتحریک نسیم فکر کامل
زمین شعر با حسن صفا رفت

عجب دیوان ثانی کرد تدوین
کہ عقل شاعران دہر آشفت

مصنف دارد از بس طبع نازک
کہ عرفی از خجالت در زمین خفت

پئے تاریخ سال طبع صدیق
بطبع خوش فصیح اللہ وفا گفت

سنہ ۱۳[illegible]ھ

نتیجہ فکر خواجہ محمد شریف الدین سید شریفیہ رئیس احاطہ خانساماں

کلام وفا پادشاہ سخن
جو دیوان ثانی ہیں چھپا یا گیا

محال اسکی تعریف کوئی کرے
یہ گلدستہ ہے ایک پھولا پھلا

جو مصرع ہے ہم شکل سرو سہی
غزل ہے کہ تختہ چمن کا کھلا

شریف اسکی تاریخ کردو رقم
ہوئی اب بہار ریاض وفا

سنہ ۱۳[illegible]ھ

ایضاً

دیوانِ دوم فضلِ الٰہی سے چھپا اب
توصیف مین اوسکے ہو زبان خلق کی عاری
جو شعر ہے اسمین وہ فصاحت سے ہے مملو
پڑھتے ہین جو اسکو تو یہ کہتے ہین سخنور
پوچھے جو شریف آپسے اسکی کوئی تاریخ

ہر شعر مین جسکے کہ بھرا رنگ صبا ہے
گلہائے مضامین سے یہ گلدستہ سجا ہے
ہر قطعہ بھی اسکا تو بلاغت سے بھرا ہے
بندش بھی نرالی ہے یہ مضمون بھی نیا ہے
تو کہئے کہ یہ گلشنِ بیخارِ وفا ہے
سنہ ۱۳۱۳ھ

ایضاً

حضرتِ مولوی فصیح اللہ
چھپگیا دوسرا بھی اب دیوان
کیون فصاحت مین ہو نہ لاثانی
بوئے الفت غزل سے آتی ہے

آپ پر فضل کیا خدا کا ہے
جو بلاغت مین انتہا کا ہے
رنگ اس سے عیان صبا کا ہے
شعر جو ہے عجب بلا کا ہے

پھر تاریخ ای شریف لکھو
پر فضا کیا چمن وفا کا ہے
سنہ ۱۳۱۳ھ

تاریخ طبع از مصنف دیوان ہذا

تیار ہوا چھپکے مرا دوسرا دیوان
یون مینے وفا طبع کی تاریخ رقم کی

احباب واعزہ کو بڑی اسکی خوشی ہے
آئینہ نظارہ محبوب یہی ہے
سنہ ۱۳۱۳ھ

مژدہ

ناظم باکمال شاعر نازک خیال جناب مولانا
محمد فصیح اللہ صاحب وفا لکھنوی فرنگی محلی اوگا صبا
مرحوم کا دوسرا دیوان چھپ کر تیار ہو گیا - یہ دیوان اردو شاعری
سکھانے کا عمدہ آلہ اور گذشتہ و موجودہ زبان لکھنؤ کا دلچسپ نمونہ ہے
حضرت مصنف نے کمال عرق ریزی کر کے ہر غزل میں روزمرہ کا رنگ
بھرا ہے اور مصطلحات کی گلکاریوں سے آراستہ کیا ہے - یہی وہ کلام ہے
جسے کم مشق شعرا کے استاد بنا دینے کا کمال حاصل ہے - یہی وہ دیوان
ہے جو تمام عاشق مزاجوں کے سامنے رہنے کے قابل ہے -
آٹھ آنہ قیمت پر ہر وقت مصنف سے اور مشتہر سے یا خواجہ
عبد الرؤف عشرت چوک لکھنؤ سے ملسکتا ہے ضرور منگائیے -

المشتہر

محمد برکت اللہ فرنگی محلی لکھنوی مالک
مطبع انصاری شہر لکھنؤ